۸۶/۹۲ھ

بحمدہٖ تعالیٰ

اَربعینِ شدّت

مصنف

حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ **ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں** صاحب قبلہ قادری رضوی مجددی

تخریج احادیث و آثار
(حضرت مفتی) محمد عبدالرحمٰن قادری
صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الحشمتیہ

ترتیب جدید و تقدیم
(نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت مولانا) محمد فاران رضا خاں حشمتی

ناشر

مکتبۂ حشمتیہ

الجامعۃ الحشمتیہ، مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ (یو، پی)

۷۸۶/۹۲

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ نہایت اہم ونافع فتویٰ مبارکہ جس میں ایک سو احادیث وآثار سے اس بات کا واضح بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے اُلفت ومحبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے نفرت وعداوت رکھنا غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سچی پہچان اور دیوبندیوں مودودیوں وجملہ فرقہائے باطلہ کو دنداں شکن جواب دیا گیا ہے۔

مسمیٰ بنام تاریخی

اربعین شدت

۱۳ ھ ۵۷

لقب تاریخی

مائۃ حدیث نبوی فی شدت علیٰ عدو النبوی

۱۳ ھ ۵۹

مصنف

غازئ اہل سنت، محبوب ملت

حضرت علامہ مولٰینا مفتی الشاہ ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری رضوی مجددی

قدس سرہٗ العزیز

ترتیبِ جدید وتقدیم

(نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت) محمد فاران رضا خاں حشمتی

تخریج احادیث وآثار

(مولٰینا) محمد عبدالرحمٰن قادری

ناشر

مکتبۂ حشمتیہ

الجامعۃ الحشمتیہ، مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ (یو، پی)

بفیضانِ کرم

جانشین سرکار مظہر اعلیٰ حضرت وارث علوم حضور شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری الحاج الشاہ ابوالمظفر محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی علیہ الرحمۃ والرضوان

نام کتاب ________ اربعین شدت

مصنف ____ غازیٔ ملت حضرت مولانا مفتی الشاہ ابولظفر محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری رضوی مجددی

ترتیبِ جدید وتقدیم ____ (نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت) محمد فاران رضا خاں حشمتی

تخریج ________ (مولانا) عبدالرحمٰن قادری

تصحیح ________ حضرت مفتی نقیب الرحمٰن صاحب مرکزی

کمپوزنگ ____ محمد نجم الرضا حشمتی، نجم گرافکس حشمت نگر پیلی بھیت

بار ششم ________ ماہ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ نومبر ۲۰۱۵ء

ملنے کے پتے

9368173692,9760468846,

جامعہ اہل سنت دارالعلوم حشمت الرضا حشمت نگر پیلی بھیت شریف

جامعہ اہل سنت دارالعلوم حشمت الرضا کرنیل گنج کانپور

الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پر اماہم ضلع گونڈہ

دارالعلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف راجستھان

الحاج احمد عمر ڈوسا فاؤنڈیشن، حشمتی جامع مسجد منیش مارکیٹ ممبئی

........پھر یہ ہوا کہ تیورِ شدت بدل گیا

تاریخ اسلام کو غائرالنظری سے مطالعہ کرنے کے بعد روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ باغیانِ اسلام نے جب بھی آلاتِ شیطانی سے شبیہہ اسلام کو مسخ کرنے کی ناپاک و ناکام کوشش کی ہے تب سیفٌ من سیوف اللہ کے مصداق کوئی نہ کوئی بندۂ خدا شاتمانِ اسلام کی گردنوں پر رعد و برق بن کر گرجتا، کڑکتا رہا ہے۔

تخمِ نجد وہابیت، دیوبندیت، غیر مقلدیت وغیرہم سے اس دورِ پرُ آشوب میں کون نا آشنا ہے۔ یوں تو اِن شاتمانِ نبی کارد بہت سے علمائے اہل سنت نے فرمایا، مگر بالاستیعاب اُن فرقہائے باطلہ کارداوران کے ناپاک چہروں سے عبادات وریاضات کا پردہ ہٹا کر ان کا حقیقی رُخ، رُخِ ابلیس عوامِ اہل سنت کے سامنے پیش کرنے میں مجددِ اعظم دین وملت آیتٌ من آیات اللہ، معجزۃ من معجزاتِ رسول اللہ سرکار اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ القوی کی ذاتِ بابرکت نمایاں نظر آتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ان فرقہائے باطلہ کے سبّ وشتم، تشنیع وطعن کا دائرہ آپ اور آپ کے خلفاء کے گرد گھومتا رہا ہے۔

یہ بھی ایک حقیقتِ مسلمہ ہے کہ جب بھی کسی فرقہٗ باطلہ کا تحریراً یا تقریراً رد کیا گیا تو سامعین وقارئین میں تین گروہ ہوئے۔ کچھ نے بالکلیہ پسند کرتے

ہوئے عمل کیا تو کچھ نے بالکلیہ انکار کرتے ہوئے بے دخل کیا وہیں تیسرے نے دورنگی اپناتے ہوئے نہ تو عمل کیا نہ بالکلیہ بے دخل کیا بلکہ صیغۂ رد کے اسمِ فاعل ومفعول دونوں کی تصحیح کرتے ہوئے کچھ یوں کہنا شروع کیا کہ...... بات تو غلط ہے مگر ردایسا نہیں کرنا چاہیے، یہ نہیں کہنا چاہیے، وہ نہیں کہنا چاہیے۔اسی قسمِ ثالث کو صلح کُل سے موسوم کیا گیا۔

یوں تو ان نفاق صفت صلح کلیوں کا وجود ہر دور میں رہا ہے۔نبّاضانِ قوم نے انہیں افراد کو اعداء حقیقی سے زیادہ مہلک ومضر قرار دیا تو شعراء کی شاعری کا اچھا خاصہ حصہ اسی موضوع کی نذر رہوا، مگر جب مذہب ومسلک میں بھی ان افراد نے اندازِ صلح کلیت اختیار کیا پھر تو یہ کچھ زیادہ ہی مہلک ومضر ثابت ہوئے۔شیطان ملعون اغوائے نفوسِ انسانی کے لئے کیا کم تھا جو نوع انسانی میں بھی شیاطین نظر آنے لگے۔غضب تو اس وقت ہوا جب بظاہر لبادہ علم وعمل اوڑھ کر صلحکلیت کی اُلٹی چھری سے مذہب ومسلک کو ذبح کرنے کی کوشش کی گئی پھر تو محبانِ قوم وملت نے بلاواسطہ اسی موضوع کو موضوعِ سخن بنایا۔یہی وجہ ہے کہ حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے کتابِ مستطاب ''تجانب اهل سنة عن اهل الفتنة ''میں ایک مستقل باب ''بابِ صلحکلیت'' کے نام سے موسوم فرمایا۔جس میں ہر قسمِ صلحکلیت کو مفصل بیان کرتے ہوئے ان کے ہر حیلۂ شیطانی کا خوب رد فرمایا۔ من شاء فلیراجعہٗ۔

مگر چونکہ شیطانِ ملعون بھی نت نئے بہانے تراش کر اپنی اولادوں کی تعلیم میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتا لہٰذا وہی پرانے شکاری نیا جال یوں بچھاتے ہیں کہ:''ارے ہر وہابی

کو کافر تھوڑی کہہ سکتے ہیں'' ان کے اس جال کو مکڑی کے جال کی طرح ریزہ ریزہ کرتے ہوئے حضور پُر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا مگر کبرائے وہابیہ یا مجتہدینِ روافض خذلہم اللہ تعالیٰ کے وہ عقائد رکھتے ہیں انہیں امام وپیشوا یا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً خود کافر ہے کہ جس طرح ضروریاتِ دین کا انکار کفر ہے یونہی ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے.........اور اگر اس سے بھی خالی ہے ایسے عقائد والوں کو اگر چہ اس کے پیشوایانِ طائفہ ہوں صاف صاف کافر مانتا ہے (اگر چہ بدمذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف اور تجربہ اس کے خلاف پر شاہد قوی ہے) تو اب تیسرا درجہ کفریاتِ لزومیہ کا آئے گا کہ ان کے طوائف ضالہ کہ عقائد باطلہ میں بکثرت ہیں......اور اگر کچھ نہ ہو تو تقلید ائمہ کو شرک اور مقلدین کو مشرک کہنا ان حضرات کا مشہور ومعروف عقیدۂ ضلالت ہے یوں ہی معاملات انبیاء واولیاء واموات واحیاء کے متعلق صدہا باتوں میں ادنیٰ، ادنیٰ بات ممنوع یا مکروہ بلکہ مباحات ومستحبات پر جا بجا حکم شرک لگا دینا خاص اصل الاصول وہابیت ہے جن سے ان کے دفاتر بھرے پڑے ہیں کیا یہ امور مخفی ومستور ہیں، کیا اُن کی کتابوں، زبانوں، رسالوں، بیانوں میں کچھ کمی کے ساتھ مذکور ہیں، کیا ہر سنی عالم وعامی اس سے آگاہ نہیں کہ وہ اپنے آپ موحد اور مسلمان کو معاذ اللہ

مشرک کہتے ہیں آج سے نہیں شروع سے ان کا خلاصہ اعتقاد یہی ہے کہ جو وہابی نہ ہو سب مشرک، ردالمختار میں اسی گروہِ وہابیہ کے بیان میں ہے:

اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف

اعتقاد ھم مشرکون.......

پھر یہ عقائد باطلہ و مقالات زائغہ جب اُن حضرات کے اصول مذہب ہیں تو کسی وہابی صاحب کا اُن سے خالی ہونا کیونکر معقول؟ یہ ایسا ہوگا جس طرح کچھ روافض کو کہا جائے تبرا و تفضیل سے پاک ہیں، اور بالفرض تسلیم بھی کرلیں کہ کوئی وہابی صاحب کسی جگہ کسی مصلحت سے ان تمام عقائدِ مردودہ واقوالِ مطرودہ سے تحاشی بھی کریں بفرض غلط فی الواقع ان سے خالی ہوں تو یہ کیوں کر متصور کہ ان کے اگلے پچھلے، چھوٹے بڑے، مصنف، مؤلف، واعظ مکلب نجدی، دہلوی، بنگالی، بھوپالی وغیرہم جن کے کلام میں ان اباطیل کی تصریحات ہیں یہ صاحب ان سب کے کفر یا اقل درجہ لزوم کفر کا اقرار کریں۔ کیا دنیا میں کوئی وہابی ایسا نکلے گا کہ اپنے اگلے پچھلوں پیشواؤں ہم مذہبوں سب کے کفر و لزوم کفر کا مُقِر ہو۔ اور جتنے احکامِ باطلہ سے کتاب التوحید تقویۃ الایمان و صراط مستقیم و تنویر العینین و تصانیف بھوپالی و سورج گڑھی و بٹالوی وغیرہم میں مسلمانوں پر حکم شرک لگایا جو معاذ اللہ خدا و رسول و انبیاء و ملائکہ سب تک پہنچا ان سب

کو کفر کہہ دے حاشا للہ ہرگز نہیں، بلکہ قطعاً انہیں اچھا جانتے امام
و پیشوا صلحائے علماء مانتے اور ان کے کلمات واقوال کو بامعنی و مقبول
سمجھتے اور ان پر رضا رکھتے ہیں اور کفریات بکنا یا کفریات
پر راضی ہونا برا نہ جاننا ان کے لئے معنی صحیح ماننا سب
کا ایک حکم ہے..........تو دنیا کے پردے پر کوئی وہابی
ایسا نہ ہوگا جس پر فقہائے کرام کے ارشادات سے
کفر لازم نہ ہو"۔

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۱ ص ۳۷۸، ۳۸۱، ۳۸۲)

پرانچے اُڑا دیئے ہیں صلح کلیانِ زمانہ کے، اب اگر اس کے بعد بھی کوئی حیلہ وبہانہ باقی رہ گیا ہو تو پیش کرو۔ فأتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔ صلح کلیوں کی Policy کے نشانے پر ہمیشہ اہلِ حق کا وہ طبقۂ خاص مرکوز رہا ہے جنھوں نے الحب في الله والبغض في الله کی راہِ نور و نجاح پر نہ جانے کتنے گم گشتگانِ راہ کو گامزن کر دیا۔ فرمانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ستفترق اُمتی علیٰ ثلٰثة وسبعين فرقة کے پیشِ نظر جوں جوں فرقہائے ناریہ نمودار ہوتے رہے معدنِ صلحکلیت میں افرادِ صلح کل کی تعداد بھی روز افزوں ہوتی رہی۔ انہیں صلح کلیوں کے مونہوں پر حجارة من سجيل کی ضرباتِ قاہرہ کیلئے فقیر کے جدِ اصغر غازئ اہلِ سنت محبوب العلماء حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے "اربعینِ شدت" (۱۳۵۷ھ) تصنیف فرمائی، جس کی افادیت واہمیت کا اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آج علماء اس کتاب کو مقامِ استدلال میں پیش کر رہے ہیں۔

حضور محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ابتدائی تعلیم اپنے برادرِ اکبر مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ اہلِ سنت قدس سرہٗ سے حاصل کی۔ جیسا کہ سوانح شیر بیشہ سنت میں خود فرماتے ہیں:

''میں نے بھی میزان، منشعب، صرفِ میر حضرت (یعنی حضور شیر بیشۂ اہلِ سنت) ہی سے پڑھیں''۔

(سوانح شیر بیشۂ سنت ص ۶۶/)

پھر مدرسہ حزب الاحناف لاہور سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ریاست پٹیالہ کے مفتی مقرر ہوئے۔ مسلمانانِ ریاست کے دینی ودنیوی تمام امور میں آپ ہی کے فتاویٰ کے مطابق کورٹ سے فیصلے صادر ہوتے۔ یہ حقوق ریاست کے راجہ کی جانب سے آپ کو دیئے گئے تھے۔ (سوانح شیر بیشہ سنت ص ۱۸/)

مگر افسوس کہ ہزار ہا مسائل پر مشتمل آپ کے فتاویٰ جات کا وہ علمی سرمایہ حوادثاتِ زمانہ کے نذر ہو کر نایاب ہو گیا۔ پھر بھی متعدد مقامات سے شدہ شدہ ملنے والے آپ کے فتووں کا مجموعہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد منظر عام پر ہوگا۔

تقسیمِ ہند کے ہوش رُبا واقعہ میں جہاں غیر منقسم ہندوستان کے اندر مصائب وآلام کے سیلاب نمودار ہوئے وہیں علمائے حق، سلوکِ حق میں بہت سے امتحانات سے نبرد آزما ہوئے۔ تو فوجِ رضویت کے اس عظیم سالار کو نیرنگِ تقدیر نے پٹیالہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ جس کے اسباب وعلل میں سے ایک سبب یا علت اس شہر کا سرحد کے دامن میں واقع ہونا بھی تھا۔ بعدہٗ حضور محبوبِ ملت چند ماہ شہر کانپور میں قیام پذیر رہے۔ پھر بمبئی تشریف لے گئے۔ کون جانتا تھا کہ افقِ رضویت کے اس ماہتاب کو اسی شہر میں ہمیشہ کے لئے غروب ہونا ہے۔ ویسے تو آسمانِ

رضویت کے اس آفتاب سے ایک عالم منور ہوا مگر بمبئی کی تحفظ سنیت میں آپ کا کردار کلیدی درجہ رکھتا ہے۔ بلکہ آپ سے صرفِ نگاہ کر کے بمبئی کی سنیت کا تذکرہ حقیقت کے ساتھ ناانصافی اور تاریخ کو منھ چڑھانے کے مترادف ہوگا۔

سنی بڑی مسجد مدنپورہ پر وہابیت کب کی قابض ہو چکی ہوتی اگر اُس کی حفاظت وامامت پر غازئ اہل سنت حضور محبوب ملت کی ذاتِ بابرکت مامور نہ ہوتی۔ دین کی بے باک خدمت، سنیت کی بے لوث حفاظت اور دشمنانِ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر بے لومۃ لائم شدت ہی تو تھی کہ تقریباً ڈیڑھ سال سے زائد جیل میں نظر بند رہے، وہابیت دیوبندیت اس قتل کیس میں جہاں یاپولیس المدد، یا اُمراء الغیاث کے نعرے بلند کر رہی تھی وہیں دیوبند سے لے کر سہارنپور تک تمام ابنائے دیوآگِ نمرود میں پھونک مار رہے تھے مگر واہ رے مجاہد تیرے جہاد کو سلام ذرہ برابر بھی تو تیور میں فرق نہ آیا بلکہ دیکھنے والوں نے اس وقت چراغِ عشق کی لَو کو اپنے عروج پر پایا

ناسازگارِ وقت کے تیور کو دیکھ کر ہم نے چراغ عزم کی لو کو بڑھا دیا

انہوں نے کسی دنیاوی طاقت سے مرعوب ہو کر لچکنا سیکھا ہی کہاں تھا جو آمریت کے رعب میں آتے۔ یہ تو دیوبند کے دارالافتا کا انوکھا وطیرہ رہا ہے کہ یارسول اللہ المدد کہنے پر شرک کا فتویٰ اور یاپولیس المدد، یا امراء مشکلکشاء کا جابجا نعرہ، پھر حکومت سعود سے تو ان کے پرکھوں نے مانگا ہے سہارا۔ اسی جانب سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کا ایک شعر کرتا ہے اشارہ۔

حاکم حکیم داد دو دوا دیں یہ کچھ نہ دیں؟ مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

حضور محبوبِ ملت نے آہنی سلاخوں کے پیچھے بھی اپنا تبلیغی کام جاری رکھا۔ اور

اس دوران دو کتابیں ''کراماتِ صحابہ'' و ''کراماتِ سادات و آل اطہار'' تصنیف فرمائیں۔ آپ نے تقریباً ستر سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے کچھ یہ ہیں:

(۱): خصائص ابوحنیفہ

(۲): تلامیذ ابوحنیفہ

(۳): مطالعہ تہذیب دیوبندیہ

(۴): بخشائشِ عزیزاں

(۵): تفسیر حدیث لولاک

(۶): نور کی تفسیر

(۷): اربعین شدت

(۸): دلائل خلافت راشدہ

(۹): الصوارم المحمدیہ علیٰ کفرۃ المرزائیۃ الدیوبندیہ

(۱۰): برقِ خداوندی ردِّ بے دینی وہابی دیوبندی

(۱۱): تاریخ اعیانِ وہابیہ

(۱۲): تواریخ مجددینِ حزب وہابیہ

(۱۳): دیوبندی ترجموں کا آپریشن

(۱۴): مودودی صاحب کا اُلٹا مذہب (حصہ اول و دوم)

(۱۵): مودودی تحریک کی جلی خصوصیات

(۱۶): قہرِ معبودی بر جسارتِ مودودی

(۱۷): فضائل شبِ برأت

(۱۸): فضائل ماہِ رمضان مع مسائل صیام

(١٩): وہابیہ کے آئینۂ خط وخال عرف غیر مقلدیت اپنے وہابی آئینے میں

(٢٠): کل وہابیۂ ہند سے ستر سوالات

(٢١): نجومِ شہابیہ برتزویرِ اصحابِ وہابیہ

(٢٢): تکفیری افسانے کے تجزیئے (حصہ اول ودوم)

(٢٣): اسلامی قانونِ تجارت

(٢٤): اولیائے کرام کی نذر ونیاز

(٢٥): الاقوال اللامعه باحاکم تجویز الفاتحه

(٢٦): سبیل وطعام نذور نیازِ حسین

(٢٧): دعائے ثانی کا ثبوت

(٢٨): مرأتِ حسنِ بے مثال

(٢٩): العذاب البأس علیٰ رأس الیاس

(٣٠): تبلیغی جماعت کیا ہے اور کیا چاہتی ہے

(٣١): کراماتِ صحابہ کرام

(٣٢): کراماتِ سادات وآل اطہار

(٣٣): سوانح شیر بیشۂ سُنت

(٣٤): ابن عبدالوہاب کی کہانی

(٣٥): ثبوتِ ہلال کے چند طرق

(٣٦): سیوف پیر بگلوئے مانعین باب یادستگیر

(٣٧): سلُّ الحسام علی الظلام

(٣٨): الرجم برائے اقوال ایڈیٹر النجم

Scanned by CamScanner

(۳۹): کھرّا کھرّی کا مباحثہ

(۴۰): قبائح حفظ الایمان والمھند

(۴۱): تھانوی کے حمایتی پر شرعی فتویٰ

(۴۲): تحقیق واقعیت المھند

(۴۳): فضل واعزاز امیر معاویہ

(۴۴): بوارقِ الٰہیہ

(۴۵): تنویر الایقان الحجج الکلام فی منع قرأت خلف الامام

(۴۶): فضائل سیدنا فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۴۷): ترجمہ جامع مسانید امام اعظم

(۴۸): خطباتِ محبوبِ ملت (عربی) مکمل ۴۸ رخطبات پر مشتمل

(۴۹): قدر و منزلت تقلید

(۵۰): فضائل مدینۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

عرصہ دراز سے فقیر وفقیر کے برادرِ اکبر حضرت مولٰینا مفتی محمد مہران رضا خاں صاحب کی تمنا تھی کہ اس مشہور ومقبول زمانہ کتاب پر تخریجی کام ہو جائے چونکہ صاحبِ اربعین شدت کا داب یہ رہا ہے کہ آپ مخرج رمنبع کے طور پر صرف اصل کتاب کو ذکر کر کے گزر گئے، خدا جزائے خیر عطا فرمائے حضرت علامہ مفتی عبدالرحمٰن صاحب قبلہ حشمتی کو جنہوں نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود اس کارِ تخریجی کو بھی اپنے ذمہ لیا۔ اور

فقیر کے ایماء پر اس کارِ عظیم میں منہمک ہو گئے۔عرس حشمتی سے قبل ہی اس کام کو پائے تکمیل تک پہنچادیا۔ان ہی کی محنتوں کا نتیجہ ہے کہ اتنی قلیل مدت میں یہ کتاب جدید ایڈیشن کے ساتھ مع لبادۂ تخریج آپ کے ہاتھ میں ہے جس کے سبب نہ صرف قاری کو اخراجِ حدیث میں آسانی ہوگی بلکہ مدلل کو دلیل میں مزید تقویت حاصل ہوگی۔وہیں صلح کلیانِ زمانہ غیر منتہی رنج وغم والم سے دوچار ہوں گے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تبارک تعالیٰ ہمارے قلوب کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے جلوؤں سے معمور فرمائے۔آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم۔

فقیر محمد فاران رضا حشمتی،

نائب صدالمدرسین الجامعۃ الحشمتیہ

مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید جو نقشبندی، مجددی ہونے کا دعوے دار ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیشہ کافروں مشرکوں کے ساتھ نرمی کی رواداری برتی اوراسی کی تعلیم دی۔اورکسی حدیث میں کہیں نہیں فرمایا کہ کافروں بدمذہبوں مشرکوں مرتدوں کے ساتھ سختی کرو۔پھر ہم کیوں نہ اُن سے اتحاد کریں۔لہٰذا عرض ہے کہ اس مضمون کی حدیثیں بیان فرما کر ہم غربائے اہل سنت کی رہنمائی فرمائیں۔بینوا توجروا۔

سائل مولٰینا غلام نظام الدین صاحب قادری برکاتی نوری ہدایت رسولیٰ۔

سورت محلّہ کھاروا واڑ

الجـــــــــواب

الحمدللہ الذی وسع کل شیء علما ورحمۃ ـ الذی قال فی کتابه العزیز یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمنوا قاتِلوا الذینَ یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة واتم الصلواتِ وادوم التسلیمات علیٰ حبیبہٖ الذی ارسل رحمة للعٰلمین ـ الرؤف الرحیم بالمؤ منین ،سیدالقاهرین علیٰ اعداءِ الدین ـ ثم الصلوٰة والسلام علیٰ حبیبہٖ المختار واٰله الاطهار واصحابه الاخیار الذین رُحمآءُ بینهم واشداءُ علی الکفار ـ ثم الصلاة والسلام علیٰ حبیبه سیدالانبیاءِ ـ واٰله وصحبہٖ وعلیٰ ابنه سیدنا الغوث الاعظم الذی قدمه علیٰ رِقاب جمیع الاولیاء ـ القتال السیاف علی کل مرتد وجاحد ـ الذی قال ان لم یکن مریدی جیدا فانا جیدٌ ـ ثم الصلوٰة والسلام علیٰ حبیبہٖ الاکرم واٰله وصحبه الناصرین للدین الاقوم ـ وعلیٰ امام اهل السنتہٖ مرشدنا المجددالاعظم الاسوة لمن احب فی اللہ ـ والقُدوة

لمن ابغض فی اللہ ثم الصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ النبی الامین المکین۔ والہ وصحبہ وعلینا وعلی جمیع اھل سنتہٖ وجماعتہ الذین ھم اذلۃ علی المؤمنین و اعزۃ علی الکافرین۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکٰفرین۔ اٰمین۔ یاارحم الرحمین۔ والحمدللہ رب العٰلمین۔

زید اپنے اس قول بدتر از بول میں سراسر کذاب و مفتری علی اللہ والرسول ہے۔ ہر ایک مسلمان دیندار جو کچھ بھی عقل سے کام لے وہ خود کہہ سکتا ہے کہ زید کا وہ قول سراسر غلط ہے کیونکہ رب کریم جل جلالہٗ نے قرآن کریم میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو یوں حکم فرمایا:

”یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ۔

یعنی اے غیب داں پیارے جہاد کیجئے کافروں اور منافقوں پر اور کافروں اور منافقوں پر سختی کیجئے۔ اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ:

”فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ۔

یعنی اے حبیبِ محترم جس چیز کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے اُسے کھلم کھلا بیان کر دیجئے۔ اور مشرکوں سے روگردانی کر لیجئے۔

تو زید کے ناپاک قول کا مطلب یہ ہوا کہ معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خدا کے حکم کے خلاف کیا کہ حکم الٰہی تو غلظت و اعراض کا دیا گیا مگر اس کے خلاف اتفاق و اتحاد برتا گیا۔ یہ نہ کہے گا مگر ملحد، بیدین یا صلح کلی بددین۔

اور رب کریم جل جلالہٗ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے جاں نثاروں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی یوں مدح سرائی فرماتا ہے۔

"محمد رسول الله والذين معهٗ اشدآء على الكفار رحماء بينهم۔

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت مہربان

اور دوسری جگہ یوں تعریف فرمائی۔

"اذلة على المؤمنين اعزة على الكفرين۔

یعنی ایمان والوں پر بہت نرم اور کافروں پر بہت سخت ہیں۔

اور تفسیر مدارک شریف میں ہے۔

"وبلغ من تشددهم على الكفار انهم كانوا يحرزون من ثيابهم ان تلزق ثيابهم ومن ابدانهم ان تمس ابدانهم۔

یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شدت کافروں پر اس درجہ تھی کہ وہ حضرات اپنے کپڑوں کو بھی کافروں کے کپڑوں کے چھونے سے بچاتے تھے، اپنے جسموں کو کافروں کے جسموں سے مس ہونے سے دور رکھتے تھے۔

اور ہر عاقل مسلمان جانتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے کفار و مشرکین پر جہاد کے لئے لشکر روانہ فرمائے۔ اور چند بار خود بنفسِ نفیس میدانِ جنگ میں جلوہ افروز ہو کر لشکروں کی کمان فرمائی۔ تو کیا کافروں پر لشکر کشی کرانا اور خود بھی بعض موقعہ پر فوج اسلامی کی کمان فرمانا ان کے خون بہانا ان کے بچوں کو یتیم ان کی عورتوں کو بیوہ بنانا یہ کفار کے ساتھ دوستی و اتحاد ہے؟ اسی کا نام صلح کلی اور نرمی ہے۔

چونکہ سوال میں احادیث کی فرمائش ہے۔ لہٰذا اس وقت حضور پُر نور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہل سنت تاج الفحول الکاملین "شیخ الاسلام والمسلمین" (۱۳۴۰ھ) اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولٰینا الحاج حافظ قاری مفتی شاہ عبد المصطفٰے محمد احمد رضا خاں

صاحب قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تحریری وتقریری افاداتِ مبارکہ اورظاہری وباطنی افاضاتِ مقدسہ سے مستفید ومستفیض ہوتے ہوئے احادیثِ شریفہ ہی پیش کرتاہوں۔اور بدمذہبوں بے دینوں،کافروں،مشرکوں پرشدت وغلظت کاقرآن عظیم ہی کی بکثرت آیاتِ مبارکہ سے روشن بیان واضح تبیان کتاب مستطاب ''راز سیرت کمیٹی ''(۱۳۵۸ھ)مصنفہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت ناصرالاسلام مظہراعلیٰ حضرت مولٰینا مولوی حافظ قاری مفتی مناظرشاہ ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی مجددی لکھنوی مدظلہ العالی میں ملاحظہ فرمائیں۔فاقول وبالله التوفیق۔

کتب سیروتاریخ دانوں سے یہ حدیث مخفی نہیں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود ثقفی سے حضرت سیدنا امیر المؤمنین ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے حضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے حضورمیں کیافرمایاتھا۔عربی فارسی اردو کی تاریخوں میں موجودہے۔اردومیں ''تاریخ حبیب الہ''میں بھی ہے۔فقیراس کومختصراً کتاب ''صواعق محرقہ''امام ابن حجرہیتمی سے نقل کرتاہے۔

(1) حدیث اول

"کمافی الصحیح فی صلح الحدیبیۃقولہ لعروۃ بن مسعود الثقفی حین قال للنبی صلی الله علیه وعلی الٰہٖ وسلم کانی بك وقد فرواعنك ھٰؤلاء فقال ابوبکر امصص بظر اللات انحن نفر عنه اوندعه۔

(1): الصواعق المحرقہ باب الفصل الخامس فی ذکر شبہ الشیعہ ج۱رص۷۹،بخاری شریف،کتاب الشروط ج۱رص۳۷۸

یعنی جیسا کہ صحیح روایت میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود ثقفی سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا فرمانا کہ جب کہ عروہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو میں اس وقت دیکھوں گا جب آپ کے یہ سب ساتھی آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عروہ کو فرمایا چوس لے تولات کا بظر کیا ہم بھاگیں گے یا ہم حضور کو چھوڑ دیں گے۔

اہل عقل ودانش سے پوچھو کہ یہ کیسی نرمی ولینت ہے۔اور زید اور اس کے ہمنواؤں کو سناؤ کہ یہ کیسا یارانہ اور اتحاد ہے اور نیولائٹ کے فدائی نیچری سے معلوم کرو کہ یہ کیسی تہذیب ہے۔اور محبوبِ خدا کے مخالف سے مصطفےٰ پیارے کی موجودگی میں یہ الفاظ فرمائے جا رہے ہیں۔اور زید کا خانہ ساز اتحاد اس وقت حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بھی نہ برتا۔نہ تو یارِ غار کو منع کیا نہ ان کی جانب سے کوئی عذر پیش کیا بلکہ خاموشی اختیا فرما کر امت کو اُس کے جائز اور مسنون ہونے کی تعلیم دی لیکن عقل وایمان ہو تو معلوم ہو!

حدیث دوم (2)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ عتبہ بن ابی لہب جب حضرت سیدتنا ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے جدا ہوا تو سرکار کی خدمت عالی میں حاضر ہو کر عرض کی:

"کَفَرْتُ بِدِیْنِكَ وَفَارَقْتُ اِبْنَتَكَ لَاتُحِبُّنِیْ وَلَااُحِبُّكَ۔

یعنی میں آپ کے دین اسلام سے پھر گیا اور آپ کی نور نظر کو میں نے طلاق دی۔نہ آپ

(2): تفسیر روح البیان مترجم ج۱۴، پارہ ۲۷/ سورۂ والنجم ص ۱۲۳/

مجھے دوست جانیں نہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔

’’فقال النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًامِّنْ کِلَابِکَ.

یعنی آپ نے عتبہ کا اسلام سے انحراف سُن کر دعا فرمائی یا اللہ تو اپنے کتوں میں سے کوئی کُتّا اُس سگِ دنیا عتبہ پر مسلط فرمادے۔روہ الطبرانی فی الکبیر۔

زید پُرمکر وکید بتائے کہ یہ اتحادو دعائے رحمت ہے یا کوسنا اور دعائے ہلاکت؟

حدیث سوم (3)

’’ان انسًا حدثھم ان ناسًا من عکل وعرنیۃ قدموا المدینۃَ علی النبیِ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم وتکلمُوْا بالاسلامِ فقالوایانبیَ اللہِ انّا کُنا اھلَ ضرعٍ واتکن اھل ریفٍ واستوخموالمدینۃ فامرھُم رسولُ اللہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الٰہ وسلم بذودٍ وراعٍ وامرھم ان یخرجوافیہِ فیَشرَبوا من البانِھاوابوالِھا فانطلقوا حتی اذاکانوا ناحیۃَ الحرّۃِ کفروا بعدَاسلامھِمُ وقتلوا راعی النبیّ علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام واستاقوا لذودفبلغ النبی صلی اللہ علیہ وعلی الٰہ وسلم فبعثَ الطلب فی اٰثارِھم فامَرَلھم فسمروااَعیُنَھُمُ وقطعواایدیَھم وترکوافی ناحیۃ الحرۃ حتٰی ماتواعلی حالِھِمُ.

یعنی بے شک حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ کچھ لوگ عکل وعرنیہ سے

(3): بخاری شریف باب الابل والدواب والعنم ج ۱ ص ۳۶ / مجلس برکات، کتاب الوضوء، مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۷/

حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ آکر مسلمان ہوئے۔اُن کے خبیث مزاجوں نے مدینہ منورہ کی آب وہوا کو بُرا سمجھا اور مدینہ شریف کی پیاری روح پَرور نسیمیں ان مریضانِ نفاق کو ناموافق ہوئیں۔تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ہم لوگ جنگلوں میں رہنے اور مویشی پالنے والے ہیں۔ہم کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے انہیں چند اونٹنیاں دینے اور چرانے کا حکم دیا۔اور فرمایا کہ جاؤ ہمارے اونٹوں میں رہو اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا کرو۔ تو وہ لوگ گئے اور جب مدینہ منورہ کے باہر پہنچے تو کافر ہوگئے اسلام لانے کے بعد۔اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جانب سے جو صاحب اونٹ پر محافظ مقرر تھے انہیں قتل کر دیا۔اور اونٹوں کو بھگا لے گئے۔پھر سرکار کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا گیا۔تو ان کی گرفتاری کے لئے ایک چھوٹا سا لشکر ظفر پیکر روانہ فرمایا۔اس لشکر نے ان سب کو گرفتار کر کے حضور میں پیش کیا۔تو حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اُن کے حق میں حکم صادر فرمایا اور آپ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھیری گئیں۔اور ہاتھ پیر کاٹے گئے۔اور جنگل میں ڈلوا دیئے گئے۔یہاں تک کہ اسی حال میں وہ مرگئے۔رواہ البخاری عن قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: دیکھو! صاحبِ خُلقِ عظیم رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اخلاقِ عظیمہ، آپ نے مرتدوں کے ساتھ یہ اتحاد برتا۔اور دنیا کو بتا دیا کہ اسلام لانے کے بعد جو شخص کفر کرے اُس کے ساتھ اتحاد و دوستی و وِدَاد ہو ہی نہیں سکتا۔

حدیث چہارم (4)

"عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہٗ

---

(4): بخاری شریف جلد۲ ص۹۴۶،

سمع رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اذارَفَعَ رأسَہٗ من الرکوعِ فی الرکعۃِ الثانیۃِ یقولُ اللّٰھُمَّ العَنْ فُلاناًوفلاناًوفلاناً بعدمایقولُ سمعَ اللہُ لِمَنْ حمدہٗ ربنالک الحمدُ ۔

یعنی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کوفرماتے سنا جب کہ دوسری رکعت میں رکوع سے سرِ مبارک اُٹھایا توفرماتے تھے اے میرے رب لعنت نازل کرفلاں شخص اورفلاں شخص اورفلاں آدمی پر۔رواہ البخاری

غورفرمائیں کہ حضور نے نام بنام کافروں مشرکوں پرلعنت کی یانہیں؟اوروہ بھی عین نماز کے اندرپھرحضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کاکفارومشرکین پر یہ دعائے لعنت فرمانا کیامعاذاللہ بدخُلقی ہے؟

حدیث پنجم (5)

لَمَّارفع رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم رأسَہٗ من الرکعۃِ الثانیۃِ قال اللھم اشدُدْ وطاتک علیٰ مضر اللّٰھم اجُعلھا علیھم سنین کسنی یوسفَ زادَفی روایۃٍاللّٰھم العن فلاناًوفلاناً لاحیاء من العربِ وفی روایۃِ یونسَ اللّٰھم العن رعلاوذکوان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہٗ قال ثم بلغنا انہٗ ترک ذالک۔

یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے

(5): بخاری شریف ،کتاب التفسیر باب لیس لک من الامر شیء ص۶۵۵/

دوسری رکعت سے سر مبارک اُٹھایا تو فرمایا اے اللہ! سخت ہلاکت ولعنت نازل کر قبیلہ مضر پر اے اللہ! ان پر ایسی قحط سالی نازل کر جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی۔ اور ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ عرب کے سرکشوں کے نام لے لے کر دعائے ہلاک فرمائی۔ اور یونس کی روایت میں ہے کہ اے اللہ! لعنت نازل کر رعل اور ذکوان اور عصیہ پر اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اُنہوں نے کہا پھر ہم کو خبر ملی کہ حضور نے اس کو نماز میں ترک فرمایا۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: صلح کلیو! بتاؤ کہ یہ دشمنانِ خدا ورسول کے ساتھ یارانہ ہے یا اُن کے حق میں دعائے ہلاک وبربادی؟

حدیث ششم (6)

قال النبیُّ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یومَ الخندقِ ملأ اللہُ بُیُوتَھم وقبورَھم ناراً کما شغلونا عنِ الصلاۃِ الوسطیٰ حتّٰی غابتِ الشمسُ۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم نے خندق کے روز ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ جس طرح کہ انھوں نے ہم کو نمازِ عصر سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ رواہ البخاری عن سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ۔

ف: اب غور کرنا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا دعائے ہلاک ہو سکتی ہے۔ یہ

(6): بخاری شریف ج ۲ ص ۹۴۶ مجلس برکات۔

دعا تو دنیا و آخرت کی بربادی کے لئے ہے۔ دنیوی تو یہ کہ ان کے گھروں کو اللہ آگ سے بھر دے۔ اور آخرت کی یہ کہ ان کی قبروں کو آگ سے پُر کر دے۔ دنیا بھی برباد آخرت بھی تباہ۔ یہ ہے کفار و مشرکین واعدائے دین کے حق میں رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعائے ہلاکت اور یہ ہے خلق عظیم۔ ممکن ہے کوئی عیار کہہ دے کہ یہ حضور کے خصائص سے ہے تو اب امت کو جو تعلیم ہے وہ سنئے۔

حدیث ہفتم (7)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا رأيتم صاحبَ بدعةٍ فاكفهروا في وجهه فان اللهَ يبغض كل مبتدعٍ ولا يجوز احدمنهم على الصراط لكن يتهافتون في النار مثل الجراد والذباب۔

یعنی جب کسی بدمذہب بددین کو دیکھو تو اُس کے روبرو اس سے تُرش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ ان میں سے کوئی پُل صراط پر گذر نہ پائے گا۔ بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے۔ جیسے ٹڈیاں اور مکھیاں گرتی ہیں۔

رواه ابن عساكر عن انس رضي الله عنهُ۔

حدیث ہشتم (8)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتجالسوا اهلَ القدرِ ولا تفاتحوهم۔

---

(7): تذکرة الموضوعات للمفتی، باب افتراق الامة علیٰ ثلث وسبعین فرقة (8): ابو داؤد شریف ج ۲، ص ۲۹۳، باب ذراری المشرکین، مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان بالقدر ص ۲۲،

یعنی قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے ابتدا بسلام کرو یا انہیں کسی معاملہ میں پنچ نہ

بناؤ۔ رواہ الامام احمد وابوداؤد والحاکم عن سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ

تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث نہم (9)

حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ارشاد فرماتے سُنا:

لاتجالس قدریا ولا مرجیا ولا خارجیا انہم یکفؤن الدین

کما یکفأ الاناء ویغلون کما غلت الیہود والنصاریٰ

یعنی کسی قدری یا مُرجی یا خارجی کے پاس نہ بیٹھ یہ لوگ دین کو اوندھا کرتے ہیں جیسے

برتن اوندھایا جاتا ہے۔ اور اُبل کر حد سے گزر جاتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ گزر گئے۔

روہ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء عن الامام جعفر الصادق حدثنی ابی

محمد عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حدیث دہم (10)

حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَحبُّ الاعمالِ الی اللہِ الحبُّ فی اللہِ والبغضُ فی اللہِ۔

یعنی تمام نیک کاموں میں اللہ تعالیٰ کو جو سب سے زیادہ پسندیدہ کام ہے وہ اللہ کے لئے

اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کے دشمنوں بدمذہبوں سے نفرت و بیزاری ہے۔ رواہ الامام

---

(9): کنز العمال، ج ا رباب فی القدریہ ص ۲۲ ۳ / (10): تفسیر مظہری ج ا رو۲ /

پ ۳ / سورہ آل عمران آیت ۲۸ / ص ۳۲ / سورہ یونس آیت ۶۳ / ج ۵ / ص ۳۰ /

احمدعن ابی ذررضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: یعنی اعمال صالحہ میں مشغولی بُرے کاموں سے پرہیز و بیزاری سے اور نوافل پڑھنے اور نفلی روزے رکھنے سے یہ عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے کہ اس کے پیارے ایمان والوں کے ساتھ محبت رکھی جائے اور اللہ کے دشمنوں بدمذہبوں مرتدوں کے ساتھ نفرت وبیزاری برتی جائے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ فرائض وواجبات بھی بغیر حب فی اللہ وبغض فی اللہ کے ہرگز قبول نہیں ہوتے۔ کماسیاتی۔

حدیث یازدہم (11)

حضور نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِاسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ ۔

یعنی جس نے اللہ کے لئے اللہ والوں سے محبت ودوستی کی اور اللہ کے لئے اللہ کے دشمنوں سے بغض ونفرت رکھی اور اللہ کے لئے ایمان والوں کو دیا اور دشمنانِ خدا ورسول کو دینے سے اللہ کے لئے ہاتھ روکا تو یقیناً اُس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا۔ یا کمال ایمان کا مرتبہ پالیا۔ رواہ ابوداؤد عن ابی امامۃ والترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف: زیداور اس کے ہمنوا دیکھیں کہ ایمان کب کامل ہوتا ہے اور کمال ایمان کب حاصل ہوتا ہے۔

(11): مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان ص۱۴/

حدیث دوازدہم (12)

حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اذامُدِحَ الفاسقُ غضبَ الربُّ وَاهتزَّ لذالك العرش.

یعنی جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے۔ رواہ ابن عدی وابنِ ابی الدنیا فی ذم الغیبة وابویعلی عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہُ۔

اسی مضمون کو حضرت مولینا جلال الملة والدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مثنوی شریف میں یوں فرماتے ہیں ؎

می بلرزد عرش از مدحِ شقی　　　بدگماں گردد ازو ہم متقی

یعنِ جو شخص مذہبا بدبخت ہیں اُن کی تعریف کرنے سے عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے۔ اور اس کو سُن کر متقی بدگمان ہو جاتا ہے۔

حدیث سیزدہم (13)

حضور رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہَ یَغْضَبُ اِذَامُدِحَ الفاسقُ فی الارضِ ۔

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین میں فاسق کی مدح کی جاتی ہے۔ رواہ البیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ۔

---

(12): مشکوٰۃ شریف، ص۴۱۴/ الکامل لابن عدی، ج ۳/ ص۴/ ۶۷۴

(13): الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر باب حرف الھمزہ ج۱/ ص۳۳۴/ ۱
کنزالعمال الفصل الثالث فی اخلاق وافعال ج ۳/ ص۵۷۵/

ف: زید اور اس کے ہمنوا یہ دیکھیں کہ فاسق کی مدح سرائی پر یہ قہر وغضب ہے تو بدمذہب بددین ومرتدین کی تعریف کرنے پر کیا ہوگا؟ پھر بدمذہبوں کافروں مشرکوں مرتدوں کے ساتھ میل جول، اتحادواتفاق رکھنے یارانہ گانٹھنے پر کیا ہوگا؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث چہاردہم (14)

حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔

یعنی جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها والحسن بن سفیان فی مسنده وابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل والسجزی فی الابانة عن ابن عمرو کابن عدی عن ابن عباس والطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیة عن عبدالله بن بسرٍ رضی الله تعالیٰ عنهم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابراهیم بن میسرة التابعی المکی الثقة رحمة الله تعالیٰ مرسلا فی الصواب ان الحدیث حَسَنٌ بطرقه۔

حدیث پانزدہم (15)

حضور سرکار ابد قرار دوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَن مَشٰی الیٰ صاحبِ بدعةٍ لیوقرهٗ فقد اعانَ علیٰ هدمِ الاسلامِ۔

---

(14): مشکوٰۃ شریف ص۳۱، شعب الایمان فصل فی مجانبة والمبتدعه

(15): کنزالعمال فصل فی البدع ج۱ ص۲۲۲

یعنی جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی۔رواہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث شانزدہم (16)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلٰثٌ من کن فیہ فَھُوَ مِنَ الاَبْدَالِ الرضا ء بِالقضاءِ وَالصبر عَنْ مَحارِمِ اللہِ وَالغَضَبُ فِی ذاتِ اللہِ۔

یعنی تین باتیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ ابدال سے ہے۔اول: قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔ دوم: اللہ عزوجل نے جن باتوں سے منع فرمایا ہے ان سے بازرہنا۔سوم: اور اللہ کے معاملے میں غضب وغصہ کرنا۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ہفدہم (17)

حضور مالک کونین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اوحی اللہُ تعالیٰ الی نبيٍ مِّنَ الانبیاءِ ان قل لفلان نِ العابد اما زُھدُكَ فی الدنیا فتعجلتَ راحۃَ نفسِكَ واما اِنقطاعُكَ اِلَیَّ فتعززت بہٖ فمالی علیك قالَ یارب ومَالَكَ عَلَیَّ قال ھَلْ وَالَیْتَ لی ولیًا او عادَیتَ لِی عَدُوًّا۔

---

(16): کنزالعمال،باب لحوق فی القطب والابدال ج ۱۲/ص ۱۸۷/الفتح الکبیرفی ضم الزیادۃالی الجامع الصغیرباب حرف الثاء۔ج۲/ص۴۵/

(17): کنزالعمال،الباب الاول فی الترغیب فیہا جلد۹/ص۲،الفتح الکبیرفی ضم الزیادۃالی الجامع الصغیرباب حرف الہمزۃ۔ج۱/ص۳۲۸/

یعنی اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام میں سے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں عابد سے کہہ دیجئے کہ تیرا دنیا میں زاہدانہ زندگی گزارنا تو اپنے نفس کی راحت کو تو نے حاصل کرلیا۔ اور دنیا سے تیرا بے علاقہ ہو کر میری طرف متوجہ ہو جانا تو اس ذریعہ سے تو نے عزت حاصل کرلی۔ تو میرا تجھ پر جو حق ہے اس کے سلسلے میں تو نے کیا عمل کیا؟ اس عابد نے کہا اے میرے رب اور کیا تیرا حق مجھ پر ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کیا میرے لئے کسی دوست کے ساتھ تو نے دوستی کی اور کیا میرے لئے کسی دشمن کے ساتھ دشمنی کی؟ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ والخطیب فی التاریخ وغیرہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث ہیجدہم (18)

حضور دافع البلاء والوباء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اوثقُ عُری الإیمَانِ المُوالاۃُ فی اللہ وَالمُعَادَۃُ فِی للّٰہِ والحبُّ فی اللہِ والبغضُ فی اللہِ ۔

یعنی ایمان کا سب سے زیادہ مضبوط کڑا یہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی جائے۔ اور اللہ ہی کے لئے الفت رکھی جائے اور اللہ ہی کے لئے نفرت رکھی جائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث نوزدہم (19)

حضور آقائے دارین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اوثقُ عُری الإیمَانِ الحبُّ فی اللہِ والبغضُ فی اللہِ.

---

(18): کنزالعمال، الباب الاول فی الترغیب فیہا جلد۹ ص۶، جامع الاحادیث، باب الھمزہ مع الواو ج۱۰ ص۲۴۳

(19): نزھۃ القاری ج۱ ص۲۴۰ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ

یعنی ایمان کے کڑوں میں سب سے زیادہ مضبوط کڑا اللہ ہی کے لئے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے عداوت رکھنا ہے۔ رواہ الامام احمد عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث بستم (20)

حضور دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اُن کے رب عزوجل نے اپنے فضل وکرم سے قاسمِ جملہ نعم بنایا محسن دو عالم بلکہ رحمۃ للعٰلمین فرمایا۔ لیکن اپنے غلامانِ بارگاہ و بندگانِ درگاہ کو تعلیم دینے کے لئے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حضور یہ دعا عرض کرتے ہیں۔

اللھم لاتجعلْ للفاجرِ عندیْ یَدًا فیَوَدُّہٗ قَلْبِیْ فانّی وجدتُ فیما اُوحی لِیْ لاتجدُ قَوْمًا یُّؤمنونَ باللہِ والیومِ الاٰخرِ یُوَادّونَ مَنْ حَادَّاللہَ ورسولَہٗ۔

یعنی اے اللہ مجھ پر بدکار کا احسان نہ ہونے دینا کہ اس سے میرا دل محبت کرنے لگے کیونکہ بیشک میں نے اس کلام میں جو مجھ پر بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے۔ یہ آیت پائی ہے کہ اے محبوب تم ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایسا نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالفوں سے دوستی رکھیں۔ رواہ ابن مردویہ وغیرہ عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث بست ویکم (21)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ وَاِنْ لَقِیْتُمُوھم

---

(20): روح البیان باب سورۃ المجادلۃ آیت ۲۲/ ج ۹/ ص ۴۱۲/ تفسیر الالوسی روح المعانی سورۃ المجادلۃ آیت ۸/ ج ۱۴/ ص ۲۲۹/

(21): ابو داؤد شریف، کتاب السنۃ باب فی القدر ج ۲/ ص ۲۸۸/ آفتاب عالم پریس، لاہور ابن ماجۃ، باب فی القدر ص ۱۰/، مسلم شریف باب النھی عن الرایۃ ج ۱/ ص ۱۰/

فَلاتُسَلِّمُوْاعَلیھِم وَلَاتُجَالِسُوھُم وَلَاتُشارِبُوھُم وَلَاتُوَاکِلُوھُمْ وَلَاتُنَاکِحُوھُمْ ولاتُصَلُّوْاعلیھم ولاتُصَلُّوامَعَھُم۔

یعنی اگر بدمذہب بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو اور جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ وابوداؤد عن ابن عمر وابن ماجۃ عن جابر والعقیلی وابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حدیث بست ودوم (22)

حضور ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنِّی بَرِیْءٌ مِنھُمْ وَھُم براءٌ مِنِّی جِھَادُھُم کَجِھَادِ الترکِ والدَّیْلَمِ۔

یعنی ان بدمذہبوں سے میں بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں۔ ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافرانِ ترک ودیلم پر۔ رواہ الدیلمی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث بست وسوم (23)

حضور شافع محشر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

لماوقعتْ بَنُواسرائیلَ فی المعاصِیْ فَنَھَتْھُمْ علماؤُ ھُم فلم ینتَھُوْا فَجَالَسُوھُم فی مَجالِسِھِمْ وَاکلوھم وشاربُوھم فضَرَبَ اللہُ قُلُوْبَ

(22): فردوس الاخبار ج۲ ص۴۴۹/

(23): ریاض الصٰلحین ص۷۰/، مشکوٰۃ شریف ص۴۳۸/، ترمذی شریف ج۲/ ابواب التفسیر ص۱۳۰/

بعضھم ببعض ولعنھم علی لسان داؤد وعیسیٰ بن مریم ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطروھم علی الحق اطرًا

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو اُن کے علماء نے انہیں منع کیا وہ باز نہ آئے تو یہ علماء اُن کے جلسوں میں شریک ہونے لگے اور اُن کے ساتھ ہم نوالہ و ہم پیالہ رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل ایک دوسرے پر مار دیئے (یعنی پاس بیٹھنے سے بدکاری کا اثر ان عالموں کے دلوں پر بھی دوڑ گیا) اور اللہ عزوجل نے داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی اُن سب پر لعنت فرمائی۔ یہ بدلہ تھا اُن کی نافرمانیوں کا اور حد سے بڑھنے کا۔ قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے۔ جب تک اُنہیں حق کی طرف خوب جھکا نہ لاؤ۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ عن ابن مسعود و الطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف: علماء و مشائخ کو تنبیہ فرمائی جا رہی ہے۔ دیکھئے باوجودیکہ وہ علماء منع کرتے تھے لیکن جب وہ باز نہ آئے تو یہ علماء اُن کے پاس بیٹھنے اُٹھنے لگے۔ کہ شاید یوں انہیں ہدایت ہو۔ مگر ہوا یہ کہ قوم کی ہدایت کی بجائے انہوں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔

اس حدیث شریف نے اُن پالیسی باز واعظوں اور مولویوں کا بھی رد کر دیا جو کہتے ہیں کہ جی بدمذہبوں سے الفت و محبت اور میل جول کر کے انہیں ہدایت کرنا چاہئے ان کے مجمعوں میں جلسوں میں رکن اور ممبر بن کر اور شریک ہو کر بتانا چاہئے۔ حدیث کریم نے صاف فرما دیا کہ بدوں کی صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے۔ والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ۔

حدیث بست و چہارم (24)

حضور مالک دارین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ عرش اشتباہ میں عرض کی گئی۔
اَتَهۡلِكُ الۡقَرۡيَةُ وفيهاالصّٰلِحُونَ قَالَ نَعَمۡ قِيلَ بِمَ يارَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ بِتَهَاوُنِهِمۡ وَسُكُوتِهِمۡ۔

یعنی یارسول اللہ کیا کوئی آبادی اس حالت میں بھی ہلاک ہوتی ہے کہ اس میں صالحین نیک لوگ رہتے ہوں۔فرمایاہاں! عرض کی گئی یہ کس وجہ سے؟ ارشادفرمایااُن کی سستی وخاموشی کے سبب سے۔رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت علماء ومشائخ کے سکوت عن الحق اور سستی کی وجہ سے بھی آبادیاں ہلاک وبرباد کی جاتی ہیں۔اور یہ سکوت عن الحق اور پلپلاپن عذابِ الٰہی کے نزول کا سبب ہوتا ہے۔

حدیث بست و پنجم (25)

حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:
من اعرضَ عن صاحبِ بِدعَةٍ بُغضالَهُ مَلأَ اللهُ قَلبَهُ اَمنَاوَاِيمانًا وَمَن انۡتَهَرَ صَاحبَ بِدۡعَةٍاَمَنَهُ اللّٰهُ تعالیٰ يَومَ الفزعِ الاكبرِوَمَن اَهَانَ صَاحِبَ بِدعَةٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِي الجَنَّةِمِائةَ دَرَجَةٍوَمَن سَلَّمَ عَلٰى صَاحِبِ بدعةٍ اَوۡلَقِيَهُ بِالۡبُشریٰ اَوِاسۡتَقۡبَلَهُ بِما يسرهُ فقدۡاسۡتخفَّ بمااُنزلَ على مُحَمَّدٍ

---

(24): احیاء علوم الدین باب کتاب الطاعة والمعصیة ج۲رص۳۱۰ر

(25): کنزالعمال باب الفصل الثانی فی تعدید الاخلاق ج۳رص۸۲ر، تاریخ بغداد ج۱۰رص۲۶۴ر

یعنی جو کسی بدمذہب کو اس کی بدمذہبی کی وجہ سے دشمن جان کر اُس سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امان اور ایمان سے بھر دے۔اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اُسے اُس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے۔اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے سو درجے بلند فرمائے اور جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اُس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اُس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اُس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اُتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر۔

رواہ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف: دیکھو! بدمذہب و بددین سے دور و نفور رہنے والے پر کیا کیا خدا کی رحمتیں ہیں۔اور بدمذہبوں سے یارانہ گانٹھنے ،بھائی چارہ رچانے والوں پر کیا کیا وعیدیں ہیں۔

حدیث بست و ششم (26)

حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِذَالَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَمَنْ كَتَمَ حَدِيْثًا فَقَدْ كَتَمَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ـ

یعنی جب اس امت کے پچھلے لوگ اس امت کے اگلوں (صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ عنہم وائمۂ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ) پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت جس نے باوجود استطاعت ایک کلمۂ حق بھی چھپایا تو یقیناً اس نے اس چیز کو چھپایا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔رواہ ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

---

(26) : سنن ابن ماجة باب من سئل عن علم فکتمہٗ۔

حدیث بست و ہفتم (27)

حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جنگِ قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اُهْجُ المشركينَ فانَّ جبرئيلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ يَقُولُ لِحَسّانَ اجب عَنّيْ اللهم اَيِّدْهُ بروحِ القدسِ۔

یعنی مشرکین کی ہجو اور مذمت کر کہ جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔ اور رسولِ کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے کافروں کو جواب دے اے اللہ تو حسان کی تائید روح القدس سے فرما۔ رواه البخاری ومسلم عن البراء رضی الله عنهُ۔

حدیث بست و ہشتم (28)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُهجُوا قُرَيشاًفَاِنَّهٗ اَشَدُّعليهم من رشقِ النّبلِ۔

یعنی قریشی کافروں کی برائیاں اور اُن کے عیوب بیان کرو کہ بیشک یہ کام تیر مارنے سے بھی زیادہ اُن پر سخت ہے۔ رواه مسلم عن سيدتنا عائشة الصديقة ام المؤمنين رضی الله تعالیٰ عنها۔

حدیث بست و نہم (29)

سمعتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وعلىٰ اٰله وسلم يقولُ لِحسّانَ انّ

---

(27): مشکوٰۃ شریف، باب بیان شعر ص۴۰۹/(28): مشکوٰۃ شریف ،باب بیان شعر ص۴۰۹/(29): مشکوٰۃ شریف، باب بیان شعر ص۴۰۹/

روحَ القدسِ لایزالُ یُؤیِّدُکَ مانافحتَ عن اللهِ ورسولِه وقالَتْ

سمعتُ رسولَ اللهِ صلی الله علیه وعلیٰ آلہٖ وسلم یقولُ ھَجَاھُمْ

حَسَّانُ فَشَفٰی وَاسْتَشْفٰی۔

یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو حسان سے فرماتے سُنا کہ روح القدس جبریل علیہ السلام تیری تائید فرماتے ہیں جب تک تو اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جانب سے اُن کے دشمنوں کے ساتھ مخاصمت ومدافعت کرتا رہتا ہے۔اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو فرماتے سُنا کہ حسان نے کافروں مشرکوں کے عیوب اُن کی برائیوں کا بیان کیا تو مسلمانوں کو اُس نے شفادی اور اپنے آپ بھی شفا حاصل کی۔رواہ مسلم عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنہا۔

ف: اس مبارک حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں مرتدوں بدمذہبوں کے عیوب ونقائص بیان کرنے سے ایمان والوں کو شفا حاصل ہوتی ہے۔روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔کیونکہ دافع البلاء والوباء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم الیٰ یوم الجزاء کے دشمنوں بدگویوں کا ردوطرد ہے۔ فالحمدلله علیٰ ذالك۔

حدیث سیم (30)

کان رسولُ اللهِ صلی الله علیه وعلیٰ آلہٖ وسلم یَضَعُ لِحسانَ منبرافی المسجدِ یقومُ علیه قائمایُفَاخِرُ عن رسولِ اللهِ صلی الله علیه وعلیٰ الہٖ وسلم اَویُنافح ویقولُ رسولُ اللهِ صلی الله علیه وعلیٰ الہٖ وسلم

(30):سنن ابی داؤد باب ماجاء فی الشعر ج۲رص۶۸۴/ المسند لاحمدابن حنبل ج۶رص۷۲/التفسیر للبغوی ج۵رص۱۳۱/مشکوٰۃ شریف ص۴۱۰/

اِنَّ اللہَ یُؤَیِّدُ حسّانَ بروحِ القدسِ مانافحَ اوفاخر عن رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حضرت حسان رضی اللہ عنہٗ کے لئے مسجد نبوی شریف میں منبر بچھایا کرتے کہ وہ اس پر کھڑے ہوکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے اور حضور اکرم کی طرف سے کافروں مشرکوں پر مفاخر حَسَبِیَّہ ونَسَبِیَّہ کا نظم میں بیان کیا کرتے تھے یا کفار ومشرکین کی ہجو و مذمت میں نظمیں پڑھا کرتے تھے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ روح القدس سے حسان کی تائید فرماتا رہتا ہے۔جب تک حسان میری طرف سے مفاخرت و مُنَافَحَتُ کرتے رہتے ہیں۔رواہ البخاری عن سیدتنا ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث سی ویکم (31)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہٗ نے عرض کی:

اِنَّ اللہَ تعالیٰ قَدْاَنْزَلَ فی الشِّعرِ مَااَنْزَلَ ۔

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے میں تو جو نازل فرمایا ہے وہ نازل ہی فرمادیا ہے۔

اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وَالشُّعراءُ یَتَّبِعُھُمُ الغاونَ اَلَمْ تَرَاَنَّھُمْ فی کُلِّ وَادٍ یھیمونَ وانھم یقولونَ مالایفعلونَ ۔

یعنی اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتی ہے۔کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہرنالے میں سرگرداں پھرتے ہیں۔اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے (ترجمہ رضویہ)

---

(31): مشکوٰۃ شریف، ص۴۱۰،

حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شعراء حضرت کعب بن مالک وحضرت حسان بن ثابت وحضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کفار ومشرکین کو اپنی نظموں میں جنگ وحرب سے خوفناک کیا کرتے تھے۔اور حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کفار ومشرکین کے نسبی وخاندانی عیوب ونقائص اپنے قصیدوں میں بیان کیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنے اشعار میں کفار ومشرکین کو اُن کے کفروشرک پر شرم وغیرت اور ننگ وعار دلایا کرتے تھے۔حضرت کعب رضی اللہ عنہٗ کی اس عرض کا مطلب یہ تھا کہ کیا اس قسم کے اشعار کہنا بھی ہمارے لئے ناجائز فرمادیا؟

فَقَالَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم اِنَّ الْمُؤمنَ یُجَاھِدُ بِسَیْفِہٖ وَلِسَانِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لکانّما تَرمُوبِہٖ نضح النبلِ۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک ایمان والا اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی جہاد کرتا ہے۔اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔بیشک تم اپنے اشعار کے ذریعے سے کافروں مشرکوں کے دلوں پر تیر برساتے ہو۔جس طرح تیروں سے ان کو زخمی کرتے ہو۔رواہ فی شرح السنۃ عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہٗ۔

ف: اس حدیث شریف نے ارشاد فرمایا کہ اشعار میں کفار ومشرکین ومرتدین کی مذمت وہجو کرنا اس لئے کہ مسلمان اس کوسن کر اُن کے عقائد کفریہ سے متنفر وبیزار ہوکر اپنے اسلام اور اپنی سنیت کو ان کے دامِ مکروفریب میں پھنسنے سے بچائیں۔یہ بھی جہاد باللسان ہے۔

حدیث سی و دوم (32)

حضور سرکار ربرِّ کارِدوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

مامِنْ نبیٍّ بعثہُ اللہُ فِی اُمتِہٖ قبلی اِلّا کانَ لہٗ فی اُمتِہ حواریونَ واصحاب یأخذونَ بسنتِہٖ ویقتدونَ بامرِہٖ ثم انہا تخلف من بعدِہِم خلوف یقولونَ مالایفعلونَ ویفعلونَ مالایؤمرونَ فمَنْ جاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فہو مؤمنٌ ومَن جاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فہومؤمنٌ ومَنْ جاھَدَھُمْ بقلبِہٖ فہو مؤمنٌ ولیس وراء ذالک منَ الِایمانِ حَبَّۃ خردل

یعنی کوئی نبی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے نہیں بھیجا مگر اس کی امت میں انصار واصحاب ہوتے رہے کہ وہ اپنے نبی کی سنت اس کے طریقہ پرعمل کرتے تھے اور اپنے نبی کے احکام وارشادات کی پیروی کرتے تھے (اور مجھے بھی ایسے ہی انصار واصحاب دیئے گئے) پھر یقیناً پیدا ہوں گے میری امت میں بُرے ناخلف لوگ جو کہیں گے، وہ کریں گے نہیں اور جو کریں گے اس کے مامور نہیں ہوں گے۔ تو جو اُن سے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ ایمان دار ہے۔ اور جو اُن بدمذہبوں سے زبان سے جہاد کرے گا وہ بھی ایمان والا ہے۔ اور جو زبان سے بھی اُن کا رد وطرد کرنے کی قدرت اُن کے عیوب کو بیان کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور دل سے ان کو بدمذہب بددین جانتا اور اُن سے نفرت و بیزاری رکھتا ہے وہ بھی مؤمن مسلم ہے۔ اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہے یعنی اگر دل میں بھی اُن بدمذہبوں کو مبغوض اور دشمن ومنفور نہیں جانتا تو وہ ایمان دار ہی نہیں ہے۔ رواہ مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: اس حدیث شریف نے جہاد کی تین قسمیں بیان فرمائیں۔ (۱) جہادِ سنانی

---

(32): مشکوٰۃ شریف، ص۲۹، ر

(۲) جہادِ لسانی (۳) جہادِ جنانی۔ اور اگر بد مذہبوں بد دینوں کو دل سے بھی بُرا نہ جانے اُن سے یارانہ گانٹھے دوستانہ رکھے تو وہ بے ایمان ہے۔ اور پُر ظاہر کہ جہادِ قلمی بھی اُسی جہادِ لسانی ہی کی ایک بہترین صورت ہے۔ کہ القلم احدی اللسانین ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا، علم خمس بخشا کہ اس حدیث شریف میں علم مافی الغدو علم مافی الارحام بلکہ علم مافی الاصلاب کا ثبوت موجود ہے۔ فالحمدلله سبحٰنہٗ و تعالیٰ۔

حدیث سی وسوم (33)

حضور جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ اَعطیٰ لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ وَاَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ فَقَدِاسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ۔

یعنی جس نے دیا اللہ کے واسطے اور دینے سے انکار کیا اللہ کے واسطے اور ایمان والوں سے اللہ کے لئے دوستی کی اور بد مذہبوں بد دینوں سے اللہ کے واسطے دشمنی رکھی تو بیشک اُس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا۔ روی الترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث سی چہارم (34)

حضرت علامہ سید اسمٰعیل بن حافظِ کتب سید خلیل حافظ کتب الحرم المکی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ المالکی اپنی تصدیق فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین میں نقل فرماتے ہیں:

الشرکُ اخفٰی مِن دَبِیبِ النَّملِ علی الصَّفا فی اللیلۃِ الظلماءِ و ادناہُ اَن

---

(33): مشکوۃ شریف ص۱۴/۱۵۰، وقال صاحب المشکوۃ رواہ الترمذی

(34): الدر المنثور فی التفسیر بالماثور باب ۳۱/ ج۲/ ص۱۷۹/ تفسیر ابن رجب الحنبلی باب قولہ تعالیٰ قل ان کان اباؤکم ج۱/ ص۵۰۴، کنز العمال باب الاخلاق المذمومہ ج۳/ ص۸۱۷/ ضعیف الترغیب والترھیب باب ۲۳/ کتاب الادب وغیرہ ج۲/ ص۱۴۶/

تُحِبَّ علیٰ شیٍٔ مِنَ الجَوْرِ وَتبغَضَ علیٰ شیءٍ من العدلِ وهَلِ الدِّینُ الّاالحبُّ والبُغضُ۔

یعنی شرک اس سے بھی زیادہ پنہاں ہے جیسے چکنی چٹان پر اندھیری رات میں چیونٹی کی چال۔ اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ تو ظلم وخلافِ حق کی ذرا سی بات کے ساتھ بھی محبت رکھے۔ اور کسی قدر عدل وانصاف کی ذرا سی بات سے بھی عداوت رکھے۔ اور دین ہے کیا؟ اسی حب وبغض کا تو نام ہے۔ یعنی اللہ کے لئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کے لئے اللہ کے دشمنوں سے نفرت وبیزاری رکھتا ہے تو ایماندار ہے ورنہ نہیں۔ رواہ الحاکم وصححہ۔

حدیث سی وپنجم (35)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

افضلُ الاعمالِ الحبُّ فی اللهِ والبغضُ فی اللهِ ۔

یعنی تمام نیک کاموں میں سب سے افضل عمل اللہ عزوجل کے واسطے دوستی رکھنا اور اللہ عزوجل کے واسطے دشمنی رکھنا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ورواہ الامام احمدمطولاً۔

حدیث سی وششم (36)

حضور سرکار ابدِ قرار دوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

حُبُّكَ الشَّیٔ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ ۔

یعنی کسی چیز کی محبت تجھ کو اندھا بہرا بنادیتی ہے۔ رواہ الامام الاحمد والبخاری فی

---

(35): عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری باب الایمان وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج۱ ص۱۴۳، کنز العمال الباب الاول فی الترغیب فیہا ج۹ ص۲، جامع الاحادیث باب الھمزہ مع الفاء ج۵ ص۱۸۵۔ (36): مشکوٰۃ شریف ص۴۱۸

التاریخ وابوداؤد عن ابی الدرداء وابن عساکر بسند حسن عن عبداللہ بن انیس والخرائطی فی الاعتلال عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ف: یعنی حق کی محبت باطل باتوں کے دیکھنے سُننے سے روک دیتی ہے۔اور باطل کی محبت حق باتوں کے دیکھنے اور سُننے سے بہرہ کر دیتی ہے۔مطلب یہ ہوا کہ باطل کی محبت اپنے دلوں سے نکال دو کہ وہ تمہیں حق باتوں کے دیکھنے سُننے سے محروم کردے گی۔اور حق کی حمایت اپنے قلوب میں ایسی جماؤ کہ باطل باتوں کو نہ تمہاری آنکھیں دیکھ سکیں نہ تمہارے کان سُن سکیں۔

حدیث سی و ہفتم (37)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَن نَصَرَ قَوۡمَہٗ عَلیٰ غیرِالحَقِّ فَہُوَ کالبعیرِ الَّذِی رُدِّیَ فَہُوَ یُنۡزَعُ بِذَنۡبِہٖ ۔

یعنی جس شخص نے ناحق پر اپنی قوم کی مدد کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر گیا ہو اور اُس کی دُم پکڑ کر اُسے کھینچا جا رہا ہو۔رواہ ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث سی و ہشتم (38)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں:

قُلۡتُ یَارَسُوۡلِ اللہ مَاالۡعَصَبِیَّۃُ ۔

یعنی میں نے عرض کی یارسول اللہ عصبیت کیا ہے؟ قَالَ اَنۡ تُعِیۡنَ قَومَکَ عَلَ الظُّلۡمِ۔

(37): ابوداؤد کتاب النوم باب فی العصبیہ، مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۸،

(38): ابوداؤد کتاب النوم باب فی العصبیہ، مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۸،

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا عصبیت (تعصب) کی تعریف یہ ہے کہ تو اپنی قوم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھ کر بھی ان کی اعانت امداد کرے۔ رواہ ابو داؤد عنہ

ف: سبحان اللہ! اس حدیث شریف نے عصبیت تعصب کی صحیح تعریف فرما کر پلپلاوں صلح کلیوں بد مذہبوں کی دہن دوزی فرمادی کہ خود حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمادیا کہ تعصب یہ ہے کہ باطل پر کسی کی طرفداری کرے جیسے دیوبندی، نیچری، قادیانی، رافضی، خاکساری، مسلم لیگی، احراری وغیرہم فرق ناری اپنے طواغیت کی باطل پرستی پر طرفداری کر رہے ہیں۔ اور حق کا ساتھ دینا، حق بات کی طرف داری کرنا تعصب ہی نہیں ہے بلکہ یہ اپنے عقائد حقہ پر پختگی وسلامت روی ہے۔ اور یہ محمود ہے اور جو اس کو تعصب کہے وہ دین سے بیگانہ اور حضور رسول کریم کا مخالف اور بارگاہ رسالت سے مردود ہے۔

حدیث سی ونہم (39)

عبادہ بن کثیر شامی ایک بی بی سے روایت کرتے ہیں جو کہ فلسطین کی رہنے والی ہیں اور ان کا نام فسیلہ ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا کہ:

سَأَلْتُ رسولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فقلتُ یارسولَ اللهِ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِن من العصبيةِ أن ينصرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ على الظلم۔

یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سوال کیا میں نے عرض کی یارسول اللہ

---

(39): سنن ابن ماجة، باب العصبية، مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۸

کیا یہ بات تعصب میں داخل ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے فرمایا نہیں لیکن یہ بات عصبیت (تعصب) میں داخل ہے انسان ظلم و ناحق پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ رواہ الامام احمد و ابن ماجہ عنہٗ۔

ف: اُن دونوں مبارک حدیثوں نے تعصب کو صاف فرمادیا جو آج کل پالیسی باز واعظ لکچرار د مولوی کہا کرتے ہیں کہ علمائے اہل سنت و جماعت کثرھم اللہ تعالیٰ وایدھم بڑے متعصب ہیں۔ اُن کا یہ کہنا سراسر ظلم وافترا ہے۔ کیونکہ ردِ بدمذہباں تو محمود ہے۔ اور تعصب یہ ہوا کہ ناحق پر طرفداری و مدد کی جائے تو حضرات علمائے اہل سنت کا دامن اس سے پاک ہے وہ تو حق پسند ہیں ہاں وہ قائلین خود ان احادیث مبارکہ کی بنا پر متعصب ثابت ہو گئے کہ باطل و ناحق کی طرفداری کر رہے ہیں اور مدد پہنچا رہے ہیں۔ اور اسی کو ان حدیثوں میں تعصب بتایا گیا ہے۔ تفسیر عزیزی پارہ اول مطبوعہ محمدی لاہور صفحہ ۳۲۷ حضرت مولینا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی آیۂ کریمہ:

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ۔

کے تحت میں فرماتے ہیں:

"معنی تصلب حق آنست کہ دین حق را بقوت بگیرد و ہرگز بدینے و آئینے نظر نہ کند و بہ تلبیسات شیاطین و استدراجات جوگیہ و رہابین گوش ننہد و بسبب ورودِ مصائب و امتحانات در حُسنِ دینِ خود شک و تردد پیدا نکند و این امر محمود در جمیع ادیان و مطلوب در ہر زمان ست و معنی تعصب باطل آنست کہ بسبب حمیت رسم خود یا ریاستِ خاندان خود بر مذہب دیگر باوصفِ ظہور علامات حقیقت آں انکار نماید و بدِ خود را نیک و نیکِ غیرِ خود را بد داند و ایں امر مردود و معیوب ست۔

یعنی تصلب حق کے معنی یہ ہیں کہ دینِ حق کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے اور کسی دوسرے دین یا کسی دوسرے طریقے کی طرف ہرگز آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے اور شیطانوں کے فریب سے بھری ہوئی باتوں اور جوگیوں سادھوؤں کے استدراجی خوارقِ عادات کی طرف قطعاً کان نہ لگائے اور مصیبتوں اور آزمائشوں کے آجانے کی وجہ سے اپنے سچے دین کی خوبی میں کسی طرح کا شک وتردُّد ہرگز پیدا نہ ہونے دے۔ اور یہ تصلب حق تمام ادیان الٰہیہ میں پسندیدہ و محبوب اور ہر زمانے میں مطلوب و مرغوب ہے۔ اور تعصب باطل کے معنی یہ ہیں کہ اپنی رسم یا اپنے خاندانی اعزاز کی پاسداری کے سبب دوسرے مذہب کو اُس کی حقانیت کے دلائل و براہین واضح ہو جانے کے بعد بھی اُس سچے مذہب کو نہ مانے اور اس کا انکار کرے اور اپنے بُرے کو بھلا اور دین حق کے ماننے والوں کے بھلے کو برا جانے اور یہ تعصب باطل و مردود و معیوب ہے۔

حدیث چہلم (40)

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

لَاتُصَاحِبُ الامؤمنًا وَلایاکُلُ طَعَامَكَ اِلَاتَقِیٌّ۔

یعنی مؤمن کے سوا کسی اور کی صحبت میں مت بیٹھ اور متقی کے سوا تیری دعوت کا کھانا کوئی اور نہ کھائے۔ رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی عن ابی سعیدرضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث چہل ویکم (41)

حضور شافع محشر صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

(40): ترمذی شریف، ج۲/۶۲/ ریاض الصالحین، ص۱۱۱/

(41): مشکوٰۃ شریف، ص۴۲۶/

سے فرمایا:

یااباذر اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ۔

یعنی اے ابوذر! ایمان کے کڑوں میں سے کون سا کڑا سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ قال اللہُ ورسولُہٗ اَعلَمُ انہوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے۔ قال اَلْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ والحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالبُغضُ فِی اللّٰہِ۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ کے بارے میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا اور اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے دشمنی رکھنا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث چہل و دوم (42)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

خَرَجَ عَلَینا رَسولُ اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم قالَ اَتَدْرُونَ اَیُّ الاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلاۃُ والزکوٰۃُ وقالَ قائلٌ الجِہادُ قالَ النبیُّ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی الہٖ وسلم اِنَّ اَحَبَّ الْاعمالِ اِلیَ اللہِ تَعَالٰی اَلحُبُّ فِی اللہِ والبغضُ فِی اللہِ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہم پر جلوہ فرما ہوئے۔ فرمایا کیا تمہیں خبر ہے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ کسی کہنے والے نے عرض کی نماز وروزہ اور زکوٰۃ اور کسی نے عرض کی جہاد حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا بیشک تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وپسندیدہ عمل اللہ کے لئے محبت ودوستی رکھنا اور اللہ کے لئے عداوت ودشمنی رکھنا ہے۔ رواہ الامام احمد عنہ۔

---

(42): مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۷،

حدیث چہل وسوم (43)

حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔

یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک دیکھ بھال کرلے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے۔رواہ الامام احمد والترمذی وابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث چہل وچہارم (44)

حضور مالک کونین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے فرماتے ہیں:

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِهٖ خَیْرَ الدنیا وَالْاٰخِرَةِ عَلَیْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ وَاِذَا خلوتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰهِ وَاَبْغِضْ فی اللهِ یَا اَبَارَزِیْنٍ هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ شَیَّعَهٗ سَبعونَ اَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ یُصَلُّوْنَ علیهِ وَیَقُولونَ رَبَّنَا اِنَّهٗ وَصَلَ فِیكَ فَصِلْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فی ذَالِكَ فَافْعَلْ۔

یعنی کیا میں تجھ کو وہ بات نہ بتادوں جس پر اس دین کا دارومدار ہے جس کے ذریعہ سے تو دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل کرلے گا۔خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

---

(43): مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۷/ ریاض الصالحین ص ۱۱۱/

(44): مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۷/

کاذکر کرنے والوں کی مجلسوں میں حاضر ہونا لازم کرلے ۔اور جب تنہائی میں ہو تو تجھ سے جس قدر ہو سکے اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں متحرک رکھ (اور اللہ کے رسول کاذکر خدا ہی کا ذکر ہے بلکہ دین اسلام وشریعت اسلامیہ کی ہر ایک بات کاذکر اللہ تعالیٰ کے ہر ایک پیارے کاذکر اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر ہے) اور اللہ کے واسطے محبت رکھ اور اللہ کے واسطے عداوت رکھ ۔اے ابورزین! کیا تجھے خبر ہے کہ مسلمان جب اپنے گھر سے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں ۔وہ سب فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب بیشک اس مسلمان نے تیری محبت میں رشتہ جوڑا تو بھی اپنے کرم وفضل کو اس سے متعلق فرمادے ۔تو اے ابورزین! اگر تو اپنے بدن کو اس کام میں لاسکے تو یہ کام کر ۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۔

ف: اہل ایمان دیکھیں کہ مسلمان کے ساتھ دوستی واتحاد رکھنے والے اور بدمذہب سے بیزار رہنے والے پر کتنی کتنی اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں ۔

حدیث چہل و پنجم (45)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پوچھا کہ افضل ترین ایمان کیا ہے ۔

قال اَنْ تُحِبَّ للہِ وتُبغِضَ للہِ وتُعْمِلَ لِسَانَکَ فِی ذِکرِ اللہِ ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے واسطے محبت رکھے اور اللہ کے واسطے عداوت رکھے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھے ۔قَالَ وَمَاذَا یَارَسُولَ اللّٰہِ ؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ اس کے بعد پھر میں

(45): مشکوٰۃ شریف، ص ۱۶،ر

کیا کروں؟

قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلناسِ ماتُحِبُّ لِنفسِكَ وَتَكرَہَ لَھُمْ مَاتكرَہُ لِنَفْسِكَ۔
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا اور یہ کر کہ لوگوں کے لئے تو وہ پسند کرے جو تو خود اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔ اور اُن کے لئے وہ پسند نہ کرے جو تو خود اپنی ذات کے لئے ناپسند کرتا ہے۔ رواہ الام احمد۔

ف: اس حدیث شریف کے اسی پچھلے جملۂ مبارکہ کی شرح میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ ارشادِ مبارک ہے کہ فرمایا:

اَلْعَدْلُ خَلعُ الْاَنْدَادِ وَالِاحْسَانُ اَنْ تَعبُدَ اللہَ کَاَنَّكَ تَرَاہُ وَاَن تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ اِنْ کَانَ مُؤمِنًا تُحِبُّ اَنْ یَزْدَادَ اِیْمَانًا وَاِنْ کَانَ کافِرًا تُحِبُّ اَن یَّکونَ اَخَاكَ فِی الاسلامِ۔

یعنی آیۂ کریمہ ان اللہ یأ مربالعدل والاحسان میں جو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے تو عدل کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریك لہٗ مانے اور احسان کے معنی یہ ہیں کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اِس طرح کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور یہ کہ تو لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جو تو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اگر دوسرا شخص ایمان والا ہے تو تیری خوشی یہ ہو کہ اس کے ایمان کا درجہ اور بھی زائد بلند ہو جائے اور وہ کافر ہے تو تیری خوشی یہ ہو کہ وہ بھی تیرا اسلامی بھائی بن جائے۔ اس ارشاد کو امام علامہ قدوۃ الامۃ علم الائمۃ ناصرالشریعہ محی السنۃ حضرت علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی صوفی معروف خازن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر خازن مسمّٰی بہ "لباب التاویل فی معانی التنزیل" جلد چہارم مطبوع مطبع تقدم علمیہ مصر صفحہ ۹۰ میں اسی آیتِ کریمہ کے ماتحت نقل فرمایا:

حدیث چہل و ششم (46)

حضور مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الیٰ یوم القرار فرماتے ہیں:

یَکُونُ فی اٰخرِ الزمانِ دجَّالُونَ کذَّابُونَ یأتُونکم مِنَ الاحادیثِ بِمالَمْ تَسمَعُوا انتم ولَاابآءُ کُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُم لایُضِلُّونکُم وَلایَفْتِنُونَکُمْ

یعنی آخر زمانے میں بہت سے دجال بڑے دھوکے باز اور جھوٹے ہوں گے وہ تم کو حدیثیں گڑھ گڑھ کر سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی۔ تو اُن سے دور رہنا اور اُن کو اپنے سے دور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکا نہ دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: اس حدیث شریف نے یہ بھی بتایا کہ بدمذہبوں مرتدوں سے دور ونفور رہو اور یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں۔ کہ علم مافی الغدومافی الارحام ومافی الاصلاب وغیرہ تو اسی حدیث میں موجود ہے۔ فالحمدللہ حمدًا کثیرًا۔

حدیث چہل و ہفتم (47)

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

یَخْرُجُ قَومٌ فِی اٰخِرِ الزَّمانِ اَوفِی ھٰذہِ الْاُمَّۃِ یَقْرءُوْنَ القُرْاٰنَ وَلایُجَاوِزُ تَرَاقِیَھِمْ اَوْ حُلقُوْمَھُمْ سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیق اِذَارَأیْتُمُوْھُمْ اَواِذَالَقِیْتُمُوْھُمْ فَاقتُلُوھُمْ۔

---

(46): مسلم شریف، ج ۱ ص ۱۰

(47): سنن ابن ماجۃ، باب فی ذکورالخوارج

یعنی ایک جماعت آخر زمانے میں یا اس امت میں نکلے گی (شک راوی ہے) جو قرآن پڑھے گی اور قرآن اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا یعنی قرآن پڑھ پڑھ کر غلط ترجمے کرکر کے میری امت کو گمراہ کریں گے۔ علامت اس جماعت کی یہ ہے کہ سر بہت مُنڈائیں گے یعنی چندیا گھُٹی رکھیں گے (جیسے وہابیہ نماوہ ہیں اور جھوٹے صوفی متصوفہ ملاحدہ ہیں) جب تم انہیں دیکھو تو اُن سے یارانہ اور بھائی چارہ نہ کرنا اُن سے جنگ کرنا حسب استطاعت خواہ سنانی یا لسانی و جنانی۔ رواہ ابن ماجۃ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: اس حدیث شریف میں بھی علم غیب مافی الغد ومافی الارحام وغیرہ کا ثبوت ہے۔

حدیث چہل وہشتم (48)

سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دِيْدَانُ الْقُرَّاءِ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا عنقریب آخر زمانے میں کچھ مُلّا نے ہوں گے جیسے کیڑے جو وہ زمانہ پائے تو اللہ کی پناہ مانگے اُن بددینوں سے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث چہل ونہم (49)

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِخْتَارَلِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَهُمْ اَصْحَابِیْ وَاَصْهَارِیْ وَاَنْصَارِیْ وَسَيَجِیْءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَنْقُصُوْنَهُمْ وَيَسُبُّوْنَهُمْ

---

(48): کنزالعمال، باب فی آفات العلم ووعید من لم یعمل ج۱۰/ص۱۸۹/، جامع الاحادیث باب حرف السین ج ۱۳/ص ۳۴۷/

(49): جامع الاحادیث باب ان المشددۃ مع الہمزۃ ج ۷/ص ۴۳۱/

فَاِنْ اَدْرَکْتُمُوْهُمْ فَلَا تُنَاکِحُوْهُمْ وَلَا تُوَاکِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَاتُصَلُّوْا مَعَهُمْ وَلَاتُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں بیشک میرے لئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب چُنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے خسرالی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب اُن کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ اُن کی شان کو گھٹائیں گے اور انہیں بُرا کہیں گے تم انہیں پاؤ تو اُن سے شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا۔ نہ اُن کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ اُن کے جنازے کی نماز پڑھنا۔ رواہ الدارقطنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: شدت وغلظت بر کفار کے ساتھ ساتھ علوم غیبیہ مصطفویہ کے جلوے بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔

حدیث پنجاہم (50)

حضور محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمُّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِکُوْنَ۔

یعنی آخر زمانے میں ایک قوم جماعت ہوگی جن کو رافضی کہا جائے گا۔ وہ دین اسلام کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ مرتد ہیں۔ اُن پر مرتدوں کے احکام جاری ہیں۔ اخرجہ الذہبی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً۔

---

(50): الصواعق المحرقہ باب المقدمۃ الاولیٰ ج ۱/ ص ۱۲/ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابۃ ج ۹/ ص ۳۸۸۱/ کنز العمال، باب فصل فی البدع ج ۱/ ص ۲۲۳/

حدیث پنجاہ ویکم (51)

حضور رحمتِ مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

يَظْهَرُ فِيْ أُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِالزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمُّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْإِسْلَامَ۔

یعنی میری امت کہلانے والوں میں آخر زمانے میں ایک گروہ ہوگا جس کا نام رافضی ہوگا وہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے وہ مرتد ہیں۔ اخرجه الذهبی عن ابراهیم بن حسین بن علی عن ابیه عن جدّہٖ رضی الله تعالیٰ عنهم۔قال قال علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهُ۔

حدیث پنجاہ ودوم (52)

حضور محبوبِ محترم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

سَيَأْتِيْ مِنْ بَعْدِيْ قَوْمٌ لَهُمْ نَبَزٌ يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ اَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْعَلَامَةُ فِيْهِمْ قَالَ يُفْرِطُوْنَكَ بِمَالَيْسَ فِيْكَ وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ ۔

یعنی عنقریب میرے بعد ایک جماعت رونما ہوگی اُن کیلئے ایک بُرا لقب ہوگا۔اُن کو رافضی کہا جائے گا۔تو اے علی اگر تم اُن کو پانا اُن سے جنگ کرنا اس لئے کہ وہ مرتد ہیں۔حضرت علی نے فرمایا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُس

---

(51): الصواعق المحرقه باب المقدمة الاولیٰ ج۱/ص۱۳/، جامع الاحادیث باب یاء النداء مع الباء ج۲۴/ص۱۴۹/

(52): الصواعق المحرقه باب المقدمة الاولیٰ ج۱/ص۱۳/ کنزالعمال، باب فصل فی البدع ج۱/ص۲۲۳/، جامع الاحادیث باب ان المشددة مع الهمزة ج۹/ص۴۳۳/

قوم کا نام تو آپ نے بتادیا ہے۔ اُن کی پہچان بھی بتادیں۔ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا اُن کی پہچان یہ ہے کہ تمہاری تعریف ایسی کریں گے جو تم میں نہیں ہے (جیسے نبی سے افضل ہونا یا خلافت راشدہ کا سوا حضرت علی کے دوسرے کا حقدار و خلیفۂ برحق نہ ہونا یا خلافت بلافصل کے لئے آپ کا وصی رسول ہونا وغیرہ وغیرہ) اور اگلوں یعنی خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر طعن کریں گے۔ اخرجہٗ الدارقطنی عن علی رضی اللہ عنہٗ۔

ف: سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنے رب کے بتائے ہوئے علم غیب سے رافضی گروہ کی بھی خبر دی اور اُن کا نام بھی بتادیا۔ اور پہچان بھی بتادی۔ اور اُن سے دور و نفور رہنے کا بھی حکم فرمادیا۔ یہ علم ما فی الغد بھی علوم خمسہ میں داخل ہے۔ فسبحان اللہ وبحمدہٖ۔

حدیث پنجاہ و سوم (53)

حضور محبوبِ رب العٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ اِخْتَارَنِی وَاِخْتَارَلِیْ اَصْحَابًا وَّاَصْھَارًا وَسَیَأْتِیْ قَوْمٌ یَسُبُّوْنَھُمْ وَیُنْتَقِصُوْنَھُمْ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُوَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے چُنا اور میرے لئے میرے اصحاب اور خسرالی رشتہ دار پسند فرمائے۔ اور عنقریب ایک جماعت آئے گی جو اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہے گی۔ اور اُن کے عیوب ڈھونڈے گی تو تم اُن کی مجلسوں میں نہ جانا اُن کے ساتھ پانی نہ پینا کھانا نہ کھانا اُن کے ساتھ شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا۔ رواہ العقیلی فی الضعفاء عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

---

(53): المستدرک للحاکم ج ۳ ر ص ۶۳۲ / مجمع الزوائد للہیتمی ج ۱۰ ر ص ۱۷ /

حدیث پنجاہ و چہارم (54)

ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم:

سَيَكُوْنُ اَقْوَامٌ عَنْ اُمَّتِیْ يَتَعَاطیٰ فُقَهَاؤُهُمْ عَضَلَ الْمَسَائِلِ اُوْلٰئِكَ شِرَارُ اُمَّتِیْ۔

یعنی میری امت میں کچھ ٹولیاں ہوں گی اُن کے مولوی سخت دشوار فتنہ انگیز مسائل کا تداول کریں گے وہ میری اُمت کے بدترین لوگ ہیں۔ رواہ سمویۃ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث پنجاہ و پنجم (55)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّیْ وَيَصُوْمُ وَيَحُجُّ وَ يَعْتَمِرُ وَيَغْزُوْ وَاِنَّهٗ لَمُنَافِقٌ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَاذَادَخَلَ عَلَيْهِ النِّفَاقُ قَالَ لِطَعْنِهٖ عَلٰی اِمَامِهٖ وَاِمَامُهٗ مَنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ۔

یعنی بیشک کوئی آدمی نماز پڑھتا روزہ رکھتا حج وعمرہ اور جہاد کرتا ہے حالانکہ وہ منافق ہے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نفاق اُس میں کس وجہ سے آیا؟

---

(54): الفتح الكبير فی ضم الزيادة الی الجامع الصغير باب حرف السين ج ۲ / ص ۱۵۸ / كنز العمال فی افات العلم ووعيد من لم ج ۱۰ / ص ۲۱۱ / جامع الاحاديث باب حرف السين ج ۱۳ / ص ۳۴۹ /

(55): تفسير الالوسی ، روح المعانی سورۃ النحل آیت ۱ / ج ۷ / ص ۳۸۶ / الدر المنثور فی التفسير بالماثور باب ۴۳ / ج ۵ /

ارشاد فرمایا اس لئے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے۔ اور امام اس کا وہ ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔ علماء سے پوچھو اگر نہ جانتے ہو۔ اخرجہٗ ابن مردویہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: ان دونوں مبارک حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہابی غیر مقلد نجدی مولویوں اور نیچری و خاکساری و لیگی و احراری لیڈروں کی خبر دی ہے جو علمائے اہل سنت و حضرات مجتہدین امت رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر طعن و تشنیع کرتے اور اُن سے بے نیاز ہو کر خود اپنی اندھی اوندھی لولی لنگڑی عقلوں سے قرآن پاک کے مطالب و معانی گڑھتے ہیں۔

حدیث پنجاہ و ششم (56)

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَلَاةً وَّلَا صَوْمًا وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّعُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نہ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ نفل نہ فرض۔ بدمذہب دینِ اسلام سے نکل جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث پنجاہ و ہفتم (57)

حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

لَوْ اَنَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مُّكَذِّبًا بِالْقَدَرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُّحْتَسِبًا بَيْنَ

---

(56): کنزالعمال باب فصل فی البدع، ج ۱ ص ۲۲۰ / جامع الاحادیث باب المحلی فی الکاف ج ۱۷ ص ۲۱۶ / (57): العلل المتناہیۃ لابن الجوزی ج ۱ ص ۱۴۰ / تنزیہ الشریعۃ لابن عراق ج ۱ ص ۳۲۰ /

اَلرُّکْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَہٗ جَھَنَّمَ ۔

یعنی اگر کوئی بدمذہب مسئلہ تقدیر کو جھٹلانے والا حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اُس مارے جانے پر وہ صابر وطالبِ ثوابِ خدا رہے جب بھی اللہ عزوجل اُس کی کسی بات پر نظرِ کرم نہ فرمائے۔ یہاں تک کہ اُس کو جہنم میں ڈالے۔اخرجہٗ ابن الجوزی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث پنجاہ وہشتم (58)

اِنَّ اللّٰہَ اِخْتَارَنِیْ وَاِخْتَارَلِیْ اَصْحَاباً وَّجَعَلَ لِیْ مِنْھُمْ وُزَرَآءَ وَاَنْصَاراًوَ اَنَّہٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِالزَّمَانِ قَوْمٌ یُّنْتَقِصُوْنَھُمْ فَلَا تُؤَاکِلُوْھُمْ وَلَاتُشَارِبُوْھُمْ وَلَاتُجَالِسُوْھُمْ وَلَاتُصَلُّوْاعَلَیْھِمْ وَلَاتُصَلُّوْا مَعَھُمْ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ عزوجل نے مجھے چُن لیا اور میرے لئے اصحاب چُنے ۔اور اُن میں سے میرے وزیر و مددگار کیے۔اور یقیناً عنقریب آخر زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے کہ اُن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان گھٹائیں گے۔تم اُن کے ساتھ کھانا نہ کھانا پانی نہ پینا اور اُن کے ساتھ نہ بیٹھنا اُن کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا اور اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھنا۔رواہ ابن النجّار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: مصطفےٰ پیارے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا علم مافی الغد یہاں بھی ظاہر ہے۔

---

(58): کنزالعمال،باب الفصل الاول فی فضائل الصحابۃ ج۱۱رص۵۴۰ر
جامع الاحادیث باب ان المشددۃ مع الہمزۃ ج۷رص۴۳۲ر

حدیث پنجاہ ونہم (59)

حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

لَاتَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ یَاسَیِّدُ فَاِنَّہٗ اِنْ یَکُنْ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ عَزَّوَجَلَّ ۔

یعنی منافق بدمذہب کو "اے سردار" کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ رواہ ابو داؤد والنسائی بسند صحیح عن بُریدۃ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

اور حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اِذَاقَالَ الرَّجُلُ لِلْمُنَافِقِ یَاسَیِّدُ فَقَدْ اَغْضَبَ رَبَّہٗ ۔

یعنی جو شخص کسی منافق کو "اے سردار" کہہ کر پکارے وہ اپنے رب کے غضب میں پڑے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث شصتم (60)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَتَرِعُوْنَ عَنْ ذِکْرِ الْفَاجِرِ مَتٰی یَعْرِفُہُ النَّاسُ اُذْکُرُوا الْفَاجِرَ بِمَافِیْہِ یَحْذُرُہُ النَّاسُ ۔

یعنی کیا تم لوگ فاجر کے عیوب اُس کی برائیاں اُس کی خرابیاں بیان کرنے سے رُکتے ہو۔ لوگ اُس کو کیونکر پہچانیں گے۔ فاجر کی خرابیاں اُس کے عیوب اُس کی بُرائیاں بیان

(59): الترھیب والترغیب ج ۳ ر ص ۵۷۹ ر امشکوٰۃ شریف ص ۴۰۹ ر

(60): المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۹ ر ص ۴۱۹ ر السنن الکبریٰ ج ۱۰ ر ص ۲۱۰ ر

کرو تا کہ لوگ اُس سے بچیں اور دور رہیں۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والترمذی فی النوادرِ والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقابِ وابن عدی فِی الکامل والطبرانی فی الکبیروالبیھقی فی السنن والخطیب فی التاریخ کلھم عن الجارود عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہٖ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: فاسق وفاجر کے عیوب کوظاہر کرنے کی تاکید فرمائی جارہی ہے تو مرتدوں کے عیوب خرابیاں بیان کرنے کی کتنی تاکید ہوگی۔

حدیث شصت ویکم (61)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

كَلَّاوَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْلَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَالَعَنَهُمْ۔

یعنی یوں نہیں خدا کی قسم ضرور ضرور تم امر بالمعروف اچھی باتوں کا حکم کروگے اور نہی عن المنکر بری باتوں سے منع کروگے یا ضرور ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر ماردے گا۔ پھر تم سب پر لعنت اُتارے گا جیسے اُن بنی اسرائیل پر اپنی لعنت اُتاری۔ رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: علماء اور مشائخ پیروں کو خصوصاً تنبیہ فرمائی جارہی ہے۔ کاش اس دور کے تمام مدعیانِ سنیت حق گوئی اختیار فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

حدیث شصت ودوم (62)

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَافِحَ الْمُشْرِكُوْنَ

---

(61): مشکوٰۃ شریف، ص ۴۳۸/ (62): حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ج۹/ص ۲۳۶/ الجامع الصغیر للسیوطی ج۲/ ص ۵۶۸/

اَوْ یُکْنُوْا اَوْ یُرَحَّبَ بِہِمْ۔

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے منع فرمایا مشرکوں سے مصافحہ کرنے کو اور انہیں کنیت کے ساتھ یاد کرنے کو اور آتے وقت اُن سے مرحبا خوش آمدید کہنے کو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: یہ حکم مشرکوں کے ساتھ برتاؤ کا ہے۔ پھر مرتدین جو مشرکوں سے بھی بدرجہا بدتر ہیں اُن کے احکام تو بداہۃً اس سے بھی سخت ہونا ضروری ہیں۔

حدیث شصت وسوم (63)

حضور محبوب خدا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ۔

یعنی جس مسلمان نے مشرک کے ساتھ یارانہ دوستانہ بھائی چارا گانٹھا اُس کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا اختیار کیا۔ اور مشرک کی صحبت میں رہنا پسند کیا تو یقیناً وہ مسلمان بھی اسی مشرک کی طرح ہے۔ رواہ ابو داؤد عن سمرۃ رضی اللہ عنہٗ۔

ف: گاندھویوں کانگریسیوں احراریوں لیگیوں وغیرہم کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

حدیث شصت وچہارم (64)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ سَوَّدَ مَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ رَوَّعَ مُسْلِماً لِرِضَا سُلْطَانٍ جِيْءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَهٗ۔

---

(63): سنن ابی داؤد، ج ۲ ص ۲۹/ (64): کنز العمال، ج ۹ ص ۱۰/

یعنی جس نے کسی بدمذہب گروہ کو اپنی شرکت سے بڑھایا، رونق دی تو وہ انہیں میں سے ہے۔ اور جس نے کسی مسلمان کو ڈرایا۔ بادشاہ وقت کی خوشنودی کے لئے تو قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ لایا جائے گا۔ رواہ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہٗ۔

حدیث شصت و پنجم (65)

حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّمَامَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّااَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّااَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّااَنْ تجد مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّااَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً ۔

یعنی اچھے اور بُرے ہمنشین کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی پھونکتا ہے۔ وہ مشک والا تجھے مفت دے گا یا تو اُس سے خریدے گا۔ اور کچھ نہیں تو خوشبو ضرور ہی آئے گی۔ اور دھونکنی والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تجھے اُس سے بدبو آئے گی۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث شصت و ششم (66)

حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَثَلُ جَلِيْسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيْرِاِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهٖ اَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهٖ۔

---

(65): بخاری شریف، ج۲/ص۸۳۰/ کتاب الذبائح باب المسک مسلم شریف، ج۲/ص۳۳۰/(66): کنزالعمال باب فی فضائل تلاوت القرآن ج۱/ص۵۲۲/سنن ابی داؤد باب من یؤمر ان یجالس ج۴/ص۲۵۹/الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الیٰ جامع الصغیر باب حرف المیم ج۳/ص۱۲۲/

یعنی بُرا ہمنشین بدمذہب وبددین دھونکنی دھونکنے والے کی مانند ہے۔ اگر تجھے اُس کی سیاہی نہ بھی پہنچے تو دھواں تو تجھے ضرور ہی پہونچے گا۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث شصت وہفتم (67)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِعْتَبِرُوا الصَّاحِبَ بِالصَّاحِبِ

یعنی مصاحب کو مصاحب پر قیاس کرو۔ رواہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وھو حسن لشواھدہ۔

حدیث شصت وہشتم (68)

حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

۔ اِیَّاکَ وَقَرِیْنَ السُّوْءِ فَاِنَّکَ بِهٖ تُعْرَفُ۔

یعنی بُرے ہمنشین سے دور بھاگ کہ تو اسی کے ساتھ مشہور ہوگا۔ رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث شصت ونہم (69)

حضور رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔

---

(67): الکامل لابن عدی مجمع الزوائد، ج۸/ص۹۰/(68): کنز العمال باب الترھیب عن صحبۃ السوء ج۹/ص۴۳/ن جامع الاحادیث باب الھمزۃ مع الیاء ج۱۰/ص۳۳۱/

(69): بخاری شریف ج۲/ کتاب الادب/ص۹۱۱/ ترمذی شریف ج۲/ص۶۲/

یعنی آدمی کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ رواہ الائمۃ احمد و الستۃ الاابن ماجۃ عن انس والشیخان عن ابن مسعود واحمد ومسلم عن جابر وابوداؤد عن ابی ذروالترمذی عن صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ف: اِن احادیثِ مبارکہ سے مسلمانوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے اور بدمذہبوں بددینوں مرتدوں کے ساتھ یارانہ گانٹھنے اور بھائی چارہ رکھنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حدیث ہفتادم (70)

حضور سیدنا نعمۃ اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْيَلْعَنِ الْيَهُوْدَ۔

یعنی جو ایمان دار میرا اُمتی دولت دنیا نہ رکھتا ہو کہ صدقہ کرے تو اُس کو چاہئے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمنوں یہود پر لعنت کیا کرے۔ رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن کنزالحقائق للامام المناوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ف: یعنی نادار مسلمان اگر یہود وامثالہم خداورسول کے دشمنوں پر لعنت کرتا رہے تو اُس مسلمان کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

حدیث ہفتادو یکم (71)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا حَشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ زُمْرَتِهِمْ۔

---

(70): تفسیرالالوسی، روح المعانی، بیان سورۃ فاتحۃ آیت ۱/ص۹۹/ جامع الاحادیث باب حرف المیم ج۲۱/ص۴۱۲/ کنزالعمال باب معاملۃ فی اھل الذمۃ ج۱۵/ص۴۱۴/

(71): المعجم الکبیر للطبرانی ج۳/ص۱۹/

یعنی جو کسی قوم کے ساتھ محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُنہیں لوگوں کے گروہ میں اُٹھائے گا۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث ہفتاد و دوم (72)

حضرت علامہ احمد بن محمد مکی حنفی مدرس مدرسہ احمد یہ مکہ معظّمہ نے اپنی تصدیق فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین میں نقل فرمائی وہ حدیث یہ ہے۔

اِنَّ لِلّٰہِ سِتَّ مِائَۃِ اَلْفِ عَالَمٍ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ حَوْلَ الْعَرْشِ یَلْعَنُوْنَ مُبْغِضِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔

یعنی بے شک عرش کے گرد اللہ تعالیٰ کے لئے چھ لاکھ جہان فرشتوں سے آباد ہیں وہ سب فرشتے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دشمنوں پر لعنت کیا کرتے ہیں۔

حدیث ہفتاد و سوم (73)

حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلٰی اُمَّتِیْ مِنَ الدَّجَّالِ اَلْاَئِمَّۃُ الْمُضِلُّوْنَ۔

یعنی مجھے اپنی امت پر دجال کے سوا اور لوگوں کا زیادہ اندیشہ ہے وہ گمراہ کرنے والے لیڈر پیشوا ہوں گے۔رواہ الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: اس حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے کانگریسی

---

(72): فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین

(73): الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر،باب حرف الغین ج۲/ص۲۴۴/، کنزالعمال،باب فی آفات العلم و وعید من لم یعلم ج۱۰/ص۱۹۱/،جامع الاحادیث،باب حرف الغین ج۱۴/ص۴۰۱/

احراری مسلم لیگی وخاکساری وغیرہم لیڈروں کی خبردی ہے مسلمانوں کوان گمراہ گر لیڈروں سے دُوررہنا چاہیے۔

حدیث ہفتاد و چہارم (74)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

رُبَّ عَابِدٍ جاهلٍ عَالِمٍ فَاجِرٍ فَاحْذَرُوْا الْجُهَّالَ مِنَ الْعُبَّادِ الْفُجَّارِ مِنَ الْعَلَمَاءِ۔

یعنی بہت عابد جاہل ہوں گے۔اور بہت عالم تباہ کار ہوں گے۔تو جاہل عابدوں اور تباہ کار عالموں لیڈروں قائدوں سے بچو۔رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث ہفتاد و پنجم (75)

حضور سید القاہرین علیٰ اعداء رب العلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَخْوَفَ مَااَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ کُلُّ مُنَافِقٍ عَلِیْمِ اللِّسَانِ۔

یعنی مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق وزبان کا مولوی لیڈر،ریفارمر،قائد ہو۔رواہ الامام احمد وابن عدی عن عمر الفاروق

---

(74): الفتح الكبير فی ضم الزيادة الى الجامع الصغير،باب حرف الراء ج۲/ ص۱۲۴/ كنزالعمال،باب الترهيب عن صحبة السوء ج۹/ص۴۳/،جامع الاحاديث،باب حرف الراء ج۱۴/ص۳۳۸/

(75): كنزالعمال،باب فی افات العلم و وعيد من لم يعلم ج۱۰/ص۱۸۶/، جامع الاحاديث،ان المشددة مع الهمزة ج۷/ص۱۵۶/

والطبرانی فی الکبیر والبزار عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف: بدمذہب مولوی، لیڈر، لکچرار، قائد سے بہت زیادہ دور رہنا چاہئے اور مسلمانوں کو اُن سے دور رہ کر ہی کامیابی وفلاح و بہبودی حاصل ہوسکتی ہے۔

حدیث ہفتاد و ششم (76)

کتاب مستطاب ''تبیین المحارم'' میں ہے:

اَوْحیٰ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِلیٰ یُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ اِنِّیْ مُھْلِکٌ مِنْ قَرْیَتِکَ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا مِّنْ خِیَارِھِمْ وَسَبْعِیْنَ اَلْفًا مِنْ شِرَارِھِمْ فَقَالَ یَارَبِّ ھٰؤُلَآءِ الْاَشْرَارُ فَمَابَالُ الْاَخْیَارِ فَقَالَ اِنَّھُمْ لَمْ یَغْضِبُوْالِغَضَبِیْ وَاکَلُوْھُمْ وَشَارَبُوْھُمْ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی یوشع بن نون علیہ الصلاۃ والسلام کو کہ میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے نیک لوگ اور ستر ہزار بُرے آدمی ہلاک کروں گا۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے عرض کی اِلٰہی! بُرے تو بُرے ہیں، مگر یہ اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا ان نیکوں نے ان پر اپنی ناراضگی ظاہر نہ کی بلکہ اُن کے ساتھ کھانا پینا رکھا یارانہ گانٹھا۔ ھٰکذا رواہ ابن ابی الدنیا وابو الشیخ عن ابراھیم بن عمر والصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ۔

ف: دیکھو! بدمذہبوں کے ساتھ نفرت و بیزاری نہ رکھنے اور اُن سے یارانہ، دوستانہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوا۔ اور صلحکلیت و پالیسی بازی کیسی بدبلا ہے۔

---

(76): الدررالسنیۃ فی اجوبۃ النجدیۃ باب کتاب النصائح ج۱۴/ص۵۵۵،
احیاء علوم الدین کتاب الطاعۃ و المعصیۃ ج۲/ص۳۱۰/

حدیث ہفتاد و ہفتم (77)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُذِّبَ اَهْلُ الْقَرْيَةِ فِيْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ اَلْفًا عَمَلُهُمْ عَمَلَ الْاَنْبِيَآءِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ قَالَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَغْضَبُوْنَ لِلّٰهِ وَلَا يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

یعنی ایک بستی پر عذاب اُترا اُس بستی میں اٹھارہ ہزار وہ لوگ تھے جن کے عمل انبیاء علیہم السلام کے سے عمل تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ اُن اٹھارہ ہزار نیکوں پر کیوں عذاب ہوا؟ ارشاد فرمایا اس لئے کہ وہ لوگ اللہ کے لئے بدمذہبوں پر غضب اور ناراضی نہ کرتے تھے۔ اور نہ اچھی بات کا حکم کرتے تھے نہ بُری بات سے روکتے تھے۔ تبیین المحارم۔

ف: عزیز مسلمانو! دیکھو بدمذہبوں کے ساتھ میل جول رکھنے اور حق بات نہ بتانے اور صلحکلیت برتنے پر اللہ تعالیٰ کتنا غضب فرماتا ہے۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

حدیث ہفتاد و ہشتم (78)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

یعنی جو کوئی تم میں سے کسی منکر بُرے کام کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹائے اگر ہاتھ سے

---

(77): احیاء علوم الدین، باب کتاب الطاعة والمعصية ج۲/ص۳۱۰/

(78): مسلم شریف ج۱/ص۵۱/، ترمذی ج۲/ص۴۰/، مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶/، ریاض الصالحین ص۶۷/،

مٹانے کی قوت رکھتا ہو اور اگر ہاتھ سے مٹانے کی قدرت نہیں ہے تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں ہے تو دل میں ضرور اُس کو بُرا جانے اور یہ ایمان کا سب سے زائد کم زور درجہ ہے۔ رواہ مسلم عن ابی سعیدن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: تغییر وانکار قلبی میں وہاں سے چلا جانا ضروری ہے اگر وہاں سے چلے آنے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی وہیں بیٹھا رہے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور ایمان کے سب سے زائد کم زور درجے سے بھی بحکم حدیث محروم رہے گا۔

حدیث ہفتاد و نہم (79)

مدخل ابن الحاج جلد اول میں ہے:

وَاِنْ لَّمْ یَقْدِرْ عَلَی الْاِنْکَارِ اِلَّا بِقَلْبِہٖ قَامَ وَتَرَکَ وَلَایَکُوْنُ مُنْکِرًا بِقَلْبِہٖ اِنْ قَعَدَ وَیَاْثِمُ۔

یعنی اگر سوا دل کے ہاتھ اور زبان سے تغییر پر قادر نہ ہو تو کھڑا ہو جائے اور وہاں سے چلا جائے اور اگر بیٹھا رہے گا تو انکارِ قلبی کرنے والا بھی نہیں ہوگا اور گنہگار ہوگا۔

ف: حدیث پاک اور اس شرح سے علماء و مشائخ کو پختگی و تصلب و حق گوئی و حق پسندی کا سبق حاصل کرنا چاہئے۔

حدیث ہشتادم (80)

صواعق محرقہ میں امام ابن حجر ہیتمی نے ایک حدیث نقل فرمائی کہ آقائے نامدار محبوبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِلیٰ یوم القرار فرماتے ہیں:

اِذَاظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْقَالَ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ

(79): مسلم شریف ج ۱ ص ۵۱، ترمذی ج ۲ ص ۴۰، مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶، ریاض الصالحین ص ۶۷، (80): فتاوی الحرمین ص ۱۷،

فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ لَايَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَاعَدْلًا۔

یعنی جب فتنے ظاہر ہوں یا بدمذہبیاں پھیلیں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے یعنی بدمذہبوں کا حسبِ استطاعت کھُلم کھُلّا رَدّ کرے اور جو ایسا نہ کرے گا تو اُس پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ اخرجه الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ۔

حدیث ہشتاد و یکم (81)

حضور پُرنور سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''غنیۃ الطالبین شریف'' میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ نَظَرَ اِلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ بُغْضًالَهٗ فِي اللّٰهِ مَلَأَاللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًاوَاِيْمَانًا وَمَنْ اِنْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَهٗ فِي اللّٰهِ اٰمَنَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اسْتَحْقَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ لَقِيَهٗ بِالْبُشْرٰى اَوْبِمَا يَسُرُّهٗ فَقَدِاسْتَخَفَّ بِمَااَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

یعنی جس نے کسی بدمذہب کو اللہ کے لئے نفرت سے دیکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ اور جس نے بدمذہب کو اللہ کے لئے بیزاری سے جھڑک دیا اللہ تعالیٰ

(81): غنیۃ الطالبین مترجم باب اہل بدعت سے اجتناب ص ۱۷۱،

جنت میں اس کے سو(۱۰۰) درجے بلند کرے گا۔ اور جو بدمذہب سے خوشی و مسرت سے ملے تو یقیناً اُس نے ہلکا جانا اُس کو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر۔

حدیث ہشتاد و دوم (82)

مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ السَّلَامَ۔

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيب من هٰذا الوجهِ

یعنی ایک شخص دو کپڑے سُرخ رنگ کے اوڑھے ہوئے حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف: جب سُرخ رنگ کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے والے مسلمان کے سلام کا جواب حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہیں دیا تو بدمذہب کے سلام کا کیسا شدید حکم ہوگا۔ پھر بدمذہب و مرتد سے یارانہ کرنے کا کیسا اشد حکم ہوگا؟

حدیث ہشتاد و سوم (83)

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخُلُوْقٍ فَنَظَرَ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَاَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعْرَضْتَ عَنِّيْ قَالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ جَمْرَةٌ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک قوم میں جلوہ فرما ہوئے۔ ان لوگوں میں ایک

(82): ابو داؤد مترجم باب کتاب اللباس حدیث ۶۶۹،

(83): الادب المفرد، مخرجا باب من ترك السلام على المتخلق ج ا / ص ۳۵۲،

شخص زعفران ملی ہوئی خوشبو لگاتا تھا۔تو حضور نے ان لوگوں کی طرف نظر کرم فرمائی۔ اور سلام فرمایا۔اوراس خوشبو لگانے والے سے روگردانی فرمائی۔اس نے عرض کی سرکار نے مجھے اعراض فرمایا۔تو حضور نے اُسے جھڑکا اور فرمایا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چنگاری ہے۔رواہ البخاری عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فی کتاب الادب المفرد۔

حدیث ہشتاد و چہارم (84)

اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ وَفِیْ یَدِہٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ وَعَلَیْہِ جُبَّۃُ حَرِیْرٍ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ مَحْزُوْنًا فَشَکٰی اِلٰی اِمْرَأَتِہٖ فَقَالَتْ لَعَلَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ جُبَّتَکَ وَخَاتَمَکَ فَاَلْقِھِمَاثُمَّ عُدْفَفَعَلَ فَرَدَّ السَّلَامَ۔

یعنی ایک شخص بحرین سے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر سلام عرض کیا۔حضور نے جواب نہ دیا۔اُن کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور ریشمی جُبّہ پہنے تھے۔وہ غمگین واپس گئے اپنی بی بی سے حال بیان کیا۔زوجہ نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو تمہارا جُبّہ اور انگوٹھی ناپسند ہوئی۔انہیں اُتار کر پھر حاضر ہو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جواب سلام عطا فرمایا۔ رواہ البخاری فی کتابہ المذکور عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہُ۔

ف: جب زعفران کی بنی ہوئی خوشبو لگانے والے اور سونے کی انگوٹھی اور خالص ریشم پہننے والوں کو رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے سلام کا جواب عطا نہ فرمایا تو بدمذہب

(84): الادب المفرد بالتعلیقات ،باب من ترک السلام ج ۱ ص ۵۶۹۔

وبددینوں سے کس درجہ اعراض و دوری رکھنا ضروری ہوگا۔

حدیث ہشتاد و پنجم (85)

حضوراقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَخْرُجَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مِنْ قُبُوْرِھِمْ فِیْ صُوْرَۃِ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ بِمُدَاھَنَتِھِمْ فِی الْمَعَاصِیْ وَکَفِّھِمْ عَنِ النَّھْیِ وَھُمْ یَسْتَطِیْعُوْنَ۔

یعنی خدا کی قسم ضرور کچھ لوگ میری اُمت کے اپنی قبروں سے بندروں اور سوئروں کی صورت میں نکلیں گے گناہوں میں پالیسی بازی کرنے مداہنت برتنے اور نہی عن المعاصی سے چپ رہنے کے سبب باوجودیکہ وہ حق بات کہنے اور بُری بات سے منع کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ منتخب کنزالعمال جلداول صفحہ ۱۴۹/ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف: علماء اور مشائخ، پیروں، مرشدوں کو خاص طور پر تنبیہ فرمائی جارہی ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء ومشائخ تو باوجودیکہ خود شریعت کی نافرمانی نہیں کرتے تھے بلکہ نافرمانیٔ شریعت کرنے والوں کے ساتھ مخالطت ومجالست ومؤاکلت ومشاربت ہی کرنے کے سبب بندر اور سوئر بنادیئے گئے۔ اس امت کو سبز گنبد کے مکین عرشِ اعظم کے مسند نشین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل دنیا میں مسخ صورت کے عذاب عام سے محفوظ رکھا گیا ہے لیکن اس مت کے پیر ومرشد اور عالم ومولوی کہلانے والے اگر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مخالفوں پر شرعی ردّ وطرد سے خاموشی برتیں گے تو قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے بندر اور سوئر بنا کر اُٹھائے جائیں گے۔

(85: کنزالعمال باب الفصل الثانی فی تعدید الاخلاق ج ۳/ص ۸۳/، جامع الاحادیث باب حرف الواو ج ۲۲/ص ۱۴۴/

اسی مضمون کو حضرت مولینا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثنوی شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں ؎

اندریں امت نشد مسخ بدن | لیک مسخِ دِل بودا ے بوالفتن

یعنی اس امت میں جسموں کا مسخ تو حضورِ اکرم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل عام طور پر نہ ہوگا۔ لیکن احقاقِ حق وابطالِ باطل سے خاموش رہنے والوں کے دلوں کو بندروں اور سوئروں کے قلوب کے مثل بنادیا جائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث ہشتاد و ششم (86)

حضورِ اکرم محبوبِ محترم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَوَّلَ مَـادَخَلَ النَّقْصُ عَلیٰ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کَانَ الرَّجُلُ یَلْقَی الرَّجُلَ فَیَـقُـوْلُ یَـاهٰـذَااِتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهٗ لَایَحِلُّ لَکَ ثُمَّ یَلْقَاهُ مِنَ الْـغَـدِ فَـلَـمْ یَـمْنَعُهٗ ذَالِکَ اَنْ یَّکُوْنَ اَکِیْلَهٗ وَشَرِیْبَهٗ وَقَعِیْدَهٗ فَلَمَّافَعَلُوْا ذَالِکَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضِ الْحَدِیْثِ۔

یعنی بے شک اول بنی اسرائیل میں جو خرابی آئی وہ ایسے آئی کہ عالم دوسرے شخص سے ملتا تو کہتا کہ اے شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو بُری باتیں تو کر رہا ہے اُن کو چھوڑ دے یہ تیرے لئے جائز نہیں ہے۔ پھر دوسرے روز اُس سے ملا تو اُس بدکار کو منع نہ کیا اُس کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا اٹھنا اختیار کیا اور احقاقِ حق وابطالِ باطل کو چھوڑ دیا۔ پھر جب انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے قلوب ایک دوسرے پر ماردیئے۔ منتخب کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۴۶/عن ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

---

(86): سنن ابی داؤد، باب الامر والنہی، ج۲/ص۵۹۶/سنن ابن ماجۃ، باب الامر بالمعروف ج۲/۲۹۸/، کنز العمال ج۱/ص۱۴۶/،

ف: یہاں بھی علماء ومشائخ اور مولویوں پیروں کو تعلیم وتنبیہ فرمائی جارہی ہے کہ اگر فسق وبدمذہبی وکفروارتداد پر باوجود استطاعت ردکرنا چھوڑ دوگے تو تم بھی اُنہیں جیسے ہوجاؤ گے۔

حدیث ہشتادو ہفتم (87)

ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم!

مَتیٰ السَّاعَةُ قَالَ وَيلَكَ وَمَاأَعْدَدتَ لَهَاقَالَ مَاأَعْدَدتُ لَهَاإِلاَّأَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَارَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوابِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرْحَهُمْ بِهَا۔

یعنی قیامت کب ہے؟ حضور نے فرمایا تیری خرابی ہو تو نے کیا طیاری کی ہے قیامت کے لئے اُنہوں نے عرض کی کوئی چیز طیار نہیں کی ہے مگر ہاں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تو اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی چیز پر اتنا خوش ومسرور نہیں دیکھا جتنا اس ارشادِ اقدس کو سُن کر خوش ہوئے۔ رواہ البخاری ومسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث ہشتادو ہشتم (88)

حضور سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ

---

(87): بخاری شریف ج۲/ص۹۱۱/، مسلم شریف ج۲/ص۳۳۱/، مشکوٰۃ شریف ص۴۲۶/ (88): مشکوٰۃ شریف ص۴۲۶/

وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ۔

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہے اُن لوگوں کے لئے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں۔اور میرے لئے اللہ والوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور میرے لئے ملاقات کرتے ہیں۔اور میرے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔رواہ مالک عن معاذبن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وفی روایۃ الترمذی یقول اللہُ تعالیٰ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ۔

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن اُن کے لئے نور کے منبر ہوں گے کہ اُن پر انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور شہداء غبطہ فرمائیں گے۔یعنی اگر چہ اُن سے شہداء کرام فضل کلی میں بڑھے ہوئے ہوں گے اور حضرات انبیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام تو ہر ایک غیر نبی پر فضل کلی میں بیشمار درجے برتر وبالاتر ہیں لیکن بروز قیامت شہداء وانبیاء علیہم الصلاہ والسلام بھی اپنے دلوں میں تمنا فرمائیں گے کہ کاش ان مُتَحَابِّیْن فی اللہ کی یہ جزئی فضیلت بھی ہمیں عطا ہوتی۔

ف: یہ انعامات حبُ فی اللہ اور بُغض فی اللہ کی جزائیں ہیں۔

حدیث ہشتادونہم (89)

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًالِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(89): مشکوٰۃ شریف ص۴۲۵/مسلم شریف کتاب البر والصلحۃ والادب باب فی فصل الحب فی اللہ ج۲/ص۳۱۷/

عَلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ۔

یعنی ایک مسلمان اپنے بھائی سے ملنے گیا جو کہ دوسرے گاؤں میں رہتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اُس کے راستے پر مقرر فرمایا اُس فرشتے نے اُس سے کہا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔اُس نے کہا میرا بھائی اس آبادی میں رہتا ہے اُس سے ملنے آیا ہوں اُس فرشتے نے کہا کیا تیرا اُس پر کوئی احسان ہے، جس کو تو زائد کرنا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا نہیں مگر یہ کہ بیشک اُس کو دوست رکھتا ہوں اللہ کے لئے ۔فرشتے نے کہا میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تیری طرف یہ بشارت لایا ہوں کہ بیشک اللہ تجھ کو دوست رکھتا ہے۔جیسے تو اپنے بھائی کو اللہ کے لئے دوست رکھتا ہے۔رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث نودم (90)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلِّيْ۔

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔کہ کہاں ہیں میری وجہ سے محبت ودوستی رکھنے والے آج کے دن میں اُن کو سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔جس دن میرے سایۂ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث نودویکم (91)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ۔

---

(90): مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۵، مسلم شریف ج ۲ ص ۳۱۷،

(91): مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۷،

یعنی جس بندے نے کسی بندے سے اللہ کے لئے محبت و دوستی کی تو در حقیقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تکریم کی۔ رواہ الامام احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ف: دیکھو! حب فی اللہ و بغض فی اللہ کے صلے میں اللہ تعالیٰ کیا کیا انعامات فرماتا ہے۔

حدیث نو دو دوم (92)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہمرکابی میں تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تَضِيْءُ كَمَا يَضِيْءُ الْكَوَاكِبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ۔

یعنی بے شک جنت میں چند ستون ہیں یاقوت کے اُن پر زبرجد کے بالاخانے بنے ہوئے ہیں۔ اُن میں دروازے ہیں کھلے ہوئے۔ اور روشن ہیں جیسے روشن ستارے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُن بالاخانوں میں کون رہیں گے؟ حضور نے ارشاد فرمایا جو لوگ اللہ کے لئے محبت رکھتے ہیں اور اللہ کے لئے لوگوں کے پاس بیٹھتے اُٹھتے ہیں اور اللہ کے لئے میل جول ملاقات کرتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

---

(92): مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۷

حدیث نود وسوم (93)

حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَصۡحَابُ الۡبِدَعِ کِلَابُ اَہۡلِ النَّارِ۔

یعنی بد مذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔ رواہ الامام ابو حاتم الخزاعی فی جزئہ الحدیثی عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام دارقطنی کی روایت یوں ہے:

عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَہۡلُ الۡبِدَعِ کِلَابُ اَہۡلِ النَّارِ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

حضور سید عالم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَہۡلُ الۡبِدَعِ شَرُّ الۡخَلۡقِ وَالۡخَلِیۡقَۃِ۔

یعنی بد مذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر سب جانوروں سے بدتر ہیں۔ رواہ الامام ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ قال العلامۃ المناوی فی التیسیر الخلق الناس والخلیقۃ البہائم۔

حدیث نود وچہارم (94)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ مِنۡ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاساً مَاہُمۡ بِاَنۡبِیَآءِ وَلَاشُہَدَآءِ یُغۡبِطُہُمُ الۡاَنۡبِیَآءُ

---

(93): کنز العمال بابفصل فی البدع ج ۱ ص ۲۱۸، جامع الاحادیث باب ہمزۃ مع الصاد ج ۴ ص ۲۶۴، فتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیرباب حرف الہمزۃ ج ۱ ص ۱۷۹، (94): مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۶،

وَالشُّهَدَآءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ ۔

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ضرور کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن قیامت کے دن اللہ کی طرف سے جو مرتبت و منزلت اُن کو ملے گی اُس کے سبب حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور شہدائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (جو اُن لوگوں پر فضل کلی میں بدرجہا بلند و بالا ہیں وہ) بھی اُن (کے اس فضلِ جزئی) پر غبطہ فرمائیں گے (کہ کاش یہ فضلِ جزئی ہم کو بھی ملتا)۔

قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَامَنْ هُمْ؟ صحابہ رضی عنہم اللہ العزیز العلام نے عرض کی یا رسول اللہ حضور ہم کو خبر دیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟

قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوابِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَااَمْوَالٍ يَتَعَاطُوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَايَخَافُوْنَ اِذَاخَافَ النَّاسُ وَلَايَحْزَنُوْنَ اِذَاحَزِنَ النَّاسُ وَقَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَآاِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ط

یعنی حضور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے نہ اپنے آپس کے رشتوں کی بنا پر نہ اُن مالوں کے سبب سے جن کا آپس میں لین دین کرتے ہوں بلکہ صرف کتاب اللہ اور محبتِ الٰہی کی بنا پر آپس میں ایک دوسرے سے دوستی و محبت رکھی تو خدا کی قسم بے شک ضرور اُن کے چہرے نور ہوں گے۔ اور بے شک ضرور وہ لوگ نور پر ہوں گے۔ وہ لوگ نہ ڈریں گے جب لوگ ڈرتے ہوں گے اور نہ اُن کو کچھ رنج و غم ہوگا۔ جب لوگ رنج و غم میں مبتلا ہوں گے اور حضور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

اَلَآاِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ط

یعنی سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔رواہ ابو داؤد عن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث نو دو پنجم (95)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

لِلْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِكَ۔

یعنی مسلمان ہی کے لئے مسلمان ہی پر چھ حق ہیں معروف کے ساتھ (یعنی اُن کو شریعتِ مطہرہ کی پہچانی ہوئی حدوں کے اندر رہتے ہوئے ادا کیا جائے) اُس کو سلام کرے جب اُس سے ملے اور اُس کو جواب دے (یعنی اُس کے بلاوے کو قبول کرے) جب وہ اُس کو بلائے اور اُس کو يَرْحَمُكَ اللہ کہے جب وہ چھینکے اور اُس کی عیادت کرے جب وہ بیمار ہو اور اُس کے جنازے کے ساتھ جائے جب وہ مر جائے۔اور اُس کے لئے وہ بات پسند کرے جو خود اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔رواہ الدارمی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث نو دو ششم (96)

حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنے ربِ کریم عزوجل کی بارگاہ میں دعا عرض کی:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا۔

یعنی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے اے اللہ ہمارے لئے یمن میں

(95): مسلم شریف ج۲ ر ص۲۱۳ ر

(96): بخاری شریف، ج۲ ر ص۱۰۵۱ ر

برکت فرما۔ وَقَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا۔

نجد والوں نے عرض کی اور ہمارے لئے نجد میں برکت کی دعا بھی فرمائیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے دعا کی اے اللہ ہمارے شام میں برکت فرما۔ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے۔

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّہٗ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ

نجد کے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ !اور ہمارے نجد میں برکت ہونے کی دعا فرمائیں تو میں گمان کرتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تیسری بار میں فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ رواہ البخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث نود و ہفتم (97)

اِنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِہٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ فَاَعْرَضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَلَمَّا رَأَی الرَّجُلُ کَرَاھَتَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَھَبَ وَاَلْقَی الْخَاتَمَ وَاَخَذَ خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَلَبِسَہٗ وَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ھٰذَا اَشَرُّ ھٰذَا حِلْیَۃُ اَھْلِ النَّارِ فَرَجَعَ وَطَرَحَہٗ فَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَسَکَتَ عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

---

(97): الادب المفرد مخرجاً باب من ترک السلام علی المتخلق ج۱ ص۳۵۲/ الادب المفرد بالتعلیقات باب من ترک السلام ج۱ ص۵۶۸/

یعنی ایک شخص خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میں حاضر ہوئے۔ سونے کی انگوٹھی پہنے تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اُن کی طرف سے منھ پھیر لیا۔ جب اُنھوں نے دیکھا کہ حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کو ناگوار ہوا چلے گئے اور وہ انگوٹھی اُتار کر لوہے کی بنوائی اُسے پہن کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا یہ اُس سے بھی بدتر ہے۔ یہ دوزخیوں کا زیور ہے۔ وہ واپس چلے گئے اُسے پھینکا اور چاندی کی انگشتری پہنی اُس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے سکوت فرمایا۔ رواہ البخاری فی کتابہٖ المسمیٰ بالادب المفرد عن عمرو بن شعیب بن محمدبن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: سب جانوروں میں کتے اور سوئر بھی ہیں حدیث شریف میں بدمذہبوں گمراہوں کو جہنمیوں کے کتے اور سب جانوروں سے بھی بدتر فرمایا۔ یعنی جب کتے سوئر کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا کھانا پینا کسی مسلمان کو گوارہ نہیں ہوسکتا تو بدمذہبوں بددینوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا کھانا پینا اُسے کیونکر پسند ہوسکتا ہے۔ وہ تو کتوں سوئروں سے بھی بدتر ہیں۔

حدیث ۹۵ ؍میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے حُبُّ فی اللہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے جو شخص اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر ایمان رکھنے والوں کے ساتھ محبت رکھے گا وہ قیامت کے دن اولیاء اللہ میں شمار ہوگا۔ اُس بڑی گھبراہٹ والے روز اُس کو نہ کچھ ڈر ہوگا نہ کسی قسم کا رنج ہوگا۔ اُس کو اللہ تعالیٰ ایسی جائے آسائش پر متمکن فرمائے گا کہ حضرات شہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام جو اُن سے بلکہ اللہ عزوجل کی ساری مخلوقات

میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں وہ بھی اُن کی اُس راحت وآسائش پر غبطہ فرمائیں گے (اگرچہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا مشاہدۂ جلالِ الٰہی کے سبب اُس روز نفسی نفسی فرمانا حضراتِ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اُس راحت وآسائش سے بدرجہا افضل واعلیٰ ہوگا)

حدیث ۹۶ رمیں صاف ارشاد فرمادیا گیا کہ ملاقات پر سلام کرنا بلانے پر بلاوے کو قبول کرنا چھینکنے پر یرحمك الله کہنا، بیمار ہونے پر عیادت کرنا مر جائے تو جنازے کے ساتھ جانا اور اُس کے لئے وہی پسند کرنا جو خود اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔ یہ حقوق ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہیں۔ کسی مسلمان پر کسی بدمذہب، بددین، لامذہب، بے دین کے یہ حق ہرگز نہیں۔ اِس حصر پر صلۃ للمسلم کی تقدیم دلیل واضح ہے۔ ولله الحمد

پھر بالمعروف کی قید نے اور روشن فرمادیا کہ مسلمانوں کے بھی یہ حقوق جو دوسرا مسلمان ادا کرے تو وہ بھی شریعتِ مطہرہ کی پہچانی ہوئی حدوں سے تجاوز نہ کرے مسلم کی حق گذاری نہ ہوگی بلکہ شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا وآلہٖ الصلاۃ والتحیۃ کی حق تلفی ہوگی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث ۹۷ رنے روشن فرمادیا کہ حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جو کھلے ہوئے کفار ومشرکین کے لئے بھی جن کی قسمت میں ایمان کا مقدر ہونا ملاحظہ فرما رہے تھے دعائے ہدایت وبرکت ورحمت فرماتے ہیں۔ لیکن نجدیوں کے حق میں نہ تو دعائے برکت فرماتے ہیں نہ دعائے ہدایت فرماتے ہیں۔ بلکہ اپنے رب عزوجل کے عطا فرمائے ہوئے علم محیط ما کان وما یکون سے یہ غیبی خبر سُناتے ہیں کہ نجد سے فتنے اُٹھیں گے، نجد میں سے زلزلے آئیں گے، وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ اِس حدیث

شریف میں صاحب الخلق العظیم علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلاۃ والتسلیم نے محمد بن عبدالوہاب نجدی علیہ ماعلیہ کو ''قرن الشیطان'' کا لقب دیا۔ ولله الحجۃ البالغہ۔

حدیث ۹۷/ نے غلامانِ سرکارِ رسالت علیٰ صاحبہا وآلہٖ الصلاۃ والتحیۃ کو تعلیم دی کہ جو شخص سونے کی انگوٹھی ہی پہنے یعنی اگر چہ مسلمان صاحب ایمان ہی ہو لیکن کسی حرام یا مکروہِ تحریمی ہی کا علانیہ مرتکب ہو تو زجراً و توبیخاً اُس کی ہدایت و نصیحت کے لئے اُس سے بھی منہ پھیر لینا صاحب الخلق العظیم مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنتِ سنیہ ہے۔ پھر وہ مسلمان کہلانے والے جو بد مذہبی لا مذہبی بددینی و بے دینی میں مبتلا اور خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تکذیب و تنقیص کے مرتکب ہوں اُن سے اعراض کرنا، اُن کی طرف سے منہ پھیر لینا، اُن پر ردّ و طرد کرنا کیسا زبردست مؤکد حکمِ شرعی ہوگا۔ وللہ الحجۃ السامیہ۔

حدیث نود و ہشتم (98)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم قسم کھا کر فرماتے ہیں:

لَا یُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ مِنْهُمْ۔

یعنی جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُن کے ساتھ کر دے گا۔ رواہ النسائی وغیرہ فی احادیث عدیدۃ عن المولیٰ علی وغیرہ من الصحابۃ الکرام رضی اللہ عنہم۔

ف: اِس مبارک حدیث اور حدیث ۱۷/ و حدیث ۸۷/ میں جس طرح تبشیر ہے کہ جو مسلمان اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے محبوبین

---

(98): مسند امام احمد بن حنبل ج۶/ ص۱۴۵/ مجمع الزوائد للہیثمی ج۱/ ص۳۷/

عظام ومحبین کرام کے ساتھ سچی محبت رکھے گا وہ خود بھی اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا محبّ ومحبوب ہوجائے گا۔ اِسی طرح ان حدیثوں میں تحذیر بھی ہے کہ جو شخص اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں، مخالفوں کے ساتھ قلبی محبت رکھے گا وہ خود بھی اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں، مخالفوں میں شمار کیا جائے گا۔ وللہ الحجۃ القاھرہ۔

اور یہی مضمون اِن تین لفظوں والی مختصر سی حدیثِ متواتر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمادیا کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی جس سے محبت رکھے گا اُسی کے ساتھ ہوگا۔

حدیث نودونہم (99)

حضور سیدنا و مالکنا و ملیکنا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْقَدْرِیَّۃُ مَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَاتَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَاتَشْھَدُوْھُمْ ۔

یعنی قدری لوگ اس اُمتِ مرحوم کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار پڑیں تو عیادت نہ کرو اور مرجائیں تو جنازے پر نہ جاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف: دیکھئے بدمذہبوں، بددینوں سے ملنے جلنے کی کتنی شدید ممانعت فرمائی کہ مرض اور موت کی حالت میں بھی اُن کے ساتھ شامل نہ ہونا چاہئے۔ وللہ الحجۃ البالغہ۔

(99): مشکوٰۃ شریف، باب الایمان بالقدر ص۲۲۔

حدیث صدم (100)

حضور مالک کونین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ عِلْمٌ فَكَتَمَهٗ فَهُوَ كَجَاحِدِ مَآ اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

یعنی جب فتنے ظاہر ہوں تو جو علم رکھتا ہو اور وہ اُسے چھپائے (یعنی اظہارِ حق کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی اُس سے خاموشی اختیار کرے) وہ اس کے مثل ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب وشریعت کا انکار کرے۔ ذکرہ القرطبی ثم العلامة احمد المکی فی تصدیقہٖ لفتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین۔

ف: اس آخری حدیثِ مبارک میں صاف صاف فرمادیا کہ جو پیر اور مرشد یا عالم ومولوی کہلانے والا فتنوں کے وقت میں اظہارِ حق کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی حق ظاہر کرنے سے خاموشی اختیار کرے وہ اسی سزا کا مستحق ہے جو دوزخ میں کفار کے لئے ہوگی اگرچہ یہ عقیدہ ضروریاتِ مذہب اہل سنت میں سے ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم سے کسی غیر کافر کو خواہ وہ کیسے ہی شدید وخبیث وکثیر گناہوں میں مبتلا ہو خالداً مخلداً ہرگز جہنم میں نہ رکھے گا۔

اس حدیث شریف سے وہ علماء ومشائخ یا پیر سبق لیں جو کہا کرتے ہیں کہ بے شک سیرت کمیٹی ومسلم لیگ وکانگریس واحرار کمیٹی وخاکسار پارٹی میں شریک ہونا، ممبر بننا شرعاً حرام تو ضرور ہے لیکن ہم اس مسئلۂ شرعیہ کو ظاہر کیونکر کریں، بڑے

---

(100): وفتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین، المدخل لابن الحاج باب مقدمۃ الکتاب وج ۱ رص ۶۱

فتنوں کا دور ہے۔ حدیث شریف نے بتادیا کہ فتنوں ہی کے وقت میں احقاقِ حق ابطالِ باطل شرعاً بہت آکدواہم ہے۔ وماتوفیقی الاباللہ علیہ توکلت والیہ اُنیب ۔

زید نے تودعویٰ کیا تھا کہ کسی حدیث میں شدت برکفار واجتناب ازبدمذہباں کی تعلیم نہیں ہے، بحمدہٖ تعالیٰ وبعونِ رسولہٖ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ ایک سو(۱۰۰) احادیث صحیحہ رجیحہ موجود ہیں۔ اور اصطلاحِ محدثین پر یہ ایک سودس (۱۱۰) حدیثیں ہیں۔ جن میں بدمذہبوں بددینوں پر شدت وغلظت کی اور اُن سے دورونفوررہنے کی تعلیم ہے اور اُن کے ساتھ مجالست ومخالطت اور سکوت عن الحق پر وعیدیں ہیں۔ اور ایمانداروں کے ساتھ مؤدت، دوستی والفت کا سبق دیا گیا ہے۔ انہیں ارشادات کی بنا پر حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم وائمۂ دین واولیائے کاملین وعلمائے عارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کفار ومشرکین ومرتدین وغیرہم کے ساتھ شدت وغلظت کا برتاؤ کیا۔ اس کا عشرِ عشیر عرض کردوں۔

اثرِ اول (1)

امیر المومنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَانُؤَدِّيْ زَكٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِيْ اَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّيْنُ اَيَنْقُصُ وَاَنَا حَيٌّ۔

یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس ظاہر دنیا سے تشریف لے گئے کچھ عرب مرتد ہوگئے انہوں نے کہا ہم زکوٰۃ نہیں ادا کریں گے۔ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدِ زکوٰۃ میں ایک رسی بھی باقی رہ جائے گی تو اس کے لئے بھی اُن پر جہاد کروں گا۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلیفۂ برحق اُن لوگوں کے ساتھ نرمی و مہربانی کیجئے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ کو فرمایا کیا زمانۂ جاہلیت میں تم بہت سخت اور بہادر تھے اور اسلام لاکر بزدل پلپلے ہوگئے ہو۔ تحقیق وحیِ ربانی ختم ہو چکی اور دینِ اسلام مکمل ہوگیا۔ کیا میرے زندہ رہتے ہوئے اُس میں کچھ کم کیا جا سکتا ہے؟ رواہ رزین عن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

اثرِ دوم (2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ

---

(1): مشکوٰۃ شریف، ص۵۵۶/، تاریخ الخلفاء ص۵۱/،

(2): ترمذی شریف، ج۲/ص۸۴/، مسلم شریف، ج۱/ص۳۷/،

بَعْدَهٗ وَکَفَرَمَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْقَالَ رَسُوْ لُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْالَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ عَصِمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّابِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍوَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَ اللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالاً کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہَااِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُہُمْ عَلٰی مَنْعِہَاقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَاھُوَ اِلَّارَاَیْتُ اِنَّ اللّٰہَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ۔

یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس جہانِ فانی سے تشریف لے گئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ خلیفہ ہوئے اور کچھ عرب مرتد ہوگئے (حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اُن پر جہاد کا ارادہ کیا) تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے خلیفہ اول سے عرض کیا کہ آپ کیونکر اُن سے جہاد کریں گے حالانکہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جہاد با کفار کا حکم دیا گیا ہے اس وقت تک کہ لوگ لآاِلٰــہ اِلّا اللّٰــہ کہہ لیں۔ یعنی تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لے آئیں (مسلم شریف میں ہے وَیُؤمِنُوْابِیْ وَبِمَاجِئتُ) تو جو ایمان لے آیا اُس نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کرلیا۔ مگر اسلام کے معاملے میں اور حساب اُس کا اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا خدا کی قسم میں ضرور ضرور اُس شخص پر جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ عبادتِ مالی ہے خدا کی قسم اگر وہ اُس رسی کو بھی روکیں گے جو حضور کے زمانۂ حیاتِ ظاہری میں مدِ زکوٰۃ میں دیتے تھے تو اُس کے لئے بھی میں ضرور اُن پر جہاد کروں گا۔ حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں خدا کی قسم

میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لئے ابوبکر صدیق کا سینہ کھول دیا ہے۔اور میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے جو آپ کی رائے ہے۔رواہ البخاری ومسلم عنہٗ۔

اس کی شرح میں حضرت شیخ محقق مولٰینا الشاہ محمد عبدالحق قادری محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ''اشعۃ اللمعات'' میں فرماتے ہیں:

''درروایت آمدہ است کہ صحابۂ دیگر رضی اللہ تعالیٰ عنہم منع کردند ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوگفتند کہ اول عہد خلافت است ومخالفانِ جماعت کثیراند۔مبادا خللے وفتورے درکارخانہ اسلام راہ یابد وتوقف وتاخیر لائق می نماید ابوبکر گفت کہ اگر تمام مردم یک جانب شوند ومن تنہا باشم قتال می کنم وایں دلالت دارد بر کمالِ شجاعتِ ابوبکر''۔

اثر سوم (3)

ہر صاحبِ علم وانصاف پر جو تاریخ وسِیَر سے واقف ہے خوب روشن ہے کہ حضرت مولیٰ مرتضےٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے خارجیوں کی نماز وقرآن خوانی وروزہ ودیگر عبادات کا خیال نہ فرمایا۔اُن کے ساتھ یارانہ نہ کیا،دوستانہ نہ منایا بلکہ اُن پر قتال فرمایا۔اور مسلمانوں کو حُبّ فی اللہ وبغض فی اللہ کا سبق دیا۔اللہ عزوجل کے غالب شیر مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ضیغم دلیر امیر المؤمنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے پانچ ہزار غیر مقلدین کو تہِ تیغ فرمایا جن کو خارجی کہا جاتا ہے اُن کی قبلہ روئی وکلمہ گوئی کا کچھ بھی لحاظ نہ فرمایا۔جب حضرت مولیٰ علی نے پانچ ہزار غیر مقلدین تلوار کی گھاٹ جہنم اُتارے لوگ بولے خدا کا شکر ہے۔جس نے انہیں ہلاک

(3): تاریخ الخلفاء وغیرہ۔

کیا اور ہمیں اُن سے راحت دی۔ حضرت مولیٰ علی نے فرمایا یوں نہیں قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی اُن کے مَردوں کی پشت میں ہیں کہ ماؤں کے پیٹ میں نہ آئے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفه عن قیس بن عبادة ونحوه الطبرانی فی الاوسط عن ابی جعفر الفراء مولیٰ امیرالمؤمنین۔

حدیث مرفوع میں ارشاد ہوا:

لَایَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُھُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ

رواہ الامام احمد والنسائی وابن جریر والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن ابی برزۃ الاسلمی ولابن جریرعن عبد اللہ بن عمروو کنعیم بن حماد عن عبداللہ بن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہم یرفعانه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وسلم (مشکوٰۃ شریف وص۳۰۹/)

کُلَّمَا قُطِعَ قَرْنٌ نَشَاَقَرْنٌ حَتّٰی یَخْرُجَ فِیْ بَقِیَّتِهِمِ الدَّجَّالُ۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا یہ خارجی (غیرمقلد) ہمیشہ نکلتے رہیں گے جب ان میں کی ایک سنگت کاٹ دی جائے گی دوسری سر اُٹھائے گی۔ یہاں تک کہ ان کے پچھلے مسیح دجال کے ساتھ نکلیں گے۔

اثر چہارم (4)

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی اِبْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یَقْرَئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَاتُقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے آپ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ اُس نے کچھ بدمذہبی ایجاد کی ہے۔ اگر ایسا

(4): مشکوٰۃ شریف، باب الایمان بالقدر ص۲۲/

ہوتو میرا اسلام اُس کو نہ کہنا۔یعنی میری طرف سے اُس کے سلام کا جواب نہ دینا۔ رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ۔

ف: امام ابن حجر مکی اس حدیث کے ماتحت شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

"لِاَنَّا اُمِرْنَا بِمُهَاجَرَةِ اَهْلِ الْبِدَعِ"

یعنی جوابِ سلام سے اس لئے منع فرمایا کہ بدمذہبوں سے نفرت و بیزاری اور اُن سے دُور رہنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

اثر پنجم (5)

فرزند رسول جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدانِ کربلا میں اُن مدعیانِ اسلام کے ساتھ میل جول یارانہ نہیں کیا اور دوستانہ نہیں گانٹھا، یزید کو جو ایک صحابی جلیل حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا تھا اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک پر بھی اُس وقت تک اُس کے کفر بلکہ بدمذہبی کا بھی کچھ ثبوت ہرگز نہ تھا اپنا قائد اعظم نہ مانا۔اس کی بیعت نہ فرمائی، اُسے امیر المؤمنین تسلیم نہ کیا، کلمہ گو اہل قبلہ نماز پڑھنے، مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت کا ساتھ نہ دیا، پالیسی نہیں برتی، تقیہ نہ فرمایا۔ایک فاسق و فاجر کو قائد اعظم بنانے کے متعلق حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا دافعِ کرب و بلا شہزادۂ گلگوں قبا علیٰ جدہٖ وعلیہ الصلاۃ والسلام والثنا نے دشتِ جفا کے تپتے ہوئے ریت پر اپنے مقدس خون کے حرفوں سے وہ مبارک سبق لکھ دیا جس کو ہر سال محرم کا چاند از سرِ نو زندہ کر دیا کرتا ہے۔ پھر بدمذہب بلکہ ایک مشرک کو قائد اعظم ماننا کیسا شدید حرام ہوگا۔

---

(5): کتب عامہ۔

اثرششم (6)

دارمی شریف میں اسماء بن عبید سے روایت ہے کہ:

دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ الْاَهْوَآءِ عَلَی ابْنِ سِیْرِیْنَ فَقَالَا یَااَبَابَکْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِیْثٍ فَقَالَ لَاقَالَانَقْرَءُ عَلَیْكَ اٰیَةً مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَالَتَقُوْمَانِ عَنِّیْ اَوْلَاَقُوْمَنَّ قَالَ فَخَرَجَافَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ یَااَبَابَکْرٍ وَمَاکَانَ عَلَیْكَ اَنْ یَّقْرَءَ عَلَیْكَ اٰیَةً مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْرَءَ عَلَیَّ اٰیَةً فَیُحَرِّفَانِهٖ فَیَقِرُّ ذٰلِكَ فِیْ قَلْبِیْ۔

یعنی دو بدمذہب آدمی حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی اے ابوبکر ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں اُن دونوں نے عرض کی قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھیں۔ فرمایا نہ۔ یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں چلا جاؤں گا۔ آخر وہ دونوں نکل گئے۔ پھر کسی نے عرض کی اے ابوبکر آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھ دیتے۔ امام نے فرمایا میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھ کر اُس کے معنی میں کچھ تحریف کریں اور وہی میرے دل میں جگہ کر لے۔

ف: دیکھو دیکھو! بدمذہب کے منہ سے قرآن کریم کا سُننا بھی منع ہے۔ غور کرو کہ ائمۂ دین کو وہ خوف تھا اور آج جُہّالِ بے خرد کو یہ بے باکی ہے!

اثرہفتم (7)

اسی مسند دارمی شریف میں سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے کہ:

---

(6): فتاویٰ رضویہ ج ۱۵/ص ۱۰۶/ سنن الدارمی باب اجتناب اہل الاھواء ج ۱/ص ۳۸۹/ (7): فتاویٰ رضویہ ج ۱۵/ص ۱۰۶/ سنن الدارمی باب اجتناب اہل الاھواء ج ۱/ص ۳۹۰/

اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الْاَھْوَآءِ قَالَ لِاَیُّوْبَ یَااَبَابَکْرٍ اَسْأَلُکَ عَنْ کَلِمَۃٍ قَالَ فَوَلّٰی وَھُوَ یُشِیْرُ بِاَصْبَعِہٖ وَلَا نِصْفَ کَلِمَۃٍ وَاَشَارَلَنَا سَعِیْدٌ بِخِنْصِرِہِ الْیُمْنٰی۔

یعنی ایک بدمذہب نے ایوب سختیانی سے کہا اے ابوبکر میں آپ سے ایک لفظ پوچھنا چاہتا ہوں امام نے فوراً اُس سے روگردانی فرمائی اور اپنی انگلی سے اشارہ کر کے فرماتے چلے گئے کہ آدھا لفظ بھی نہیں۔ سعید نے ہمیں سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کر کے بتایا۔

اثر ہشتم (8)

اور اسی مسند دارمی شریف میں ایک روایت اور کلثوم بن جبیر سے ہے:

اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِیْدَبْنَ جُبَیْرٍعَنْ شَیْءٍ فَلَمْ یُجِبْہُ فَقِیْلَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ اَزْ یشاں۔

یعنی کسی نے سعید بن جبیر سے کچھ پوچھا۔ تو آپ نے جواب نہ دیا۔ تو اُس کا سبب آپ سے پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا "منہم" ہے۔ یعنی بدمذہبوں سے ہے۔

اثر نہم (9)

بخاری شریف میں ہے:

"کَانَ اِبْنُ عُمَرَ یَرَاھُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰہِ"

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں (غیر مقلدوں) کو بدترین مخلوق جانتے تھے۔

---

(8): سنن الدارمی باب اجتناب اھل الاھواء ج ۱ رص ۹۰ ر

(9): بخاری شریف ج ۱ رص ۱۰۲۴ ر، دستور الوحدۃ الثقافیۃ بین المسلمین باب دستور الحدۃ بین ج ۱ رص ۱۴۱ ر

اثر دہم (10)

عینی شرح بخاری جلد یاز دہم صفحہ ۱۴۰ میں ہے۔

وفی التوضیح من کتاب الاسفرائینی کان عبدالله بن عمرو ابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالک وابوهريرة وعقبة بن عامر وَاَقْرَانُهُمْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ یُوْصُوْنَ اِلٰی اَخْلَافِهِمْ بِاَنْ لَایُسَلِّمُوْا عَلَی الْقَدْرِیَّةِ وَلَایَعُوْدُوْهُمْ وَلَایُصَلُّوْا خَلْفَهُمْ وَلَایُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ اِذَامَاتُوْا۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن ابی اوفی اور جابر اور انس بن مالک اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اُن کے زمانہ والے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے بعد والوں کو وصیتیں فرماتے تھے کہ قدری بدمذہبوں کو سلام نہ کرنا اور اُن کی مزاج پُرسی نہ کرنا اور اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور جب وہ مر جائیں تو اُن کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا۔

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ یہ دس مبارک روایتیں ہر مسلمان پڑھے اور غور کرے کہ کس قدر تصلب و پختگی کی تعلیم دی جارہی ہے۔ اور حب فی اللہ وبغض فی اللہ کا سبق پڑھایا جارہا ہے۔

اور حضور پُرنور سلطانِ بغداد سید الافراد قطب الارشاد غوث صمدانی قطب ربانی محبوبِ سبحانی سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "غنیۃ الطالبین" شریف میں فرماتے:

لَایُکَاثِرُ اَهْلَ الْبِدَعِ وَلَایُدَانِیْهِمْ وَلَایُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ لِاَنَّ اِمَامَنَا اَحْمَدَبْنَ حَنْبَلٍ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَحَبَّهٗ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلّٰی

---

(10): عینی شرح بخاری ج ۱۱ ص ۱۴۰

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ تَحَابُّوا
وَلَاتُجَالِسُھُمْ وَلَایَقْرُبُ مِنْھُمْ وَلَایُھَنِّیْھِمْ فِی الْاَعْیَادِ وَاَوْقَاتِ
السُّرُوْرِ وَلَایُصَلِّیْ عَلَیْھِمْ اِذَامَاتُوْاوَلَایَتَرَحَّمُ عَلَیْھِمْ اِذَاذُکِرُوْابَلْ
یُبَانِیْھِمْ وَیُعَادِیْھِمْ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مُعْتَقِداًبِبُطْلَانِ مَذْھَبِ اَھْلِ
الْبِدْعَۃِ مُحْتَسِباً بِذَالِکَ الثَّوَابَ الْجَزِیْلَ وَالْاَجْرَالْکَثِیْرَ قَالَ وَقَالَ
فُضَیْلُ بْنُ عَیَاضٍ مَنْ اَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اَحْبَطَ اللّٰہُ عَمَلَہٗ وَاَخْرَجَ
نُوْرَالْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِہٖ وَاِذَاعَلِمَ اللّٰہُ مِنْ رَجُلٍ اَنَّہٗ مُبْغِضٌ لِصَاحِبِ
بِدْعَۃٍ رَجُوْتُ اللّٰہَ اَنْ یَّغْفِرَ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ قَلَّ عَمَلُہٗ وَاِذَارَأَیْتَ مُبْتَدِعاً فِیْ
طَرِیْقٍ فَخُذْ طَرِیْقاًاٰخَرَ۔

یعنی بدمذہبوں کی مجلس جلسہ میں جا کراُن کی گنتی کو نہ بڑھائے اُن کے پاس نہ پھٹکے۔اُن پر سلام نہ کرے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا بدمذہب کوسلام کرنا اُسے دوست بنانا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے آپس میں سلام کارواج دو باہم دوست ہوجاؤ گے۔بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے،اُن کے نزدیک نہ جائے اوراُن کی عیدوں اورخوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے اورمرجائیں تواُن پرنماز نہ پڑھے،اُن کا تذکرہ ہوتواُن کے لئے دُعائے رحمت نہ کرے بلکہ اُن سے جدا رہے۔اوراللہ کے واسطےاُن سے دشمنی رکھے۔اس اعتقاد کے ساتھ کہ اُن کا مذہب باطل ہے اوراس جدائی وعداوت میں ثواب عظیم اوراجرِ کثیر کی اللہ تعالیٰ سے امید قوی رکھے۔اور فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا جوکسی بدمذہب سے محبت رکھے اُس کے عمل اللہ تعالیٰ حبط کردے،مٹادے اوراُس کے دل سے نورِایمان کونکال دے۔اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کودیکھے کہ وہ بدمذہب سے اللہ کے لئے بغض رکھتا ہے تومجھے یقین ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ

اُس کے گناہ بخش دے۔اگرچہ اس کے نیک عمل تھوڑے ہوں۔اور جب کسی بدمذہب کو راستے میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو جاؤ۔اور اسی کتاب مستطاب میں ہے:

وَقَالَ فُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ رضى الله تعالىٰ عنه

مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُبْتَدِعٍ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

یعنی حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے جو مسلمان کسی بدمذہب کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے۔جب تک واپس نہ ہو۔

اور ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد نہم میں ہے۔

اِنَّ هِجْرَةَ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ دَائِمَةٌ عَلٰى مَمَرِّ الْاَوْقَاتِ مَالَمْ تَظْهَرِ التَّوْبَةُ وَالرُّجُوْعُ اِلَى الْحَقِّ۔

یعنی گمراہوں بدمذہبوں سے ترکِ سلام وکلام ہمیشہ ہے کتنی ہی مدت گزر جائے جب تک اُن کی توبہ اور حق کی طرف رجوع کرنا ظاہر نہ ہو۔

جب بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا یہ حکم ہے تو اہل ایمان غور کریں کہ اُن سے دادواتحاد ،یارانہ گانٹھنے،اُن کو قائدِ اعظم بنانے،اُن کے ساتھ بھائی چارہ کرنے کا کیا حکم ہوگا۔

اور علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مقاصد میں فرماتے ہیں:

وحکم المبتدع البغض والعداوۃ والاعراض والاھانۃ والطعن واللعن۔

یعنی بدمذہب کا حکم یہ ہے کہ اُس سے بغض رکھا جائے اس سے دشمنی رکھی جائے اور اس سے دور رہا جائے ،اس کی اہانت اور اس پر لعن طعن،ردّ وطرد کیا جائے۔

اور شرح شفا للملا علی القاری جلد ثانی میں بیان علامات محبت رسول صلی اللہ علیہ

وعلیٰ آلہٖ وسلم میں ہے:

وَمُجَانَبَةُ مَنْ خَالَفَ سُنَّتَهٗ (اَیْ طَرِیْقَتَهٗ اَیْ عَمَلَ بَغَیْرِهَا وَابْتَدَعَ فِیْ دِیْنِهٖ) اَیْ اَظْهَرَ الْبِدَعَ فِیْ سَبِیْلِهٖ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے محبت رکھنے کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے طریقے کے خلاف کرے یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دین میں بدعت بدمذہبی نکالے اس سے اجتناب و پرہیز رکھا جائے۔

اور اسی شرح شفا میں بیان خیر خواہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے تحت میں ہے:

وَمُجَانَبَةُ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِهٖ وَانْحَرَفَ عَنْهَا (وبغضه) وَالتَّحْذِیْرُ مِنْهُ۔

یعنی مسلمانوں کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خیر خواہیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جو شخص حضور کی شریعت کے خلاف ہو اس سے پرہیز کرنا اور اس سے بغض رکھنا اور اس کی صحبت سے دور رہنا چاہئے۔

اور ''ردالمختار'' میں ہے:

(قَوْلُهٗ صَاحِبِ بِدْعَةٍ) اَیْ مُحَرَّمَةٍ وَاِلَّا فَقَدْ تَكُوْنُ وَاجِبَةً كَنَصَبِ الْاَدِلَّةِ لِلرَّدِّ عَلٰی اَهْلِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ۔

یعنی علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ گمراہ بدمذہب فرقوں کے رد کے لئے دلائل قائم کرنا اور ان کا رَدّ و طرد کرنا واجب ہے۔

اور حضور پُرنور آقائے نعمت دریائے رحمت تاج الفحول الکاملین شیخ الاسلام والمسلمین مرشد برحق امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم مولینا الحاج الشاہ

مولوی حافظ قاری مفتی عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مبارک فتاویٰ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد اول صفحہ ۴۲۱ میں نقل فرماتے ہیں:

صَرَّحُوْا اَنْ لَوْ وَجَدَ فِیْ بَرِیَّۃٍ کَلْباً وَحَرْبِیًّا یَمُوْتَانِ عَطَشًا وَمَعَہٗ مَاءٌ یَکْفِیْ لِاَحَدِھِمَا یُسْقِیْ الْکَلْبَ وَیُخَلِّیْ الْحَرْبِیَّ یَمُوْتُ وَمِنَ الْحَرْبِیِّیْنَ کُلُّ رَجُلٍ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ وَیُنْکِرُ شَیْئًا مِنْ ضُرُوْرِیَّاتِ الدِّیْنِ لِاَنَّ الْمُرْتَدَّ حَرْبِیٌّ کَمَا نَصُّوْا عَلَیْہِ وَھُمْ مُرْتَدُّوْنَ کَمَا حَقَّقْنَاہُ فی المقالۃ المسفرۃ عن حکم البدع المکفرۃ۔

یعنی ائمۂ دین تصریح فرماتے ہیں کہ اگر جنگل میں ایک کُتّا اور ایک کافر حربی دونوں کو اس حال میں پائے کہ دونوں پیاس سے مرے جاتے ہیں۔ اور مسلمان کے پاس ایک کی پیاس کے لائق پانی ہے یعنی اتنا پانی ہے کہ دونوں میں سے جس کو پلائے گا اُس کی جان بچ جائے گی تو وہ پانی کُتّے کو پلا دے کہ اس کی جان بچ جائے اور حربی کو مرجانے دے۔ اور جتنے لوگ مدعی اسلام ہیں اور پھر ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں وہ بھی حربی کے حکم میں ہیں کیونکہ مرتد ہیں اور مرتد حربی ہیں۔ جیسا کہ ائمۂ دین نے اس پر دلائل بیان کئے ہیں اور ہم نے اس مسئلے کی تحقیق اپنے رسالہ المقالۃ المسفرہ میں کی ہے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں آیت مبارکہ وَدُّوْا لَوْ تُدْھِنُ فَیُدْھِنُوْنَ کے تحت میں فرماتے ہیں:

"در حدیث شریف وارد است کہ اِذَا لَقِیْتَ الْفَاجِرَ فَالْقِہٖ بِوَجْہٍ خُشْنٍ

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں جب فاجر سے ملے تو اس سے ترش روئی کے ساتھ ملاقات کر۔ اور تفسیر حقائق التنزیل میں ہے۔ قَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ التَّسْتَرِى مَنْ صَحَّحَ اِيْمَانَهٗ وَاَخْلَصَ تَوْحِيْدَهٗ فَاِنَّهٗ لَايَأْنَسُ اِلٰى الْمُبْتَدِعِ وَلَايُجَانِسُهٗ وَلَايُوَاكِلُهٗ وَلَايُشَارِبُهٗ وَيُظْهِرُلَهُ الْعَدَاوَةَ وَمَنْ دَاهَنَ بِمُبْتَدِعٍ سَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَلَاوَةَ الْاِيْمَان وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلٰى مُبْتَدِعٍ نُزِعَ نُوْرُ الْاِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ یعنی جو شخص اپنے ایمان کو صحیح و درست کرلے گا اور توحید اسلامی کا اقرار کرے گا تو یقیناً وہ شخص کسی بدمذہب و بددین سے اُنسیت دوستی نہیں رکھے گا اور نہ اُس کے ساتھ بیٹھے اُٹھے گا۔ اور نہ اس کے ساتھ کھائے پئے گا۔ اور اس بدمذہب کی عداوت ودشمنی ظاہر کرے گا۔ اور جو بدمذہب کے ساتھ مداہنت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کی چاشنی کو چھین لے گا۔ اور جو بدمذہب کے ساتھ دوستی رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لے گا۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

اور مدخل ابن الحاج جلد اول میں ہے:

قَدْنَقَلَ الاِمَامُ اَبو حَامِدِ الْغِزَالِىُ فِىْ كِتَابِ الالجَامَ فِىْ ذمِ الْعَوَام لَه اِتَّفَقَتِ الْاُمَّةُ قَاطِيَةً عَلٰى ذَمِّ الْبِدَعِ وَزَجْرِ الْمُبْتَدِعِ وَتَعْتِيْبِ مَنْ يَعْدِفُ بِالْبِدْعَةِ فَهٰذامَفْهُوْمٌ عَلٰى الضَّرُوْرَةِ بِاالشَّرعِ وَهُوَ غَيْرُ وَاقِعٍ فِىْ مَحَلِّ الظَّنِّ۔

یعنی ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب الالجام فی ذم العوام میں نقل فرماتے ہیں کہ تمام امت متفق ہے اس بات پر کہ بدمذہبی کی بُرائی بیان کی جائے اور بدمذہب کو جھڑکا جائے اور عتاب کیا جائے اور ایسا کرنا بطور ضرورت اور بداہت اور یقین کے شریعت

مطہرہ میں ثابت ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

اور خَزَانَۃُ الرِّوَایَات اور محیط اور ذخیرَہ میں ہے۔

لَایَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَقْبَلَ ھَدِیَّۃَ الْکَافِرِفِی یَوْمِ عِیْدِھِمْ وَلَوْقَبِلَ لَا یُعْطِیْ وَلَایَرْسِلُ وَاِلَیْھِمْ۔

یعنی مسلمان کو یہ نہیں چاہئے کہ کافروں کے تہواروں میں اُن کا ہدیہ قبول کرے۔ اور اگر کسی سبب سے قبول کرلیا تو اس کا بدلہ نہ اُن کو دے اور نہ ان کے گھر بھیجے۔ کیونکہ اس میں ان کے ساتھ اتفاق واتحاد ثابت ہوتا ہے۔

جب کھلے کافروں کے ساتھ یہ حکم ہے تو مرتدوں کے ساتھ الفت ومحبت ومؤانست مخالطت کا کیسا شدید حکم شرعی ہوگا۔ شرعۃ الاسلام میں ہے۔

مِنْ سُنَّۃِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مُجَانَبَۃُ اَھْلِ الْبِدَعِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُجَالِسُوْااَھْلَ الْاَھْوَآءِ وَالْبِدَعِ فَاِنَّ لَھُمْ عُرَّۃً کَعُرَّۃِالْجَرَبِ وَقَدْنَھٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ مُفَاتَحَۃِ الْقَدْرِیَّۃِ بِالسَّلَامِ وَعَنْ عِیَادَۃِ مَرْضَاھُمْ وَشُھُوْدِ مَوْتَاھُمْ وَعَنِ الْاِسْتِمَاعِ لِکَلَامِ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ انتھارھُمْ بِاَشَدِّالْقَوْلِ وَاِھَانَتَھُمْ بابلغ الھوان فعل ففی الحدیث مَنْ اِنْتَھَرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ مَلَأَاللّٰہُ تَعَالٰی قَلْبَہٗ اَمْنًاوَّاِیْمَانًا وَمَنْ اَھَانَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اٰمَنَہٗ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ۔

یعنی سلف صالح کا طریقہ بدمذہبوں سے کنارہ کشی ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا گمراہوں بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو کہ اُن کی بلا کھجلی کی طرح اُڑ کر لگتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے قدریوں کو ابتدا بالسلام کرنا اور ان کی بیمار پرسی کرنا اور ان کے

جنازے پر جانا اور بدمذہبوں کی بات سننا منع فرمایا۔ جہاں تک سخت بات سے ہو سکے انہیں جھڑکے اور جس قدر ذلیل کر سکے اُنہیں ذلیل کرے کہ حدیث شریف میں ہے جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اُس کا دل امن وامان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کو ذلیل کرے اسے روزِ قیامت اس بڑی گھبراہٹ سے اللہ تعالیٰ امان بخشے۔

مسلمانانِ اہل سنت سلّمہم ربہم غور وانصاف فرمائیں! کہ جب ان بدمذہبوں کے متعلق جو حدِ کفر تک نہیں پہنچے یہ حکم شرعی ہے کہ اُن کو ابتداءً سلام نہ کیا جائے، وہ بیمار پڑیں تو ان کو دیکھنے جانا جائز نہیں، وہ مر جائیں تو ان کے جنازے پر جانا جائز نہیں، اُن کی بات سننا جائز نہیں، اُن کے پاس بیٹھنا جائز نہیں۔ جہاں تک استطاعت ہو اُن کو سختی کے ساتھ جھڑکا جائے جس قدر اپنی قدرت میں ہو اُن کی اہانت کی جائے۔ تو وہ بدمذہبانِ زمانہ جن کی بدمذہبیاں حدِّ کفر وارتداد تک معاذ اللہ پہنچی ہوئی ہیں جیسے نیچریہ و چکڑالویہ و مرزائیہ وقادیانیہ ولاہوریہ و خاکساریہ ومشرقیہ ووہابیہ ودیوبندیہ وغیر مقلدین زمانہ وروافض واثناعشریہ وقائلین تحریفِ قرآن ومعتقدین افضلیتِ ائمہ برانبیاء وروافض آغاخانیہ وبابیہ وبہائیہ اَعَاذَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْبَرِیَّہ وَجَمِیْعَ اَھْلِ السُّنَّۃِ مِنْ عَقَائِدِھِمِ الْکُفْرِیَّہ۔

اُن کے ساتھ سلام کلام کرنا، میل جول رکھنا، الفت ومحبت برتنا، اُن کو پیشوائے دین ومقتدائے مسلمین وقائدِ اعظم وقائدِ ملتِ اسلامیہ بنانا، اُن سے یارانے دوستانے، برادرانے منانا، اُن کے ساتھ وِداد واتحاد رچانا، اُن کو مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے عوامِ مسلمین کو اُن کا خیرخواہِ اسلام ومسلمین ہونا باور کرانا، اُن کے لیکچر، اُن کی اسپیچیں بھولے بھالے مسلمانوں کو سنانا، اُن کی عزت وعظمت کے گیت گانا، اُن کے لئے زندہ باد کے نعرے لگانا اور اس طرح سیدھے سادے عوام اہل سنت کے قلوب میں خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں، بدگویوں کی وقعت

ومحبت والفت وعظمت جمانا بحکم شریعتِ مطہرہ کیسا سخت اشد حرام وسبب قہر عزیز ذی انتقام وغضبِ مقتدر علام ہوگا۔الا فاعتبروا یااولی الابصار والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔

زید اپنے آپ کو مجددی کہتا اور حضرت امامِ ربانی مجددِ الف ثانی کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے۔لہٰذا فقیر بھی حضرت امام ربانی مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند اقوال پیش کرتا ہے۔جن سے معلوم ہو کہ حضرت مجدد صاحب نے تصلب فی الدین کی اور بد مذہبوں بد دینوں سے کس قدر ردور ونفور وبے زار رہنے کی تعلیم دی ہے۔

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۹۳ ر میں صفحہ ۱۹۳ ر پر حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں:

ارشادِ اول

"آں سرورِ دین ودنیا علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام در بعضے ادعیہ خود اہل شرک را بایں ہمہ عبارت نفریں فرمودہ اند اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَخَرِّبْ بُنْیَانَھُمْ وخذھم اخذعزیزمقتدر"

یعنی حضور سرورِ دارین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی بعض دعاؤں میں مشرکوں پر ان الفاظ سے نفریں فرمائی ہے کہ اللہ اُن کے جتھے توڑ دے،اُن کی جماعت کو منتشر کردے،اُن کی بنیادوں کو ویران کردے اور ان کو عزت وقدرت والے کی پکڑ میں گرفتار فرمالے۔

مجددی صاحبان دیکھیں کہ اس ارشاد میں کفار ومشرکین پر نفریں اور اُن پر ہلاکت وبربادی کی دعا ہے یا نہیں؟

ارشادِ دوم

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ ر میں صفحہ ۱۶۵ ر پر تحریر فرماتے ہیں:

"حق سبحانہٗ وتعالیٰ حبیبِ خود را علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام می فرماید

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخُلقِ عظیم ست بجہادِ کفار وغلظت بایشاں امر فرمود معلوم شد کہ غلظت بایشاں داخلِ خُلقِ عظیم ست پس عزتِ اسلام در خواریٔ کفر واہلِ کفرست کسے کہ اہلِ کفر را عزیز داشت اہلِ اسلام را خوار ساخت۔ عزیز داشتن عبارت ازاں نیست کہ البتہ ایشاں را تعظیم کنند و بالا نشانند در مجالسِ خود جائے دادن وبایشاں مصاحبت نمودند و میزبانی کردند ایشاں داخلِ اعزاز ست دررنگِ سگاں ایشاں را دور باید داشت واگر غرضے از اغراضِ دنیوی بایشاں مربوط باشد وبے ایشاں میسر نشود شیوۂ بے اعتباری را مرعی داشتہ بقدرِ ضرورت بایشاں باید پرداخت''۔

یعنی اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجئے اور ان پر شدت فرمایئے تو اس میں اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو جو خُلقِ عظیم کے ساتھ موصوف ہیں کافروں پر جہاد اوران پر غلظت فرمانے کا حکم دیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کیساتھ شدت وغلظت برتنا خُلقِ عظیم میں داخل ہے۔ تو اسلام کی عزت کفار کی ذلت ورسوائی میں ہے۔ جس نے اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کو عزت دی اُس نے اہلِ اسلام کو ذلیل کیا۔ عزت دینے کے معنی صرف یہ نہیں ہیں کہ اُن کی تعظیم ضرور ہی کریں اور اُن کو اونچی جگہ بٹھائیں بلکہ اپنی مجلسوں، جلسوں میں اُن کو جگہ دینا، اُن کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، اُن کی مہمانی کرنا بھی عزت دینے ہی میں داخل ہے۔ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہئے۔ اور اگر دنیاوی

غرضوں میں سے کوئی غرض اُن سے متعلق ہو اور اُن کے بغیر حاصل نہ ہو تو ان پر اعتبار و اعتماد قطعاً نہ کرتے ہوئے بقدرِ ضرورت اُن سے برتاؤ کریں۔

ارشادِ سوم

یہی حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۲۶ر میں صفحہ ۳۲۶ر پر فرماتے ہیں:

''حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ایں ہمہ بزرگی کہ یافت وشجرۂ انبیاء گشت بواسطۂ تبری از دشمنانِ اوتعالیٰ بودہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْقَالُوا لِقَوْمِهِمْ آنَابُرَءٰ وامنكُمْ وَمِمَّاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دَونِ اللّٰهِ كَفر نَابِكُمْ وَبدابيننا وبينكم العداوةَ والبغضاء ابدا حتى تؤمنوابالله وحدهٗ وہیچ عملے درنظرِ ایں فقیراز برائے حصولِ رضائے حق جل جلالہٗ برابر تبری ایں نیست۔

یعنی رحمٰن جل جلالہٗ کے دوست حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ جو کچھ بزرگی پائی اور شجرۂ انبیاء ہو گئے یہ سب اسی واسطے تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے بری و بے زار تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بیشک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک ہم بے زار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی وعداوت ظاہر ہو گئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ اور اس فقیر (یعنی مجدد صاحب) کی نظر میں اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کے لئے خدا ورسول کے دشمنوں سے نفرت و بے زاری رکھنے کے برابر کوئی کام نہیں ہے۔

مجددی حضرات غور کریں کہ حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں اور یہ کیا کہہ

رہے ہیں۔مجدد صاحب تو صاف فرماتے ہیں کہ بدمذہبوں بددینوں کے ساتھ دشمنی ونفرت رکھنا اُس کام سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوئی اور کام نہیں ہے۔

ارشادِ چہارم

حضرت امام ربانی مجددالفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ مکتوبات جلد اول مکتوب ۵۴ر میں صفحہ ۵۴ر پر اپنے خلیفہ شیخ سید فرید علیہ الرحمہ کو تحریر فرماتے ہیں:

"اجتناب از صحبتِ مبتدع لازم ست وضرر صحبتِ مبتدع فوقِ ضررِ کافر ست"۔

یعنی مسلمان کہلانے والے بدمذہب کی صحبت سے پرہیز کرنا لازم ہے اور جو بدمذہب مسلمان کہلاتا ہو اُس کی صحبت کا ضرر کھلے ہوئے کافر کی صحبت کے ضرر سے بڑھ کر ہے۔

مجددی صاحب! اس ارشاد کو حفظ کرلیں!

ارشادِ پنجم

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۹۳ر میں صفحہ ۱۹۳ر پر حضرت امام ربانی مجددالف ثانی قدس سرہٗ الربانی فرماتے ہیں:

"ہر قدر کہ اہل کفر را عزت باشد ذلتِ اسلام ہماں قدر ست ایں سررشتہ را نیک باید نگاہ داشت واکثر مردم این سررشتہ را گم کردہ اند وازشومیِ آں دین را برباد دادہ قال اللہ سبحنہ یٰاَیُّھَاالنبی جاھدالکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم جہاد باکفار وغلظت برایشاں از ضروریاتِ دین ست"۔

یعنی اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کی جس قدر عزت کی جائے گی اُسی قدر اسلام کی ذلت ہے۔اس سر رشتے کو خوب محفوظ رکھنا چاہئے۔اکثر لوگوں نے اس سر رشتے کو گم کر دیا ہے۔اور اسی کو گم کر دینے کی نحوست کے سبب دین کو برباد کر دیا ہے۔اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد اور ان پر سختی کیجئے (اصحابِ فوج وسطوت وسلاطینِ اسلام کو) کفار کے مقابل جہاد کرنا اور مسلمانوں کو اُن پر سختی کرنا ضروریاتِ دین سے ہے۔

کہاں ہے زید اور اُس کے ہمنوا مجددی کہلانے والے دیکھیں کہ حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں۔کافروں بدمذہبوں پر سختی و درشتی کرنا مسلمان کے لئے ضروریاتِ دین سے بتا رہے ہیں۔اور جو مسلمان ایسا نہ کرے اُسے ضروریاتِ دین کا منکر اور اسلام کو ذلت دینے والا بتا رہے ہیں۔فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔زید کو یہ ارشاد بطور وظیفہ کے یاد رکھنا چاہئے اور اسی پر عمل کر کے خدا کی رضا حاصل کرنا چاہئے۔کیونکہ حضرت خود فرماتے ہیں "ایں سر رشتہ را نیک باید نگاہ داشت"۔

ارشادِ ششم

مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۲۹/ میں صفحہ ۳۳۹/ پر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرید مرتضیٰ خاں کو تحریر فرماتے ہیں:

"ہر کسے را در دل تمنائے امرے ست از امور و تمنائے ایں فقیر شدت نمودن ست بدشمنانِ خدا جل جلا وعلا و دشمنانِ پیغمبر او علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والتسلیمات واہانت رسانیدن ست بایں بے دولتاں وخوار دانستن ایشاں را و آلہہٗ باطلہ ایشاں را و یقین می دانند کہ ہیچ عملے نزدِ حق جل وعلا ازیں عمل مرضی ترنیست"۔

یعنی ہرایک شخص کے دل میں کسی نہ کسی بات کی آرزو ہے۔اورمیری (یعنی حضرت مجددصاحب کی) دلی آرزو یہ ہے کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں پرسختی وشدت کی جائے اوراُن بدنصیبوں کوذلت پہنچائی جائے اوران کواوراُن کے جھوٹے معبودوں کورسوا کیا جائے۔اورآپ یقین جانیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اس عمل سے زیادہ کوئی عمل پسندیدہ نہیں ہے۔

مجددی صاحبو!غورکرواوربگوشِ ہوش سنوکہ حضرت امام ربانی مجددالف ثانی کی دلی تمنااورآرزوکیا ہے؟دشمنانِ خدااوررسول پربدمذہبوں بددینوں پرسختی اوراُن کی رسوائی واہانت ۔اوریہ توخیرآپ کی تمناتھی۔لیکن آگے اپنے مریدوں متوسلوں منتسبوں کوفرماتے ہیں کہ یہ بات یقین کے ساتھ جان لوکہ اللہ کے دربار میں اس سے زیادہ محبوب وپسندیدہ کوئی کام ہی نہیں ہے۔اوپرگذراکہ فرماتے ہیں بدمذہبوں پرشدت وسختی اوراُن سے نفرت وبےزاری ضروریاتِ دین سے ہے۔یعنی جوصحیح تعلیم تصلب فی الدین کی ہے وہ اپنے مریدوں اورنسبت رکھنے والوں کوہرموقعہ پربتارہے ہیں۔

مگرافسوس اور ہزارافسوس!کہ لوگ اپنے آپ کومجددی کہیں اوردشمنانِ خدااوررسول سے یارانہ دوستانہ منائیں،بھائی چارہ رچائیں اورحضرت مجددصاحب کے ارشادات واضحہ کوخیال میں نہ لائیں۔اوراُن فرامین کوپسِ پشت ڈالیں۔اورخداتعالیٰ کوجوکام سب کاموں سے زیادہ محبوب وپیاراہے اُسے چھوڑکراُس احکم الحاکمین جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کوناراض کرنے والا کام کریں۔مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہدایت بخشے۔آمین ثم آمین۔

ارشادِ ہفتم

حضرت مجددالف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلداول مکتوب ۱۶۳/

صفحہ ۱۶۶ ر میں فرماتے ہیں:

''حق سبحانہٗ وتعالیٰ درکلام مجید خود اہل کفر را دشمن پیغمبر خود فرمودہ است پس اختلاط ومؤانست با ایں دشمنانِ خدا ورسول او از اعظم جنایات ست اقل ضرر در مصاحبت ومؤانست با ایں دشمناں آنست کہ قدرت اجرائے احکام شرعی ورفعِ رسوم کفری زبوں می گردد وحیائے مؤانست مانع آں می آید وایں ضرر بسیار عظیم ست۔ ودوستی والفت با دشمنانِ خدا وبا دشمنانِ پیغمبر او منجر بدشمنی خدائے عزوجل وبدشمنی پیغمبر او علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام می شود، شخصے گمان می کند کہ او از اہل اسلام ست وتصدیق وایمان باللہ ورسولہ دارد امانمی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ اسلام اورا پاک وصاف می برد''۔

یعنی اللہ نے اپنے کلام مجید میں کفر کرنے والوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دشمن فرمایا ہے۔ تو اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اُن دشمنوں کے ساتھ میل جول رکھنا اور گھال میل کرنا بدترین گناہوں میں سے ہے۔ ان بدمذہبوں کی صحبتوں میں بیٹھنے، ان کے ساتھ گھال میل رکھنے کا کم سے کم ضرر نقصان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کے حکموں کو جاری کرنے اور کفر کی رسموں کو زائل کرنے کی قدرت کمزور ہوجاتی ہے۔ اور میل جول دوستانے کی شرم اس سے مانع ہوتی ہے۔ اور یہ بہت بڑا ضرر نقصان ہے۔ خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ الفت ودوستی خود اللہ ورسول کی عداوت ودشمنی تک پہنچ جاتی ہے (یعنی خدا ورسول کا یہ بھی مخالف ہوجاتا ہے) ایک شخص گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر سچائی کے ساتھ ایمان رکھتا ہے لیکن

اُسے خبر نہیں کہ اس کے اس قسم کے بُرے کام یعنی بدمذہبوں سے دوستانے، بے دینوں سے یارانے، دشمنانِ دین سے برادرانے اس کے اسلام کو بالکل تباہ و برباد کردیتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مجددی صاحبو! حضرت مجدد صاحب کے ارشادات گرامی خوب غور سے سُنئے اور سمجھتے جاؤ اور خدا توفیق بخشے تو صدق دل کے ساتھ سمعنا و اطعنا بھی کہتے جاؤ۔

ارشادِ ہشتم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶؍ صفحہ ۳۲۳؍ میں تحریر فرماتے ہیں:

''مجرد تفوہ بکلمۂ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ما علم مجیئہ من الدین ضرورۃ باید و تبری از کفر و کافری نیز در کار ست تا اسلام صورت بندد و دونہٗ خرط القتاد۔''

یعنی زبان سے خالی کلمۂ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔ تمام مسائل دینیہ ضروریہ کی تصدیق ضروری ہے۔ اور کفر و کفار سے بیزاری بھی لازم ہے تاکہ اسلام حاصل ہو اور بغیر اُس کے آدمی ہرگز مسلمان نہ ہوگا۔

ارشادِ نہم

مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶؍ میں صفحہ ۳۲۵؍ پر حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''ایمان عبارت از تصدیق قلبی ست آنچہ از دین بطریقِ ضرورت و تواتر بمارسیدہ است و اقرار لسانی نیز رکن ازاں گفتہ اند کہ احتمال سقوط

دارد وعلامت ِایں تصدیق تبرّی ست ازکفر وبیزاری ازکافری وآنچہ
درکافری ست ازخصائص ولوازم آں ہمچناں کہ بستن زنار مثل آں
واگر عیاذاًباالله سبحنہٗ بادعوائے تصدیق تبراازکفرنہ نماید مصدّق ومبیّن
ست کہ بداغِ ارتداد متسم ست وفی الحقیقۃ حکم اوحکمِ منافق ست لاالیٰ
ھؤلاءِ ولاالیٰ ھؤلاء پس درتحقیق ایمان ازتبری کفر چارہ نبود۔

یعنی ایمان اُن تمام دینی باتوں کودل سے سچا ماننے کا نام ہے جوضرورت اورتواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں اورزبان سے ان کی سچائی کے اقرارکوبھی ائمہ ٔ دین نے ایمان کارکن بتایاہے۔جوبوقت اکراہ شرعی ساقط ہوجاتا ہے۔اس تصدیق کی علامت یہ ہے کہ کفر وکفار سے اورکفری باتوں سے تبری وبے زاری کرے اورجوکچھ کافروں کے دین ومذہب کی چیزیں ہیں جوان کے دھرم میں لازم وضروری ہیں ان سب سے بیزار ہوجیسے زنار باندھنا اوراس کے سوااورشعائرِ کفر وکفار۔اوراگر معاذ اللہ اس تصدیق کے دعوے کے ساتھ کوئی شخص کفر کی باتوں سے تبری نہ کرے تواس بات کا سچائی کے ساتھ کھلا ہواثبوت دے رہاہے کہ وہ ارتداد کے داغوں سے داغدار ہے۔اورحقیقت میں اس کاحکم منافق کاحکم ہے کہ نہ مسلمانوں میں داخل ہے نہ کھلے طور پرکافروں میں شامل ہے توایمان حاصل کرنے اورمسلمان ہونے کے لئے کفر کی باتوں سے تبری وبے زاری لازم ہے۔

اے حضرت مجدد صاحب سے نسبت رکھنے والو!ہوشیارخبردار ہو!دیکھوحضرت مجدد صاحب کیافرمارہے ہیں؟

صاف صاف ارشادفرماتے ہیں کہ اگر مسلمان ہوکرکفر وکفاراورکفری باتوں سے نفرت وبے زاری نہ رکھے تووہ مسلمان نہیں ہے۔بلکہ منافق ہے۔اورارتداد کاداغ اس

کولگا ہوا ہے۔

ارشادِ دہم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶/صفحہ ۳۲۵/پر تحریر فرماتے ہیں:

''محبت خدائے عزوجل ومحبت رسول او علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتحیات بے دشمنیٔ دشمنانِ او صورت نہ بندد۔ ع

''تولا بے تبرا نیست ممکن''

دریں جا صادق ست''۔

یعنی خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت اُنکے دشمنوں کی دشمنی کے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ اسی جگہ یہ مصرع صادق ہے۔ ع ''تولا بے نیست ممکن''یعنی کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس کے دشمنوں سے نفرت و بےزاری نہ رکھے۔ تلك عشرة كاملة۔

عزیز سُنی مسلمان بھائیو! حضرت مجدد صاحب کے دس ارشاد فیض بنیاد آپ کے سامنے موجود ہیں۔ ان کو بار بار پڑھئے اور غور کیجئے کہ کس تصلب و پختگی کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اور کفر و کافری سے نفرت و بےزاری کی کیا کیا خوبیاں اور بھلائیاں بتا رہے ہیں۔ اور بد مذہب، بددین، کفار و مشرکین و مرتدین کے ساتھ محبت والفت، یارانہ، دوستانہ رکھنے کی کیسی کیسی خرابیاں، بُرائیاں اور اس کی وعیدیں بیان فرما رہے ہیں۔

کاش اس زمانے کے علماء و مشائخ پیر و مرشد بھی اپنے متوسلین و مریدین و متعلمین و معتقدین کو اسی تصلب و پختگی کی تعلیم دیتے تو مسلمان یہ دِنْ کیوں دیکھتے۔ آج

جو بھولے بھالے مسلمان بدمذہبوں بددینوں کے پیچھے لگ کر گمراہ ہوتے اور اپنی عزیز دولت ایمان کو تباہ کرتے ہیں۔اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں کو تصلب فی الدین کی تعلیم نہیں دی جاتی۔کیونکہ بعض مولویوں نے بدمذہبوں سے تنخواہیں، وظیفے لے لے کر اپنی زبانیں بند کرلیں۔بعض نے چندوں کی کمی دیکھ کر بدمذہبوں کی ہمنوائی کی اور کسی نے اپنی مشیخیت بنی رکھنے کے لئے سکوت وجمود اختیار کیا۔اور کوئی ان کی چکنی چپڑی باتوں، ملمع سازیوں میں پھنس کر اُن کی ہاں میں ہاں ملانے لگا۔اور چند حق پسند وحق گوعلمائے کرام اعلانِ حق وابطالِ باطل فرمانے والے رہ گئے جو کھلم کھلا قرآن وحدیث کے موافق اور ائمۂ دین کے ارشادات کے مطابق اولیائے کاملین مثلاً حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم پیرانِ پیردستگیر وحضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیری وحضرت خواجہ بہاء الملۃ والدین نقشبندی وحضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وحضرت مجدد الف ثانی سرہندی وحضرت ابوحنیفۃ الہند شیخ محقق مولٰینا الشاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیروی اور اتباع میں اظہار حق فرمارہے ہیں۔اور یہی ہیں وہ حضرات علمائے کرام کثرہم اللہ تعالیٰ وایدہم جوان تمام بزرگانِ دین کی نیابت صحیح معنوں میں کررہے ہیں اور ہم غربائے اہل سنت وجماعت کو حضور پُرنور امامِ اہل سنت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولٰینا مولوی حافظ قاری حاجی مفتی شاہ عبدالمصطفٰے محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مظہر بن کر بلا خوفِ لَوْمَۃِ لَائِمٍ حق کی طرف رہنمائی کررہے ہیں۔اور ہم سنیوں کی کشتی کو بدمذہبیوں بے دینیوں کے طوفان سے بچانے کی کوشش کررہے ہیں۔اور دَوْ رِدُوْ پُرفتن کہ العیاذ باللہ تعالیٰ گلی گلی میں نئی نئی بدمذہبیاں، کوچے کوچے بلکہ قدم قدم پرنئی نئی بے دینیاں اور ہم غربائے اہل سنت دولت ایمان رکھنے

والوں کا اللہ اور اُس کا پیارا عزت والا محبوب ہی حافظ ونگہبان جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

آج اگر مذہبی گروہوں کی طرف نظر کیجئے تو وہ مرزائی ،قادیانی، وہابی غیر مقلد، وہابی دیوبندی، رافضی، خارجی، چکڑالوی، نیچری، خاکساری، بابی، بہائی، آغا خانی وغیرہم مرتدین کے گروہ دکھائی دیں گے۔سیاسی نام نہاد جماعتیں دیکھئے تو معاذ اللہ !اگر کانگریس اسلام کو کھلم کھلا مٹانا چاہتی ہے تو مسلم لیگ اسلام کا نام لے کر اسلام ومسلمین کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔فرق صرف اسی قدر ہے کہ کانگریس مسلمانوں کو فنا کرنا چاہتی ہے اور نام نہاد مسلم لیگ مسلمانوں کی عظیم دولت ِ ایمان ودین کو برباد کرنا چاہتی ہے۔اور نتیجہ دونوں کا ایک ہے کہ مسلمان معاذ اللہ مسلمان رہ کر باقی نہ رہے۔کہیں ہندو مسلم اتحاد کا زور ہے،تو کہیں مسلم ومرتد اور مسلمین وکفار اچھوت کے اتحاد ووداد کا شور ہے۔کسی طرف تحریر وتقریر میں آغا خانی خوجے جینا کو قائد اعظم ملت اسلامیہ بنایا جارہا ہے تو کسی جگہ اس کو سیاسی پیغمبر بتایا جارہا ہے۔اور کسی طرف کافروں، مشرکوں، مرتدوں، بددینوں کو خدا کا پیارا اور خدا کا دوست ہونے کا راگ الاپا جارہا ہے۔

اور اگر مجلس قانون ساز دیکھئے تو توبہ توبہ!یا تو اس کے ممبر شریعت سے جاہل، مذہب سے ناواقف اور خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احکام سے غافل ملیں گے۔یا کھلے ہوئے نیچری بدمذہب ملحد دہریئے ۔اور مرتب کریں گے اسلام ومسلمین کی فلاح وبہبود کے قواعد وقوانین!۔استغفر اللہ۔

ایسوں سے خیرخواہیٔ اسلام ومسلمین کا گمان کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص بھوکے بھیڑیئے کو بکریوں کے گلّے پر نگہبان مقرر کردے۔اور اس بھوکے خونخوار بھیڑیئے سے حفاظت کی امید رکھے۔یہ لوگ قانون بنائیں گے تو کیسے معاذ اللہ اسلام کُش، مسلم

آزار۔ کہیں وقف بل پر زور دیں گے تو کبھی خلع بل خلافِ شریعت پر شور کریں گے۔ کبھی مخلوط تعلیم کا بل پاس کرائیں گے تو کبھی قاضی بل اور شریعت بل کا شور مچائیں گے۔ اور کہیں اقلیت و اکثریت کا جھگڑا چھیڑیں گے۔ اگر ان لیڈروں کے بلوں کی فہرست پیش کی جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے۔ حق فرمایا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے:

اتخذوا رؤساً جہالا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا او کما قال۔

یعنی آخر زمانے میں لوگ جاہلوں، نافہموں کو اپنا لیڈر اور پیشوا قائد بنالیں گے۔ پھر اُن سے مسئلے دریافت کریں گے۔ وہ جاہل لیڈر و قائد اپنی لیڈری بنی رہنے کے لئے بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اور ارشاد فرماتے ہیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم:

"اِذاوُسد الامرُ الی غَیراھلہٖ فَانتَظِرِالسَّاعَۃَ"

یعنی جب کام نااہلوں کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

پھر غضب بالائے غضب یہ کہ عوام مسلمانوں کو صلحکلی واعظ کہیں تو آیات واحادیث پیش کر کے غلط ترجمے کریں گے۔ اور کہیں منسوخ آیتیں اور حدیثیں سنا کر اہل سنت کو گمراہ کرنے اور پیٹ فنڈ کو پُر کرنے کی کوشش کریں گے۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

مثنوی شریف میں حضرت مولینا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دشمن راہِ خدا را خوار دار

دُز د را ممبر منہ بر دار دار

یعنی بدمذہب و بددین کو خوار و ذلیل جانو۔ دین کے چور کو منبر پر جگہ نہ دو بلکہ سولی پر جگہ دو۔
مگر اس دور کی بوقلمونی ہے کہ چوروں، لٹیروں کو رکھوالا بنایا جارہا ہے۔

اور دوسری جگہ حضرت مولینا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

دور شو از اختلاطِ یارِ بد یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

یعنی بدمذہب دوست سے دور بھاگ اس کی صحبت میں نہ بیٹھ کیونکہ بدمذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی بدتر ہے۔ اس لئے کہ ؎

مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زند یارِ بد بر دین و بر ایماں زند

یعنی زہریلا سانپ اگر ڈسے تو جان جائے گی۔ مگر ایمان سلامت رہے گا۔ جس کے سبب ہمیشہ کی سلامتی ہے۔ اور اگر بدمذہب دوست کا زہر چڑھ گیا تو دین و ایمان برباد ہو جائے گا، دنیا و آخرت دونوں خراب۔ خسر الدنیا و الآخرة ذلك هو الخسران المبین کا مصداق ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور حضرت مولینا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

رو اَشِدّاءُ علی الکفار باش خاک بر دلداریٔ اغیار پاش

یعنی اے مسلمان تو اسی طریقہ پر گامزن رہ جو طریقہ اللہ عز و جل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بتایا ہے کہ وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور بدمذہب بددین لامذہب بے دین لوگ اگر تیری دلداری تجھ پر احسان بھی کریں تو اس دلداری و احسان پر خاک ڈال دے۔ اور فرماتے ہیں نفعنا اللہ تعالیٰ بسرہ القدسی ؎

ہیں مکن روباہ باشی شیر باش بر سرِ اعدائے دیں شمشیر باش

یعنی اے مسلمان! سُنتا ہے دین ومذہب کے معاملہ میں لومڑی کی طرح پالیسی بازی، مکاری مت کر بلکہ شیر بن جا اور دشمنانِ دین کے سروں پر تلوار بن جا۔ اور فرماتے ہیں۔ قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ المعنوی ؎

حُبّ للہ بغض للہ کن شعار تا بیابی بر درِ دلدار بار

یعنی اے مسلمان! اللہ کے لئے اللہ کے دوستوں سے دوستی کو اور اللہ کے لئے اللہ کے دشمنوں سے دشمنی کو اپنا مخصوص نشان بنالے جس سے تیری شناخت ہو جب تو ایسا کرے گا اسی وقت تجھے اس محبوب رب العٰلمین اور اس کے محبوب رحمۃ للعٰلمین جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بارگاہِ قرب میں تجھے باریابی نصیب ہوگی۔

خلاصہ

ان تمام آیاتِ قرآنیہ وارشاداتِ ربانیہ واحادیثِ نبویہ علیٰ صاحبہا وعلیٰ آلہ الف الف الصلاۃ والتحیۃ وفرامین صحابۂ کرام واقوالِ اہل بیت عظام ووصایائے اولیائے اعلام وفتاوائے علمائے اسلام رضی عنہم اللہ العزیز العلام کا یہ ہوا کہ زید جو اپنے آپ کو نقشبندی بندری کہتا ہے اپنے کلمات مذکورہ فی السوال میں سخت کذاب ومفتری ہے۔ اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر افترا جڑنے تہمت اُٹھانے میں بے باک وجری ہے اور مسئلہ ضروریہ دینیہ شدت علی الکفار کا مکذب ومنکر ہونے کے سبب عیاذاً باللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ دین اسلام ہی سے بیزار وبری ہے۔

اس پر فرض ہے کہ فوراً اپنے کلمات کفریہ سے بہت جلد توبۂ صحیحہ شرعیہ کرے ورنہ اس کے لئے بحکم شریعت مطہرہ خلود فی النار اور ابدی خسران وابتری ہے۔ غلظت بر کفار وشدت علی الکفار کا فرض قطعی ہونا ضروری دینی مسئلہ شریعتِ پیمبری ہے۔ جہاں دینِ اسلام کی اشاعت کا اصلی اور سب سے بڑا ذریعہ کتاب کریم الٰہی اور خُلقِ عظیم

پیغمبری ہے وہیں اسلام کا جاں نثار خادم دُرّہ عمری ہے۔اور اس کے دشمنوں پر قہر افگن ذوالفقار حیدری ہے۔

البتہ شدت علی اعداء الدین کے بھی تین درجے ہیں۔

اول: شدت بالید والسنان یعنی ہاتھ اور تلوار سے کام لے۔ کہ بد مذہبوں بے دینوں کو بد مذہبی و بے دینی سے زنادقہ و مرتدین کو زندقہ وارتداد سے باز رکھنے کی کوشش کرنا یہ تو صرف اصحاب فوج وسطوت سلاطین اسلام پر فرض ہے۔

دوم: شدت بالقلم واللسان ۔یعنی قلم وزبان سے تحریراً وتقریراً بد مذہبوں، بے دینوں، لامذہبوں، بد دینوں، زندیقوں، مرتدوں کی بد مذہبیاں بے دینیاں اُن کے عقائد فاسدہ ومعتقدات کفریہ اُن کے عیوب اور نقائص اُن کی بُرائیاں، اُن کی خرابیاں کُھلّم کُھلاّ جلسوں، محفلوں، مناظروں، کتابوں، رسالوں میں بیان کر کے سُنی مسلمانوں کے اسلام وسنیت کو محفوظ رکھنے کے لئے اُن خبثاء سے نفرت دلانے، اُن سے دور رکھنے کی کوشش کرنا یہ حضرات علمائے شریعت ومشائخ طریقت پر فرض ہے اور اپنے اور اپنے احباب ومتعلقین کے دین ومذہب کے تحفظ کے لئے بد مذہبوں بے دینوں گمراہوں مرتدوں سے دور ونفور رہنا، ان کے ساتھ کھانے پینے سلام وکلام کرنے اٹھنے بیٹھنے، ان کے جلسوں میں جانے، ان کی تقریریں سننے، ان کی تحریریں دیکھنے سے قطعاً پرہیز رکھنا اور اپنے اپنے احباب ومتعلقین کو اُن خبثاء ومرتدین کی خباثتوں، بے دینیوں پر مطلع کر کے اُن سے بری و بیزار کرتے رہنا، یہ تمام مسلمانانِ اہل سنت پر فرض ہے۔اور جس کسی کو جب کبھی جہاں کہیں شدت علیٰ اعداء الدین کے ان درجات پر عمل کرنے کی قدرت واستطاعت معاذ اللہ نہ رہے تو تیسرا درجہ شدت بالقلب والجنان یعنی اُن خبثاء ومرتدین سے قلبی نفرت دلی بیزاری رکھنا یہ تو ہر سنی مسلمان پر فرض یقینی ہے۔اور

حدیث شریف میں ہے۔

عن عبداللہ بن عمرانہ قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ الدَّجَّالُ وَبَیْنَ یَدَیِ الدَّجَّالِ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ اَوْاَکْثَرُ قُلْنَا مَااٰیَاتُہُمْ قَالَ اَنْ یَاتُوْکُمْ بِسُنَّۃٍ لَمْ تَکُوْنُوْا عَلَیْہَا لِیُغَیِّرُوْابِہَا سُنَّتَکُمْ وَدِیْنَکُمْ فَاِذَارَاَیْتُمُوْہُمْ فَاجْتَنِبُوْہُمْ وَعَادُوْہُمْ۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے یقیناً سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے تھے۔ضرور ضرور قیامت کے قریب دجال ہوگا اور دجال سے پہلے تیس یا تیس سے زیادہ اور جھوٹے (دجال) ہونگے۔ہم لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ان کی پہچان، نشانیاں کیا ہیں؟۔ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس وہ حدیثیں لائیں گے جن کے تم لوگ مامور و عامل نہ ہوگے تاکہ ان گڑھی ہوئی حدیثوں کے ذریعہ سے تمہارے دین و مذہب کو بدل دیں، خرابی کردیں۔تو جب تم اُن لوگوں کو دیکھنا تو اُن سے دور رہنا اور اُن سے دشمنی و عداوت رکھنا۔

رواہ الطبرانی:۔ اور اوپر جو حدیث شریف گزری کہ فرماتے ہیں کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار ۔یعنی بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کُتے ہیں۔مسلمان کو اُن بدمذہبوں جہنمی کتوں سے کم از کم اتنا دور رہنا چاہئے جتنا دنیا کے زہریلے دیوانے کُتے سے دور رہتا ہے۔

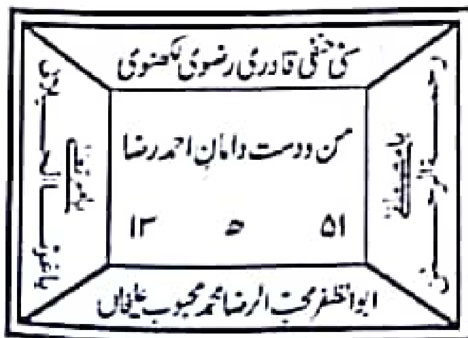
اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اھل البدع شرالخلق والخلیقۃ یعنی بدمذہب لوگ سارے انسانوں سے بدتر ہیں اور سب جانوروں سے کمینے ہیں۔

عزیز برادرانِ اہل سنت! اِن مقدس فرامین پر عمل کرو یہی خدا اور سول جل جلالہ

وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حکم اور شریعت مطہرہ کی تعلیم ہے اور انہیں ارشادات کی روشنی میں گامزن رہو اور تمام بدمذہبوں، بددینوں، مرتدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، خارجیوں، نیچریوں، چکڑالویوں، مرزائیوں، قادیانیوں، بابیوں، بہائیوں، آغاخانیوں، خاکساریوں، احراریوں، کانگریسیوں، مسلم لیگیوں، سیاسی لیڈروں سب سے دُور نفور رہو۔ اور حتیٰ الوسع اُن سے اپنی بیزاری کا اظہار کرو۔ اسی میں تمہاری کامیابی وصلاحِ دنیا وفلاح ونجاتِ آخرت ہے اور اسی میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رضامندی حاصل ہوگی۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ آپ سب کو اور اس حقیر فقیر کو ان فرامین وارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور مذہبی تصلب وپختگی عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین بجاہ النبی الامین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ وادوم التسلیم۔ واللہ تعالیٰ ورسولہٗ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم وجل وعظم ومجدو کرم وعلیٰ امامنا الامام الاعظم غوثنا الغوث الاعظم ومرشدنا وشیخنا المجدد الاعظم وعلیٰ سائراھل سنتہ وجماعتہ القائمین علی الدین الاقوم والسالکین علیٰ الصراط الاسلم امین یاارحم الراحمین ویااکرم الاکرمین۔

۲۵ رذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۷ ہجری المقدس

فقیر ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں سُنی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ والابویہ واخویہ واھلہ ومحبیہ ربہ المولیٰ العزیز القوی آمین۔





تصدیقات

و

تائیدات

حضرات علمائے کرام

ومشائخ عظام

تصدیقاتِ دلکشا

۶۰ ھ ۱۳

تصدیقات

حضرات علمائے کرام ومشائخ عظام مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم والہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

فقیر نے یہ مبارک رسالہ ''اربعین شدت'' (۵۷ھ۱۳) دیکھا بحمدہٖ تعالیٰ ایمان تازہ ہوا۔ آقائے دوعالم حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی دل وجان سے محبت عین ایمان اور ایمان کی جان ہے۔ اور یہ محبت ہرگز سچی اور تمام نہیں ہوتی جب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کفار ومشرکین ومرتدین ومبتدعین سے علیٰ حسبِ مراتبہم قلبی نفرت، دلی عداوت حتی الوسع اُن سے احتراز ومجانبت نہ ہو۔ تولا بے تبرا، زبانی ڈھکوسلا، موجب غضب رب جل وعلا ہے۔ بحمداللہ تعالیٰ حضرت مفتی علام دام بالافضال والانعام نے یہ مضمون احادیث کریمہ سے روشن اور مبرہن کردکھلایا ہے۔ اہل ایمان اس مبارک رسالے کو حرزِ جان بنائیں۔ اپنا دستور العمل جان ودل ٹھہرائیں۔ واللہ تعالیٰ ہوالموفق وہوتعالیٰ اعلم بالصواب۔ ۲۵ رصفر ۶۰ ۱۳ھ۔

فقیر اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی خادم سجادہ عالیہ غوثیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

بحمدہٖ تعالیٰ فقیر حقیر نے یہ رسالہ مبارکہ ''اربعین شدت'' (۱۳۵۷ھ) از اول تا آخر دیکھا۔سبحان اللہ عین حق وصواب پایا۔حضرت مجیب مصیب نے ان احادیث کریمہ کو جمع فرما کر دین متین کی ایک مہتم بالشان خدمت انجام دی۔آج مجاہدات وریاضات کی جان ہے ردِ بدمذہباں وبے دینیانِ زمانہ کہ اُن پر شدت وغلظت احکامِ قرآنی ہیں۔فقیر تہِ دِل سے دعا گزار ہے کہ اوتعالیٰ جل مجدہٗ حضرت مولٰینا مجیب دام بالمعالی کی اس سعی کو سعیٔ مشکور اوردارین میں ماجور فرمائے۔آمین آمین بجاہ حبیبہٖ ونبیہ الامین المکین علیه وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ الصلوٰۃ والتسلیم

کتبہ الفقیر الحقیر آل مصطفےٰ سید میاں القادری البرکاتی المارہروی۔خادم السجادۃ العلیۃ العالیۃ القادریۃ البرکاتیۃ النوریۃ فی المارہرۃ المطہرۃ۔

(۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هَدٰی وَالصَّلَاۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَحِزْبِہٖ مَصَابِیْحِ الْھُدٰی۔

سُنّی اور متصلب مسلمانوں کے خلاف آج بہت کچھ کیا اور کہا جارہا ہے۔دین داروں پر ہمیشہ اغیار نے حملے کئے اور آج بھی گلے پھاڑ پھاڑ کر بڑے لمبے چوڑے دعوے کئے جارہے ہیں کہ اسلام اپنے مخالفین پر شدت اور سختی نہیں سکھاتا۔بدحواسو! قیامت تک سر دُھنتے اور ہاتھ پیر پیٹتے رہو گے مگر ممکن نہیں کہ تم احکام دین وملت اور استحکام شریعت کو متزلزل کرسکو۔ہاں تمہیں زر وزمین مال وملک اور اپنی دوکوڑی کی عزت ووجاہت کے مخالف کے ساتھ تو مخالفت اور شدت کا زور آئے مگر سُنّی متصلب مسلمان جسے مذہب سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں اسلام کے مخالف کے ساتھ نرمی برتے۔مسلمانو! خبردار ہوشیار! وہ

رواداری جس کا یہ بازاری دن رات شور مچاتے رہتے ہیں، نیچریت اور صلحکلیت کی پہلی سیڑھی ہے۔ اگر اس پر قدم رکھا تو بامِ ہوا وہوس کی خوبصورت بلائیں تمہیں اوپر کھینچ لیں گی۔ اور جب اُن کا مطلب پورا ہو جائے گا تمہیں قعرِ مذلت میں ڈھکیل کر تمہیں خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنادے گی۔ سچا اور سیدھا راستہ وہی ہے جس پر ہمارے علمائے کرام اور اسلافِ عظام ہمیشہ ہم کو چلاتے رہے۔ یہی راستہ ہم کو اللہ و رسول جل وعلا وسلم اللہ علیہ وصلی تک پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی علام دام بالبرکات والانعام کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے دورِ فتن وشرور میں حق ظاہر فرما کر دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشا۔ اور اس زمانۂ خزاں میں موسم بہار کے وہ خوش رنگ پھول مہکائے جن کی خوشبو نے سُنی مسلمانوں کے دل ودماغ کو معطر کیا۔

پیارے بھائیو! رسالہ ہٰذا کے اچھوتے مضامین پورے غور
اور تدبر سے پڑھو۔ اور تفصیل میں الجھنے کے بجائے اُس
کی روح تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ
رسالہ آپ کے دماغی انتشار میں سکون
پیدا کرے گا۔ اور آپ کے
اضطرابِ قلبی کو دفع
فرمائے گا۔

واللہ ولی التوفیق فما المفزع الا الیہ ولا الاستعانۃ الا بہ وھو علیٰ کل شیء قدیر۔

وانا العبد الفقیر محمد خلیل خاں القادری البرکاتی عفی عنہٗ

من خدمۃ المدرسۃ قاسم البرکات

مارہرہ مطہرہ۔

تصدیقات حضرات علمائے کرام پیلی بھیت (شریف)

(۴)

بیشک مُدَّعی نقشبندیت ومجددیت زید پُرمکروکید کا قول غلط قبیح اور باطل فضیح ہے۔ حب فی اللہ وبغض فی اللہ دین اسلام کی اصل صحیح ہے۔ ہرسنی مسلمان پر لازم وضروری کہ ہراپنے دشمنِ مذہبی سے بغض وعداوت اوراپنے سنی بھائی سے اُلفت ومحبت واجب ہوجائے۔

ابوالمساکین محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی۔

(۵)

نقشبندیت ومجددیت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا زید بے قید غلط کہتا ہے۔ یقیناً فرمانِ الٰہی اشداء علی الکفار رحماء بینھم کوفرض جان کرعمل کرنا ہر شخص پرلازم حتمی ہے۔اور مخالفین سے دُور رہنا ضروری ہے۔

وجیہہ الدین امانی غازی پوری۔

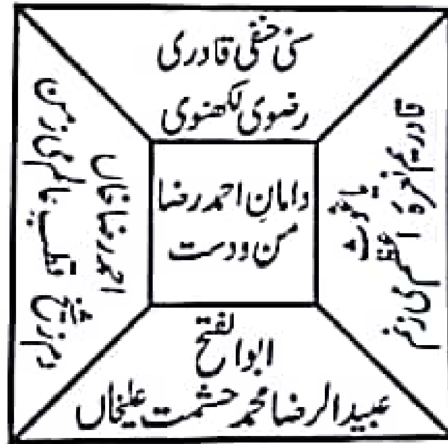
(۶)

۹۲/۷۸۶ بیشک زید پُرمکروکید کا قول مذکور فی السوال کفر وضلال واضح وآشکار ہے اور مسئلہ ضروریہ دینیہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا صریح انکار ہے وہ اگرچہ نقشبندیت ومجددیت کا جھوٹا دعویدار ہے، لیکن درحقیقت خود حضرت قیم الطریقۃ الاحمدیہ مجددالف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دین ومذہب پراُس کا وار ہے۔ بلکہ عندالتحقیق خود اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی سے اُس کی جنگ وپیکار ہے۔قرآن عظیم میں اس کے لئے فأذنوا بحرب من اللہ ورسولہ کی پکار ہے۔اس کا ادعائے نقشبندیت ومجددیت بلکہ سرے سے سنی مسلمان کہلانا ہی قطعاً بیکار ہے۔کہ اگراپنے اس کلمۂ کفریہ سے بغیرتوبہ کئے معاذ اللہ مرگیا تو موردِ لعنت واحد قہار ہے اور خالداً مخلداً سزاوارِ نار ہے۔فتوائے مبارکہ مسمّی بنام تاریخی ''اربعین شدت'' (۱۳۵۷ھ) وملقب بلقب تاریخی مائۃ حدیث نبوی فی الشدۃ علی

عدو النبوی "(۱۳۵۹ھ) از اول تا آخر حق و درست و صحیح اور پُر از انوار ہے اور مجیب مصیب سلمہ القریب المجیب مثاب و نجیح و مستحق رحمت غفار ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم۔

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ولابویہ ولاہلہ واخویہ واحبابہ ربہ المولی العزیز القوی ساکن محلہ بھورے خان پیلی بھیت۔

یوم الاثنین السادس عشر من شعبان المعظم سنة الف وثلث مائة وستین من هجرة سيد المرسلين صلوات الله تعالىٰ وسلامهٗ عليه وعلىٰ اٰله وصحبه اجمعين۔



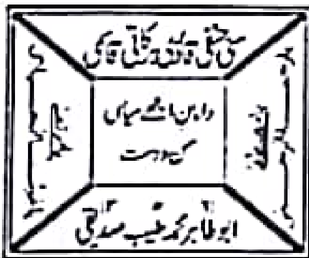
(۷)

۹۲/۷۸۶ فقیر حقیر نے رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی "اربعین شدت" (۱۳۵۷ھ) مؤلفہ حامی سنت ماحی لامذہبیت حافظ قاری مولینا مولوی ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہ العالی اول سے آخر تک دیکھا۔ گلشن احادیث کا مہکتا ہوا گلدستہ پایا۔ حقیقت یہ ہے کہ مفتی علام زید مجدہم العالی نے شدت و غلظت براعدائے دین و مومنین محبوب رب العالمین کی جو تعلیم دی ہے وہ عین حق و صحیح و صواب ہے۔ اگر تعمق نظر سے دیکھا جائے تو اسی شدت براعدائے دین کے نہ ہونے سے آج مسلمان پستی و ذلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہی ایک صفت محمودہ مسلمانوں میں آجائے تو ابھی وہ اپنے دین و ایمان کی پختگی کے علاوہ دنیوی عزت

وجاہت بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور در حقیقت یہی شدت رازِ ارتقا ہے۔ لو کانوا یعلمون ویعملون۔ مفتی صاحب مدظلہٗ العالی نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے احادیث پر اکتفا فرمایا۔ اور سوال میں بھی خصوصاً احادیث مبارکہ ہی کی فرمائش تھی جس کو آپ نے نہایت حسن وخوبی و بہت خوش اسلوبی سے اتمام کو پہنچایا۔ ورنہ خود قرآن عظیم اس دولت عظمیٰ سے مالا مال ہے۔ حضرت استاذی الاعظم شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام والمسلمین مولٰینا مولوی حافظ قاری علامہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ القدسیہ نے اپنے رسالہ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی ''رازِ سیرت کمیٹی'' میں بیس آیات کریمہ سے اس مسئلۂ واضحۂ ضروریۂ دینیہ کو واضح تر فرمایا ہے۔ بالجملہ مفتی صاحب مدظلہٗ العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا یہی راہِ عمل ہے اور اسی میں مسلمانوں کی دنیوی واخروی ترقی کا سر مستتر ہے۔

فقیر ابوطاہر محمد طیب قادری برکاتی قاسمی داناپوری غفرلہٗ

الحال خطیب جامع مسجد شرقپور پنجاب۔



تصدیق راندیر ضلع سورت

(٨)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ فقیر نے یہ مبارک رسالہ ''اربعین شدت'' (٣٥٧ھ) دیکھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ان ارشاداتِ مبارکہ پر عمل دین وایمان کی جان ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

سے سچی محبت کی یہی شرط اور یہی شان ہے۔کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے چاہنے والوں سے سچی محبت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں، تمام بدمذہبوں، بے دینوں سے سخت نفرت وعداوت ہو۔اس کے بغیر دعویٰ محبت غلط اور باطل ہے۔فاضلِ مجیب دامت مکارمھم کی اس ضروری دینی حمایت کو مسلمان اپنا دستور العمل بنائیں۔واللہ ولی التوفیق وحسبنا ربنا تبارك وتعالیٰ ونعم الوكيل والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الجمیل وعلیٰ آلہ واصحابہ بالتکریم والتبجیل۔

فقیر سید عبدالقادر قادری برکاتی راندیری غفرلہٗ ۹رشوال مکرم

تصدیقات علمائے شیخوپورہ وجھنگ وعلی پور سیداں ضلع سیالکوٹ ولاہور وغیرہ

(۹)

الجواب صحیحٌ ۔محمد عمر خطیب جامع مسجد قلعہ شیخوپورہ

(۱۰)

جواب نہایت صحیح ہے اللہ عزوجل مسلمانوں کو اعدائے اسلام سے اجتناب اور احتراز کی توفیق عطا فرمائے۔اتحادِ کفار اور مشرکین میں تخریبِ اسلام اور تخریبِ دین ہے اور بدمذہبوں اور بے دینوں سے مجتنب رہنے میں اسلام اور شریعت غراء کا بقا ہے۔صحبت کا اثر کسی سمجھدار آدمی سے پوشیدہ نہیں۔

کتبہ: قطب الدین از جھنگ حال وارد قلعہ شیخوپورہ

(ارشد الخلفائے حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری دامت فیوضہم)

(۱۱)

انه لقول فصل وماهو بالهزل۔

بقلم محمد حسین عفا اللہ عنہٗ ۔ سکنہ: علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ (خلف اکبر حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری دام ظاہم العالی)۔

(۱۲)

صح الجواب والمجیب مصیب ومثاب والمنکر قد خاب وللمخالف سوء العذاب وللمؤلف نعم الجزاء عند الملك الوهاب ولااهل البدع والنار۔والصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار الذی رؤف ورحیم علی المؤمنین وعزیز علی الکفار وعلیٰ الہٖ الاخیار واصحابہ من المهاجرین والانصار الذی اشداء علی المعاند والفجار۔

کتبہ: الفقیر عبد المرتضےٰ السید محمد شمس الضحیٰ غفرلہٗ

(۱۳)

الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ

عبد الکریم عفی عنہ الرحیم ہزاروی

(۱۴)

الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ

عبد المصطفےٰ محمد شفیع سیالکوٹی۔

محمد شفیع بروز جزا
من دوست داماں آل ما

(۱۵)

الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ

عبد النبی القاسم محمد بشیر آثم جہلمی غفرلہٗ۔

(۱۶)

الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ

ابوالخیر قاضی محمد صدیق جہلمی عفا اللہ عنہٗ۔

(۱۷)

الجواب صحیحٌ

خاکپائے اہل اللہ غلام ربانی رمداسی خطیب پٹی ضلع لاہور۔

(۱۸)

الجواب صحیحٌ

محمد حسین بن الفاضل الحکیم محمد ابراہیم گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقلم خود

(۱۹)

الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ

بشیر حسین مجددی وچشتی خطیب جامع قبرستان گوجرانوالہ۔

(۲۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

احقر نے یہ نورانی مبارک رسالہ دیکھا، مجیب لبیب نے نہایت محققانہ اور اہم ضروری دستورالعمل مسلمانوں کے لئے پیش کیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں اور بدگویوں سے نفرت واجتناب بنیادی اصول ہے۔ اللہ تعالیٰ مجیب مصیب کو دارین میں اجر جزیل عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین

العبد محمد حسین نعیمی مدرس دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

(۲۱)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیز محترم مولٰینا مولوی قاری حافظ ابوالظفر محمد محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی مفتی پٹیالہ وفاضل دارالعلوم حزب الاحناف ہندلاہور نے رسالہ مبارکہ ''اربعین شدت'' (۱۳۵۷ھ) تالیف فرما کر اہل سنت وجماعت کے ان بھولے بھالے بھائیوں پر بڑا احسان برمایا جو آئے دن نت نئی تحریکوں میں اسلامی تحریک سمجھ کر شریک ہوجاتے ہیں بلکہ اس تحریک کی جائز مخالفت کرنے والے اسلام کا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔اس رسالہ مبارکہ کے مطالعہ سے ہر شخص کو واضح ہوجاتا ہے کہ کافر مرتد بلکہ فاسق وجاجر کی تعظیم وتوقیر شرعاً حرام اور اس کو اپنا پیشوا ومقتدا بنانا اور اپنی دینی ودنیوی حوائج کا حاجت روا مشکل کشا سمجھنا اس کو اپنا قائد وسائق ورہنما بنانا اس کے نافذ کردہ احکام کو خواہ شرع کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں آنکھ بند کر کے تسلیم کرلینا شرعاً گناہ عظیم وحرام جسیم ہے۔مولیٰ تعالیٰ کفر وکافر وفسق وفجور سے مجتنب ونافر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

فقیر ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ۔

ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند اندرون دہلی دروازہ لاہور



تقوے سید احمد
سراج اہل

تصدیق مالیگاؤں ضلع ناسک

(۲۲)

الحمدلاھلہ والصلاۃ علیٰ اھلھاوعلیٰ الہٖ وصحبہ وجندہ وحزبہٖ

فقیر رسالہ مبارکہ ''اربعین شدت'' (۱۳۵۷ھ) کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔مجیب مثاب ومفتی علام وحاضر جواب نے جوکلمات طیبات اس مبارک فتوے میں زیرِقرطاس فرمائے وہ سر بسر حق وصواب ہیں۔حق سبحانہٗ وتعالیٰ مفتی نبیل کو جزائے جزیل واجر جمیل عطافرمائے کہ مسلمانوں کوراہِ صدق وصواب دکھائی۔تمام مسلمانوں پرواجب ہے کہ دشمنانِ دین مبین وبدگویانِ بنی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے دلی بغض وعداوت رکھیں اوراُن کی صحبت اورمخالطت کواپنے لئے سمِ قاتل سمجھیں کہ اسی میں رشدوہدایت کی تجلّی اورشاہدحق وصواب کی جلوہ گری اوراُس کے خلاف میں تباہی وخرابی ونقصان وبربادی وابتری ہے۔

واللہ الکبیرالمتعال اعلم بحقیقۃ الحال۔

فقیرمحمد صدیق اعظمی

مدرس مدرسہ عربیہ دارالعلوم حنفیہ سنیہ مالیگاؤں ضلع ناسک۔

تصدیقات علمائے لکھنؤ

(۲۳)

حقیقت میں تعلیماتِ مصطفےٰ علیہ الاف التحیۃ والثنا کی جامعیت اکملیت کی خاصیت یہی ہے کہ وہ حیاتِ انسانی کے ہرزاویہ وگوشہ میں رہنما ثابت ہوں۔اس بناپرضروری تھا کہ جہاں ہم کواپنوں وبیگانوں کے ساتھ تعلقات وابستہ کرنا سکھائے جائیں وہیں ہم اغیارومفسدین کے ساتھ بھی معاملاتی نوعیت سے واقف ہوں۔مجھے

انتہائی مسرت ہوئی کہ جناب مجیب مصیب نے انتہائی محققانہ طور پر اس مخصوص پہلو کو نمایاں کیا ہے کہ حضور اکرم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احکامات کی روشنی میں سُنی مسلمان دشمنوں و بیگانوں سے کس طرح کے معاملات عمل میں لائیں۔ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم واحکم۔

عبیدالرحمٰن حسنی

فاضل السنۃ الشرقیہ و مستند جامعہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ۔

(۲۴)

الجوب صحیحٌ۔ فقیر ابوالنصر محمد عمر قادری برکاتی قاسمی لکھنوی غفرلہٗ

(۲۵)

صح الجواب۔ ناچیز حافظ محمد عبدالستار عفی عنہٗ

تصدیقات علمائے کاٹھیاواڑ

(۲۶)

الجوب صحیحٌ۔

فقیر پر تقصیر کمترز قطمیر سید اختر احمد ولد سید غلام محی الدین قادری رضوی مجددی راندیری غفرلہٗ ولابویہ

خطیب مسجد سُنی بوہرہ۔ شہر پور بندر کاٹھیاواڑ

(۲۷)

الجوب صحیحٌ۔

فقیر غلام احمد رضا خاں رضوی جام جودھپوری

(فرزندار جمند حضرت مولیٰنا مولوی محمود جان صاحب مدظلہم العالی خلیفہ ارشد حضور پُرنور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) ساکن جام جودھ پور کاٹھیاواڑ۔

(۲۸)

فلصح الجواب سید شمس الحق مدرس مدرسہ مصباح العلوم قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ

تصدیق کھروٹہ ضلع سیالکوٹ

(۲۹)

الحمدللہ والصلاۃ والسلام علیٰ نبیہ وعلیٰ الہ واصحابہ۔

محبت فی اللہ اور بغض فی اللہ ایسا عمل خالص ہے جس کا مقابلہ دیگر عمل نہیں کر سکتے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کوارشاد ہوا کہ ہمارے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے عرض کی لك صمت ولك اصلی وسبحت وصدقت۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا روزہ تمہارے لئے ڈھال ہے اور نماز برہان ہے۔اور تسبیح شجرۃ فی الجنۃ اور صدقہ سایہ ہے۔یہ سب تو تمہارے لئے ہیں۔عرض کی الٰہی دلنی علی عمل لك۔یعنی جو عمل خاص تیرے لئے ہے وہ ارشاد فرما۔جواب ملا کہ میرے دوستوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے بغض رکھنا۔اِن دِنوں اخینافی اللہ بالیقین مولیٰناو بالفضل اولیناقاری مولوی مفتی حافظ محبوب علی خاں صاحب زیدمجدھم مفتی اعظم ریاست پٹیالہ نے اس خاص مسئلہ میں جو رسالۂ مبارکہ مسمی بنام تاریخی ''اربعین شدت'' (۱۳۵۷ھ) تحریر فرمایا ہے پڑھ کر ایمان تازہ ہوگیا۔جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ حق وصواب ہے۔مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہئے۔مولیٰ تبارک وتعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور حضرت مفتی اعظم صاحب پٹیالہ کے علم وعمل وعمر میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

کتبـــــہ :الفقیر السید فتح علی شاہ الحنفی القادری الرضوی غفرلہٗ (خلیفہ ارشد حضور پرُنور سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) من مقام کھروٹہ سیداں من مضافات سیالکوٹ ۶ ر شوال مکرم روز ایمان افروز نجدی سوز دوشنبہ مبارکہ۔

(۳۰)

الجوب صحیحٌ۔ فقیر محمد رفیق بڈھلاڈوی غفر لہٗ المتین۔ بڈھلاڈہ منڈی ضلع حصار (پنجاب)

(۳۱)

الجوب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ۔

محمد عبدالمجید قادری چشتی اشرفی دہلوی غفرلہٗ خطیب جامع مسجد حنفیہ گوڑگانوہ۔

تصدیقات راولپنڈی

(۳۲)

میرے فاضل دوست حضرت مولٰینا قاری علامہ ابوالظفر محمد محبوب علی خاں صاحب قادری فاضل دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہندلاہور مفتی اعظم ریاست پٹیالہ نے یہ رسالہ لکھ کر مسلمانوں کے لئے شمع ہدایت مہیا فرمائی ہے۔ ہر مسلمان کو اس کے مطابق عمل پیرا ہونا لازم ہے کہ یہی طریق فرمودۂ خدا تعالیٰ وفرمودہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہے اور یہی مسلک بزرگانِ دین کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ابوالنور عبدالنبی الخبیر محمد بشیر خطیب قلعہ راولپنڈی۔

(۳۳)

حضرت مولٰینا محبوب علی خاں صاحب مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کی یہ کتاب ''اربعین شدت'' موجودہ زمانے کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے۔ کفار و مرتدین سے یہی سلوک لازم ہے جو اس کتاب میں ظاہر فرمادیا گیا ہے۔

فقیر ولایت حسین پشاوری خطیب چک لالہ ڈپو

تصدیقات کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ

(۳۴)

حامداً و مصلیاً امابعد

اگرچہ میں نے اصل رسالہ ''اربعین شدت'' نہیں دیکھا مگر حضرت مولینا سید میاں صاحب قادری مارہروی و حضرت مولینا حشمت علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی سلمہما اللہ تعالیٰ کے اعتماد پران تصدیقات کو دیکھ کر میں اس رسالہ مبارکہ ''اربعین شدت'' کی تصدیق کرتا ہوں اور پُرزور تائید کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ جس شخص کے دل میں دشمنانِ رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے نفرت و بغض وحقارت نہ ہو وہ اضعف الایمان سے بھی خالی ہے (اعاذنا اللہ) واللہ اعلم وعلمہٗ اتم واکمل۔

الراقم الاٰثم ابو یوسف محمد شریف القادری الرضوی الکوٹلوی عفا اللہ عنہٗ خلیفہ حضور پُرنور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۳۵)

نحمدهٗ ونصلی علیٰ رسوله الكريم۔

بیشک مولینا بالفضل اولینا جناب مولوی حافظ قاری محمد محبوب علی خاں صاحب نے جو فتویٰ لکھا ہے جس کا تاریخی نام ''اربعین شدت'' (۱۳۵۷ھ) ہے جو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ پر فتویٰ دیا ہے وہ حق وصواب ہے۔

واقعی جو خدا اور رسول جل وعلیٰ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے وہی صحیح مسلمان ہے۔ اگر کوئی خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یا دینِ اسلام پر طعن کرنے والا ہو تو اس کو واقعی روکنے کا حکم ہے اور اس کے دور و نفور رہنے کی تعلیم ہے۔ چنانچہ منتقیٰ صفحہ ۲۷۳ رکتاب الحدود میں حضرت علی رضی اللہ

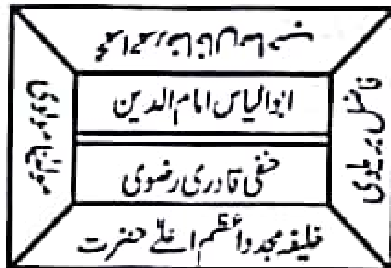
عنہ سے روایت ہے

ان یہودیة کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم وتقع فیه فخنقہارجل حتیٰ ماتت وابطل النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم دمہا

اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۷۳ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسا ہی منقول ہے۔

ابومحمد الیاس امام الدین قادری رضوی کوٹلوی عفی عنہٗ

کوٹلی لوہاراں خلیفہ حضور پُرنور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہٗ۔



تصدیقات فیروز پور چھاؤنی

(۳۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔نحمدہٗ ونستعینه ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔امابعد۔

فقیر نے رسالہ مُبارکہ ''اربعین شدت'' (۱۳۵۷ھ) اول سے آخر تک مطالعہ کیا۔تمام مسائل کو محققه منقحه مرجحه پایا۔فاضل مفتی حضرت العلام مولٰینا مولوی حافظ قاری ابوالظفر محمد محبوب علی خاں صاحب مفتی اعظم ریاست پٹیالہ دامت برکاتہم نے نصوصِ قرآنیہ اوراحادیثِ نبویہ اورعباراتِ فقہاء سے نہایت باوضاحت جواب دیاہے۔اللہ تعالیٰ اُن کی سعی کوقبول فرمائے۔اوراُنہیں توفیق عطافرمائے کہ آئندہ بھی اپنے فیوض وبرکات سے مسلمانوں کومستفیض فرماتے رہیں۔ع

''ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد''

انا المفتقر الی اللہ الغنی احمد حسین نقشبندی مجددی خطیب جامع مسجد قدیم فیروز پور چھاؤنی۔

(۳۷)

واقعی بدمذہب سے الگ رہنا عین ایمان ہے۔ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین۔ ارشاد فرقان ہے محب اللہ کا عدوّ اللہ سے کیا اختلاط اسی طرح محب الرسول کا عدو الرسول سے کیا ارتباط؟ مرتدین سے کیا صلحکلیت یا رواداری ہو جب کہ من بدّل دینہ فاقتلوہ (بخاری احمدی صفحہ ۱۰۲۳) ارشادِ رسول باری ہو۔ جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رسالہٗ مبارکہ ''اربعین شدت'' (۱۳۵۷ھ) حق وصحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فاضل نوجوان حافظ قاری مولٰینا مولوی محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی مجددی

لکھنوی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کو جزائے خیر دے جو اس نازک دور میں بلاخوفِ لومۃ لائم کلمۂ حق کی تبلیغ حقہ کے فرض کی ادائیگی میں شب و روز مستغرق رہتے ہیں۔ آمین ثم آمین

احقر العبید محمد سعید شبلی کان اللہ لہ

ایڈیٹر رسالہ ''شریعت'' ومؤلف تفسیر رحمۃ الرحمٰن وجامع الاحادیث وخمس مائۃ من الحدیث وغیرہٗ ناظم دینیات اسلامیہ ہائی اسکول فیروز پور چھاؤنی (پنجاب)

(۳۸)

واقعی مبتدعین ومرتدین زمانہ سے مجتنب رہنا عین ایمان ہے۔ خدا تعالیٰ فاضل نوجوان حافظ قاری مولٰینا محبوب علیٰ خاں صاحب مفتیٔ اعظم پٹیالہ مدظلہٗ العالی کو جزائے خیر ارزانی فرمائے کہ آپ نے بڑی کدوکاوش سے رسالہٗ مبارکہ ''اربعین شدت'' (۱۳۵۷ھ) تالیف فرما کر کلمۃ الحق کو بلند وبالا کیا ہے۔

الراقم: عبدالعزیز مفتی انجمن اسلامیہ فیروز پور چھاؤنی۔

(۳۹)

فقیر نے دیکھا یہ فتویٰ مسمیٰ بنام تاریخی "اربعین شدت" (۱۳۵۷ھ) حق وصواب ہے۔ فاضل جلیل حضرت مولینا حافظ قاری محمد محبوب علی خاں صاحب مفتی اعظم ریاست پٹیالہ دام مجدہم کورب کریم جل جلالہٗ اُس کی بہترین جزاء عطا فرمائے کہ انہوں نے حق ظاہر فرمایا۔ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا چاہیے۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

فقیر محمد عبدالکریم سنی حنفی قادری برکاتی رضوی چتوڑی عفی عنہٗ (مفتی چتوڑ گڈھ)

(۴۰)

الجواب صحیح: عبدالعزیز عفی عنہٗ صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

تصدیق مفتیٔ ملتان

(۴۱)

ھٰذا ھو الحق الحقیق بالقبول ۔ الفقیر السید احمد سعید الکاظمی الامروھوی غفرلہٗ الخادم مدرسہ انوار العلوم ملتان ۔

مآخذ و مراجع

ایک نظر میں

(1): الصواعق المحرقہ باب الفصل الخامس فی ذکر شبہ الشیعہ ج۱/ص۹۷/، بخاری شریف، کتاب الشروط ج۱/ص۳۷۸

(2): تفسیر روح البیان مترجم ج۱۴، پارہ ۲۷/سورۃ والنجم ص۱۲۳/

(3): بخاری شریف باب الابل والدواب والغنم ج۱/ص۳۶/مجلس برکات، کتاب الوضوء مشکوٰۃ شریف ص۳۰۷/

(4): بخاری شریف جلد۲ص۹۴۶/

(5): بخاری شریف، کتاب التفسیر باب لیس لک من الامر شیء ص۶۵۵/

(6): بخاری شریف ج۲/ص۹۴۶/مجلس برکات۔

(7): تذکرۃ الموضوعات للمفتنی، باب افتراق الامۃ علیٰ ثلث وسبعین فرقۃ

(8): ابوداؤد شریف ج۲/ص۲۹۳/باب ذراری المشرکین، مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان بالقدر ص۲۲/

(9): کنز العمال، ج۱/باب فی القدریہ ص۳۶۲/

(10): تفسیر مظہری ج۱/ر۲/پ۳/سورہ آل عمران آیت ۲۸/ص۳۲/سورہ یونس، آیت ۶۳/ج۵/ص۴۰/

(11): مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان ص۱۴/

(12): مشکوٰۃ شریف، ص۴۱۴/الکامل لابن عدی، ج۳/ص۶۷۴/

(13): الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر باب حرف الھمزج۱/ص۳۳۴/

کنزالعمال الفصل الثالث فی اخلاق وافعال ج۳ ص۵۷۵/

(14): مشکوٰۃ شریف ص۳۱/،شعب الایمان فصل فی مجانبۃ واُلمبتدعہ

(15): کنزالعمالفصل فی البدع ج۱ ص۲۲۲/

(16): کنزالعمال،باب لحوق فی القطب والابدال ج۱۲ ص۱۸۷/الفتح الکبیرفی ضم الزیادۃالی الجامع الصغیرباب حرف الثاء۔ج۲ ص۴۵/

(17): کنزالعمال،الباب الاول فی الترغیب فیہا جلد۹ ص۶،الفتح الکبیرفی ضم الزیادۃالی الجامع الصغیرباب حرف الہمزۃ۔ج۱ ص۴۲۸/

(18): کنزالعمال،الباب الاول فی الترغیب فیہا جلد۹ ص۶/،جامع الاحادیث،باب الہمزہ مع الواو ج۱۰ ص۲۴۳/

(19): نزھۃ القاری ج۱ ص۲۴۰/بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ

(20): روح البیان باب سورۃ المجادلۃ آیت۲۲/ج۹ ص۴۱۲/تفسیرالألوسی روح المعانی سورۃ المجادلۃ آیت۸/ج۱۴ ص۲۲۹/

(21): ابوداؤدشریف،کتاب السنۃ باب فی القدر ج۲ ص۲۸۸/آفتاب عالم پریس،لاہور ابن ماجۃ،باب فی القدر ص۱۰/، مسلم شریف باب النہی عن الرایۃج۱ ص۱۰/

(22)::فردوس الاخیار ج۲ ص۴۴۹/

(23): ریاض الصٰلحین ،ص۷۰/،مشکوٰۃ شریف ص۴۳۸/،ترمذی شریف ج۲/ابواب التفسیرص۱۳۰/

(24): احیاء علوم الدین باب کتاب الطاعۃ والمعصیۃ ج۲ ص۳۱۰/

(25): تاریخ بغداد ج۱۰ ص۲۶۴/

(26) : سنن ابن ماجۃ باب من سئل عن علم فکتمہٗ۔

(27): مشکوٰۃ شریف،باب بیان شعر ص۴۰۹/

(28): مشکوٰۃ شریف ،باب بیان شعر ص۴۰۹/

(29): مشکوٰۃ شریف،باب بیان شعر ص۴۰۹/

(30):سنن ابی داؤد باب ماجاء فی الشعر ج۲/ص۶۸۴/ المسند لاحمدابن حنبل ج۶/ص۲۷/التفسیر للبغوی ج۵/ص۱۳۱/مشکوٰۃ شریف ص۴۱۰/

(31): مشکوٰۃ شریف، ص۴۱۰/

(32): مشکوٰۃ شریف، ص۲۹/

(33): مشکوۃ شریف ص۱۴/،۱۵/وقال صاحب المشکوۃ رواہ الترمذی

(34):الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور باب۳۱/ج۲/ص۹۷/تفسیرابن رجب الحنبلی باب قولہ تعالیٰ قل ان کان اباؤکم ج۱/ص۵۰۴،کنزالعمال باب الاخلاق المذمومہ ج۳/ص۸۱۷/،ضعیف الترغیب والترھیب باب۲۳/ کتاب الادب وغیرہ ج۲/ص۱۴۶/،

(35): عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری باب الایمان وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج۱/ص۱۳/، کنزالعمال الباب الاول فی الترغیب فیھا ج۹/ص۳/،جامع الاحادیث باب الھمزہ مع الفاء ج۵/ص۱۸۵۔

(36):مشکوٰۃ شریف ص۴۱۸/

(37): ابوداؤد کتاب النوم باب فی العصبیہ،مشکوٰۃ شریف ص۴۱۸/

(38): ابوداؤد کتاب النوم باب فی العصبیہ،مشکوٰۃ شریف ص۴۱۸/

(39): سنن ابن ماجۃ،باب العصبیۃ،مشکوٰۃ شریف ص۴۱۸/

(40): ترمذی شریف،ج۲/۶۲/ریاض الصالحین ص۱۱۱/

(41): مشکوٰۃ شریف، ص۴۲۶/

(42): مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۷/

(43): مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۷/ریاض الصالحین ص ۱۱۱/

(44): مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۷/

(45): مشکوٰۃ شریف، ص ۱۶/

(46): مسلم شریف، ج ۱/ص ۱۰/

(47): سنن ابن ماجۃ،باب فی ذکورالخوارج

(48): کنزالعمال،باب فی افات العلم ووعیدمن لم یعمل ج ۱۰/ص ۱۸۹/،جامع الاحادیث باب حرف السین ج ۱۳/ص ۳۴۷/

(49): جامع الاحادیث باب ان المشددۃ مع الہمزۃ ج ۷/ص ۴۳۱/

(50): الصواعق المحرقہ باب المقدمۃ الاولیٰ ج ۱/ص ۱۲/مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ ،باب مناقب الصحابۃ ج ۹/ص ۳۸۸۱/ کنزالعمال،باب فصل فی البدع ج ۱/ص ۲۲۳/

(51): الصواعق المحرقہ باب المقدمۃ الاولیٰ ج ۱/ص ۱۳/،جامع الاحادیث باب یاء النداء مع الباء ج ۲۴/ص ۱۴۹/

(52): الصواعق المحرقہ باب المقدمۃ الاولیٰ ج ۱/ص ۱۳/ کنزالعمال،باب فصل فی البدع ج ۱/ص ۲۲۳/،جامع الاحادیث باب ان المشددۃ مع الہمزۃ ج ۹/ص ۴۳۳/

(53): المستدرک للحاکم ج ۳/ص ۶۳۶/مجمع الزوائد للهیتمی ج ۱۰/ص ۱۷/

(54): الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر باب حرف السین

ج۲ ص۱۵۸/ کنزالعمال فی آفات العلم ووعید من لم ج۱۰ ص۲۱۱/ جامع الاحادیث باب حرف السین ج۱۳ ص۳۴۹/

(55): تفسیر الالوسی ،روح المعانی سورۃ النحل آیت۱/ ج۷ ص۳۸۶/ الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور باب۴۳/ ج۵/

(56): کنزالعمال باب فصل فی البدع ، ج۱ ص۲۲۰/ جامع الاحادیث باب المحلی فی الکاف ج۱۷ ص۲۱۶/

(57): العلل المتناهیة لابن الجوزی ج۱ ص۱۴۰/ تنزیه الشریعة لابن عراق ج۱ ص۳۲۰/

(58): کنزالعمال،باب الفصل الاول فی فضائل الصحابة ج۱۱ ص۵۴۰/ جامع الاحادیث باب ان المشددة مع الهمزة ج۷ ص۲۳۲/

(59): الترهیب والترغیب ج۳ ص۵۷۹/ امشکوٰۃ شریف ص۴۰۹/

(60): المعجم الکبیر للطبرانی ج۱۹ ص۴۱۹/ السنن الکبریٰ ج۱۰ ص۲۱۰/

(61): مشکوٰۃ شریف ، ص۴۳۸/

(62): حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ج۹ ص۲۳۶/ الجامع الصغیر للسیوطی ، ج۲ ص۵۶۸/

(63): سنن ابی داؤد ، ج۲ ص۲۹/

(64): کنزالعمال ، ج۹ ص۱۰/

(65): بخاری شریف ، ج۲ ص۸۳۰/ کتاب الذبائح باب المسک مسلم شریف ، ج۲ ص۲۳۰/

(66): کنزالعمال باب فی فضائل تلاوت القران ج۱ ص۵۲۲/ سنن ابی

داؤد باب من یؤمر ان یجالس ج۴/ص۲۵۹/الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الیٰ جامع الصغیر باب حرف المیم ج۳/ص۱۲۲/

(67): الکامل لابن عدی مجمع الزوائد ،ج۸/ص۹۰/

(68): کنزالعمال باب الترھیب عن صحبة السوء ج۹/ص۴۳/ن جامع الاحادیث باب الھمزة مع الیاء ج۱۰/ص۱۳۳/

(69): بخاری شریف ج۲/کتاب الادب/ص۹۱۱/ترمذی شریف ج۲/ص۶۲/

(70): تفسیرالالوسی ،روح المعانی،بیان سورة فاتحة آیت ا/ص۹۹/جامع الاحادیث باب حرف المیم ج۲۱/ص۴۱۲/کنزالعمال باب معاملة فی اهل الذمة ج۱۵/ص۴۱۴/

(71): المعجم الکبیر للطبرانی ج۳/ص۱۹/

(72): فتاویٰ الحرمین برجف ندوة المین

(73): الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر،باب حرف الغین ج۲/ص۲۴۴/،کنزالعمال،باب فی افات العلم ووعیدمن لم یعلم ج۱۰/ص۱۹۱/،جامع الاحادیث،باب حرف الغین ج۱۴/ص۴۰۱

(74):الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر،باب حرف الراء ج۲/ ص۱۲۴/کنزالعمال،باب الترھیب عن صحبة السوء ج۹/ص۴۳/،جامع الاحادیث،باب حرف الراء ج۱۴/ص۳۳۸/

(75): کنزالعمال،باب فی افات العلم ووعیدمن لم یعلم ج۱۰/ص۱۸۶/، جامع الاحادیث،ان المشددةمع الھمزة ج۷/ص۱۵۶/

(76): الدررالسنیة فی اجوبة النجدیة باب کتاب النصائح ج۱۴/ص۵۵۵/،

احیاء علوم الدین کتاب الطاعۃو المعصیۃ ج۲ر ص۳۱۰ر

(77): احیاء علوم الدین،باب کتاب الطاعۃ والمعصیۃ ج۲ر ص۳۱۰ر

(78): مسلم شریف ج۱ر ص۵۱ر ،ترمذی ج۲ر ص۴۰ر،مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶ر ریاض الصالحین ص۶۷ر،

(79): مسلم شریف ج۱ر ص۵۱ر ،ترمذی ج۲ر۴۰ر،مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶ر ریاض الصالحین ص۶۷ر،

(80): فتاوی الحرمین ص۷۱ر

(81): غنیۃالطالبین مترجم باب اہل بدعت سے اجتناب ص۱۲۷ر

(82): ابو داؤدمترجم باب کتاب اللباس حدیث۶۶۹ر

(83): الادب المفرد ،مخرجا باب من ترک السلام علی المتخلق ج۱ر ص۳۵۲ر

(84): الادب المفرد بالتعلیقات ،باب من ترک السلام ج۱ر ص۵۶۹ر

(85): کنزالعمال باب الفصل الثانی فی تعدید الاخلاق ج۳ر ص۸۳ر،جامع الاحادیث باب حرف الواو ج۲۲ر ص۲۱۴ر

(86): سنن ابی داؤد،باب الامر والنھی، ج۲ر ص۵۹۶ر سنن ابن ماجۃ، باب الامر بالمعروف ج۲ر۲۹۸ر، کنزالعمال ج۱ر ص۱۴۶ر،

(87): بخاری شریف ج۲ر ص۹۱۱ر،مسلم شریف ج۲ر ص۳۳۱ر،مشکوٰۃ شریف ص۴۲۶ر

(89): مشکوٰۃ شریف ص۴۲۶ر

(89): مشکوٰۃ شریف ص۴۲۵ر مسلم شریف کتاب البر والصلحۃ والادب باب فی فصل الحب فی اللہ ج۲ر ص۳۱۷ر

(90): مشکوٰۃ شریف ص۴۲۵/،مسلم شریف ج۲/ص۳۱۷/،

(91): مشکوٰۃ شریف ص۴۲۷/

(92): مشکوٰۃ شریف ص۴۲۷/

(93): کنزالعمال بابفصل فی البدع ج۱/ص۲۱۸/،جامع الاحادیث باب همزة مع الصاد ج۴/ص۴۶۴/،فتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیرباب حرف الهمزة ج۱/ص۱۷۹/

(94): مشکوٰۃ شریف ص۴۲۶/

(95): مسلم شریف ج۲/ص۲۱۳/

(96): بخاری شریف،ج۲/ص۱۰۵۱/

(97): الادب المفرد مخرجاً باب من ترک السلام علی المتخلق ج۱/ص۳۵۲/الادب المفردبالتعلیقات باب من ترک السلام ج۱/ص۵۶۸/

(98): مسندامام احمدبن حنبل ج۶/ص۱۷۵/مجمع الزوائر للهیتمی ج۱/ص۳۷/

(99): مشکوٰۃ شریف،باب الایمان بالقدر ص۲۲/

(100): وفتاویٰ الحرمین برجف ندوة المین،المدخل لابن الحاج باب مقدمة الکتاب وج۱/ص۶/

آثار

(1): مشکوٰۃ شریف، ص۵۵۶/، تاریخ الخلفاء ص۱۵۱/،

(2): ترمذی شریف، ج۲/ص۸۴/،مسلم شریف،ج۱/ص۳۷/،

(3): تاریخ الخلفاء وغیرہ۔

(4): مشکوٰۃ شریف،باب الایمان بالقدر ص۲۳/

(5): کتب عامہ۔

(6): فتاویٰ رضویہ ج۱۵/ص۱۰۶/سنن الدارمی باب اجتناب اهل الاهواء ج۱/ص۳۸۹/(7): فتاویٰ رضویہ ج۱۵/ص۱۰۶/سنن الدارمی باب اجتناب اهل الاهواء ج۱/ص۳۹۰/

(8): سنن الدارمی باب اجتناب اهل الاهواء ج۱/ص۳۹۰/

(9): بخاری شریف ج۱/ص۱۰۲۴/، دستورالوحدة الثقافية بين المسلمين باب دستورالحدة بين ج۱/ص۱۴۱/،

(10): عینی شرح بخاری ج۱۱/ص۱۴۰/

خوشخبری

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ کے برادر اصغر

غازیٔ اہل سنت محبوب ملت حضرت علامہ مولینا

مفتی حافظ وقاری الحاج الشاہ محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی

علیہ الرحمۃ والرضوان کے

اب تک دستیاب ہونے والے

سینکڑوں فتاوئ مبارکہ کا وہ مجموعہ جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہے بنام

فتاوئ محبوب ملت

انشاء اللہ العظیم جلد ہی منظر عام پر آرہا ہے۔

MAKTABA HASHMATIA

ALJAMIATUL HASHMATIA,
MUSHAHID NAGAR MAHIM
GONDA (U,P)INDIA
E-mail.: Frkhan110@gmail.com Mob.No.:9368173692